امام جعفر محمد صادق علیہ السلام نے فرمایا

(ایک فترت کا زمانہ ہوگا جس میں مسلمان اپنے امام کو نہیں جانتے ہوں گے۔۔۔۔۔امام علیہ السلام نے فرمایا جب ایسا ہو تو پہلے امر پر قائم رہو یہاں تک کہ تمہارے لیے دوسرا امر واضح ہو جائے)

کتاب الغیبۃ النعمانی صفحہ 161

الیمانی الموعود

حجۃ اللہ

یمانی اور وصی کے ظہور کے زمانے میں شیعہ

امام صادق ﴿علیہ السلام﴾ نے فرمایا

جو شخص اپنے ایمان کو مکمل کرنا چاہتا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ کہے:

میری بات تمام چیزوں میں آل محمد ﷺ کی بات ہے اس بارے میں جو کچھ انہوں نے چھپایا اور جو کچھ انہوں نے ظاہر کیا ہے۔ اور اس بارے میں جو کچھ مجھے ان سے پہنچا۔ جو کچھ مجھے نہیں پہنچا۔

الکافی ج:1 صفحہ:391

کہاں ہیں وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا انکار کرتے ہیں۔

اس حدیث سے

مقدمہ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ تمام مخلوق میں سب سے معزز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پاکیزہ طیب آل پر درود وسلام ہو۔ اس کے بعد۔۔۔

امام مہدی علیہ السلام کا معاملہ وہ ڈول ہے جس کی طرف تمام مخلوق متوجہ ہوتی ہے، اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسول بھیجے اور کتابیں نازل کیں اور احکام مقرر کیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے چاہے مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اور میں نے جن اور انسان کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں) اور یہ بات صرف عدل الٰہی کے نظام میں صاحب زمان کی قیادت کے ساتھ ثابت ہوسکتی ہے، میری روح اور تمام جہانوں کی روحیں ان کی آمد کی خاک پر قربان ہوں۔

اور ہر وہ شخص جو اس بات پر ایمان رکھتا ہے، وہ یہ تمنا کرتا ہے کہ وہ اس وعدے کے دن حصہ ڈالنے والے کاموں میں شامل ہو، تاکہ وہ فوری دنیا اور آنے والی آخرت دونوں میں کامیابی حاصل کرے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دنیا کو صرف اس لیے بنادیا ہے کہ یہ امتحان اور آزمائش کا گھر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ انہیں صرف اتنا کہہ کر چھوڑ دیا جائے گا کہ ہم ایمان لائے ہیں، ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی؟ اور ہم نے ان لوگوں کو بھی آزمایا ہے جو ان سے پہلے تھے، تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جان لے جو سچے ہیں اور ان لوگوں کو بھی جان لے جو جھوٹے ہیں) قائم علیہ السلام کے قیام سے پہلے غربالہ اور تمحیص ہونا لازم ہے، یہاں تک کہ ان لوگوں میں سے کوئی نہ بچے جو قائم علیہ السلام کے قیام پر ایمان رکھتے ہیں، سوائے اس کے، جیسے آنکھوں میں سرمہ یا کھانے میں نمک ہو، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت طاہرین علیہم السلام کی سینکڑوں روایات سے اس معنی کی طرف اشارہ ہوا ہے۔

قائم علیہ السلام سے پہلے آنے والے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ مہدی منتظر علیہ السلام کا ہے، جن کے بارے میں ائمہ علیہم السلام نے خبر دی ہے کہ ان کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہوگا۔ پس وہ حد ہے جو جنت والوں اور جہنمیوں کے درمیان فرق کرتی ہے اور اس پر ظہور کے دور میں جنت یا جہنم کا تقسیم کرنے والا تصدیق کرے گا، جیسا کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہر زمانے میں اسی حد کے حامل ہیں۔

اس موضوع پر بہت سے علماء نے کام کیا ہے، لیکن ان کی اکثر تحقیقات یا تو مختصر ہیں یا مبہم ہیں۔ ان محققین کی روایات کو جمع کرنا اور ان کے رمزوں کو صحیح طریقے سے حل کرنا ممکن نہیں ہوسکا، یہ ان کی کوتاہی کی وجہ سے نہیں تھا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کی وجہ سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تھا کہ یمانی کا معاملہ اس وقت تک مبہم رہے جب تک کہ اس کے اہل نہ آجائیں۔ تاکہ کوئی شخص اس کا دعویٰ نہ کردے ان لوگوں میں سے جو اپنے لیے اس چیز کا دعویٰ کردیتے ہیں جو، ان کے لیے نہیں ہے، اور اماموں نے یمانی کے معاملہ کو کو عشرات روایات میں رمزی (اشارۃً) اور بکھرے ہوئے انداز میں پیش کیا ہے، تاکہ اول وہ اسے دشمنوں سے چھپا سکیں۔ اور دوسرا اس لیے کہ ان پر جھوٹ کا الزام نہ لگایا جائے، اور اس لیے بھی کہ صرف اس کے صاحب ہی جان سکیں، اور تیسرا یہ کہ اس کے علاوہ بھی کئی ایسے اسباب ہیں جن کی وجہ سے روایات کو پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔

اور ایک دوسری عبارت میں، یمانی کے معاملہ کو ایک تصویر اعتبار کیا جاتا ہے جو ایک سو حصوں میں تقسیم ہے، اور ہر حصہ کسی کتاب میں ہے، محقق کو ان تمام

حصوں کو کتب کے اندرون حصوں سے جمع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس کے پاس تصویر مکمل ہو جائے، اور یہ ایک مشکل اور سخت کام ہے جسے الٰہی تائید اور تسدید کی ضرورت ہے۔

اور یہ کتاب جو آپ کے ہاتھ میں ہے، عزیز پڑھنے والے یہ شیخ حیدر الزیادی کی ہے، انہوں نے اس بڑے سمندر میں غوطہ لگایا ہے اور وہ یمانی موعود کے مسئلے میں بہت سی رمزوں کو حل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں، انہوں نے بہت سی روایات کو جو طویل عرصے، سینکڑوں سالوں سے مبہم تھیں، ایک ساتھ جمع کیا ہے، لیکن ہم یہ دعوی نہیں کرتے کہ انہوں نے تمام رمزوں کو حل کر دیا ہے اور تمام تضادات کو ایسے حل کر دیا ہے کہ اس میں کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ لیکن میری قاصر رائے میں یہ کتاب یمانی موعود کے مسئلے پر لکھی گئی بہترین، سب سے درست اور سب سے وسیع تحقیق ہے مصنف نے علمی جرات، درستگی اور موضوعیت کا التزام کیا ہے، لہذا میں اس کتاب کو کامیابی کے ساتھ پیش کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اسے توفیق عطا فرمائے، میں یہ کہہ کر مبالغہ آرائی نہیں کر رہا ہوں کہ جو شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے گا، وہ یمانی موعود کے مسئلے کے بارے میں 90% فیصد حل تک پہنچ جائے گا اور اس کے لیے یمانی کی صورت کے زیادہ تر پہلو واضح ہو جائیں گے۔

لیکن جسے اللہ تعالیٰ نور نہ دے، اس کے لیے کوئی نور نہیں ہے، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو یکتا ہے، یکتا ہے یکتا ہے۔

شیخ

ناظم العقیلی

18/ محرم الحرام/1427ھ۔ق

الاهداء

امیر المومنین اور یعسوب الدین کی طرف ،

منکرین کے سامنے مظلوم شیعوں کی طرف۔

رسول امین کے یمانی کی طرف

اس شخص کی طرف جس نے کوہ طور کے دائیں طرف سے موسیٰ سے بات کی

(جب وہ اس پہاڑ پر پہنچے تو واد یمن کی دائیں جانب مقدس مقام کے درخت سے آواز آئی:

اے موسیٰ میں اللہ ہوں۔ رب العالمین (تمام جہانوں کا رب)

اول کی طرف۔۔۔ آخر کی طرف ۔ ۔ ۔ ظاہر کی طرف باطن کی طرف

نیکوں کے باپ کی طرف۔ ۔ ۔ پاکیزہ کے والد کی طرف۔ ۔ ۔

غالب کے خلفاء کے والد کی طرف

مصطفی مختار کی روح کی طرف۔ ۔ ۔ جنت اور جہنم تقسیم کرنے والوں کی طرف

اولین اور آخرین میں، میرے آقا و مولا علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف

تعارف

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

(وہ اسے دور دیکھتے ہیں اور ہم اسے قریب دیکھتے ہیں) اس میں کوئی اختلاف نہیں، سوائے ان لوگوں کے جو ضدی، متکبر اور کافر ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں شامل ہے: (انهم يرونه بعيدا۔وہ اسے دور دیکھیں گے)، اس کی خواہشات اسے جہنم کی طرف لے جائیں گی، ہم ان مشکل دنوں میں خدائی عدل کی سلطنت کے مقدس ظہور کا دور گزار رہے ہیں۔ یہ دنیا اور آخرت کے تمام انبیاء، رسولوں، اولیاء اور صالحین کے لیے خوشی کا باعث ہے۔ تو اللہ کے عدل کی مملکت میں انبیاء کے وہ قوانین نافذ ہوں گے جن کی تطبیق کا اللہ نے ان کو اس زمین میں مکلّف بنایا تھا انہوں نے ان مقاصد کے لیے ہجرت کی، قتل ہوئے اور جو کچھ برداشت کر سکتے تھے وہ برداشت کیا۔ ان مقاصد میں عدل قائم کرنا، ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھنا اور اللہ کی حکمرانی کو اس کی زمین میں قائم کرنا شامل ہے۔

(اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں (سورہ البقرہ 30) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے داود! ہم نے زمین میں تجھے خلیفہ بنا دیا ہے، لہذا لوگوں کے درمیان حق کے مطابق فیصلہ کریں اور خواہش کی پیروی نہ کریں، ورنہ وہ آپ کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی، بے شک جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں، ان کے لیے شدید عذاب ہے، کیونکہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا تھا(صفحہ: 26) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (کہ دیجیے اے اللہ ! تو ملک کا مالک ہے، تو جسے چاہے ملک عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے ملک چھین لیتا ہے، جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے (سورہ ال عمران 26)

اور اللہ کے خلیفہ کا زمین پر ظہور ہونا، تا کہ وہ اس طرح کی مملکت ، (یعنی اللہ کے عدل کی مملکت) کو قائم کر سکے، تمام دینوں کے ماننے والوں کے لیے وہ منتظر (جس کا انتظار کیا جا رہا) ہے اور سب اس بات کو مانتے ہیں کہ یہ ایک امر ہے جسے ہونا ضروری ہے، تو ہر دین کے ماننے والے مانتے ہیں کہ اللہ کا حاکم اور اس کا خلیفہ زمین پر، انہی میں سے ہوگا، کیونکہ تاریخی اور سماوی کتابوں میں ان کا ذکر ملتا ہے، جیسا کہ معلوم ہے کہ جو آسمانی کتابیں اس وقت موجود ہیں وہ تحریف سے پاک نہیں ہیں لیکن ہر مذہب کے لوگوں کے دعوے کو پس پشت نہیں ڈالا جا سکتا، بلکہ سب کے دعوے کو ایسی تجویز کی طرف لے جایا جا سکتا ہے جس میں ان سب دعووں کو اجمالی طور پر اور تفصیلی اختلاف کو شامل کیا گیا ہو۔ ان میں سے اکثر کتابوں میں موجود اصلاحات اللہ کی طرف سے ہیں، اس لیے ان کی نص میں اختلاف نہیں ہے بلکہ مصداق میں ہے۔

یہودی خدا کے نبی ایلیا علیہ السلام کی طرف دیکھتے ہیں اور آخری وقت میں ان کے ظہور پر یقین رکھتے ہیں اور ان کے سامنے نشانیاں موجود ہیں۔

عیسائی مذہب کے پیروکار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منتظر ہیں اور ان کے ظہور پر یقین رکھتے ہیں اور ان کے سامنے نشانیاں موجود ہیں۔

اور مسلمان، اپنے مذاہب کے اختلاف کے باوجود، امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر یقین رکھتے ہیں اور ان کے سامنے نشانیاں موجود ہیں۔

اور یہ علامات غیر حتمیہ میں تقسیم ہوتی ہیں، یعنی ان سے ظہور کی خبر ملتی ہے پھر وہ پہلے تبدیل ہو کر مطلق ہو جاتیں ہیں۔

اس کی تحقیق امام علیہ السلام سے پہلے شرط نہیں ہیں بلکہ یہ وہ نشانیاں ہیں جو اگر ظاہر ہو جائیں تو فرج کے قریب ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور اگر یہ علامات ثابت نہ ہوں تو وہ ظہور کے دور ہونے کی طرف اشارہ نہیں کرتی ہیں۔

اور حتمی علامات قیام دولتِ عدلِ الٰہی کے لیے ضروری ہیں، جو ائمہ علیہم السلام سے وارد ہوئی ہیں، الصادق علیہ الصلوۃ والسلام کی سند پر، القائم (ع) کے قیام سے پہلے ا، پانچ ناگزیر نشانیاں ہیں: الیمانی، سفیانی، صیحۃ (چیخ) اور قتل ایک پاکیزہ روح کا، اور بیداء کے مقام پر خسف (دھنسنے کا واقعہ)۔

اور موضوع بحث ان پانچ علامات میں سے ایک اہم رکن ہے، جن کے بارے میں روایات میں آیا ہے کہ وہ امام مہدی علیہ السلام کا خلیفہ ہے، اور ایک روایت میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ امام مہدی علیہ السلام، اور جو ان پر التوی کرے گا وہ جہنم میں جائے گا، اور اس قسم کی کئی روایات ہیں جو اس کی پیروری پر زور دیتی ہیں اور یہ تاکید اتباع پر کسی بھی شخصیت کے بارے میں امام علیہ السلام سے قبل بالکل نہیں آئی ہے، پس جو شخص الیمانی کی شخصیت کو پہچانے گا، اس پر دلائل پیش کریگا۔ اور اس کی پیروری کرے گا، تو وہ امام زمانہ علیہ السلام کی پیروی کرے گا۔ (ھر ذی روح اپنے کیے کا زمہ دار ھے، سوائے دائیں ھاتھ والوں کے)، اہلِ بیتِ پاک سے کافی روایتیں نقل ہوئی ہیں۔ جو دعوے کی صورت میں، منصف محقق کے لیے اس شخص کی شناخت کے لیے کافی ہیں۔ اگر اس کا دعویٰ جھوٹا ہوا تو وہ بہت جلد بے نقاب ہو جائے گا، اور یہ آل محمد علیہم السلام یمانیت اور ربانیت کی حکمت کے سبب ہے جو ان کی ہر بات میں موجود ہے۔ اگر ہم ان کی باتوں پر غور کریں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ اپنے اولیاء کے لیے ہر چیز کو بیان کرتے ہیں۔ اور بیک وقت وہ اپنے دشمنوں کے خوف سے ہر بات کہنے کا ارادہ بھی نہیں کرتے۔

پس اگر حق کا طالب محقق زمانے کے امام کے بارے میں روایت دیکھے تو اسے ظاہر میں تضاد نظر آئے گا، جبکہ معاملہ کی حقیقت میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ اس سلسلے میں ہم قاری کو حوالہ دیتے ہیں کہ وہ کتاب "ایقاظ النائم لاستقبال القائم " (قائم کے استقبال کے لیے سوئے ہووں کا بیدار ہونا) اور "کتاب الرد الحاسم علی منکری ذریۃ القائم " (قائم کی ذریت کا انکار کرنے والے پر فیصلہ کن جواب) اور کتاب " المہدی والمھدیین فی القرآن والسنۃ " (قرآن اور سنت میں مہدی اور مہدیین)

قارئین کو چاہیے کہ وہ آل محمد علیہ السلام کے الفاظ پر توجہ مرکوز کریں، ان کے بارے میں قرآن بولنے والا، الجھنوں سے بچنے کا راستہ اور فتنوں سے نکلنے کا دروازہ ہے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے لوگو ! میں تمھارے درمیان وہ چھوڑے جارہا ہوں جسے تم اگر مضبوطی سے تھام لوگے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہوگے۔ وہ اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت ہیں ۔ یقینا باریک بین اور خبر رکھنے والے (اللہ تعالیٰ) نے مجھے بتایا ہے کہ یہ (دونوں کتاب اللہ اور میرے اہل بیت) الگ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ دونوں حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے)

اس کلام سے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آل محمد کی ہدایت کے سوا ہر راستہ غیر راستہ ہے اور ہر وہ چیز جو ان کے قول سے متصادم ہو وہ عین گمراہی ہے، وہ قرآن کے منشاء ہیں اور وہ اور قرآن ایک ہی رستہ ہیں۔ پس جس نے ان کی مخالفت کی، ان کی باتوں کا انکار کیا، اس نے خدا کی نافرمانی کی، اور جس نے ان کی اطاعت کی اور ان کی باتوں کو قبول کیا، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور رسول اللہ (ص) نے واضح کیا ہے کہ وہ اس کے جانشین اور اوصیاء ہیں۔

اور اپنی امت کو گمراہی سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنے الوداع کے لمحات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لکھنا طلب کیا وہ اس امت کے لیے گمراہی سے امان تھا۔ اور معروف ہے کہ جب کسی شخص کو موت کا احساس ہو تو وہ اپنے اہم متعلقات کی وصیت کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غم، گمراہی سے اپنی امت کی نجات تھی۔ لیکن شیطانِ امت نے اعتراض کیا اور کہا کہ اس شخص کو چھوڑ دو، اور یہ واقعہ سب کے لیے معروف ہے، پھر اس کے بعد، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی، وزیر، دائیں ہاتھ، اور چچا زاد اور اپنے ہارون اور اپنے وصی حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے اکیلے میں ملاقات کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی امت کے لیے جو چیز ضروری تھی اس کی وصیت کی، اور وہ اللہ کے خلفاء کی زمین پر تقرری تھی، اور اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے کے

لوگوں کو ان کے زمانے کے مطابق مقرر کیا۔ تاکہ امت کسی ایسے شخص کی پیروی نہ کرے جو اسے جہنم کے ہاویہ میں ڈال دے تاکہ امت اس شخص کی پیروی کرے جس کے لیے اللہ نے اپنے فرشتوں کے ساتھ حجت قائم کی۔ (اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں، تو انہوں نے عرض کیا: کیا تو اس میں اسے نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا، حالانکہ ہم تیری حمد، تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں؟ فرمایا بیشک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو)

تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو اپنے جانشین بنا کر اپنی زمین میں بھیجا اور ان کو وحی کے ذریعے مقرر کیا اور ہر خلیفہ کو اپنے بعد والے کی وصیت کی۔ تو امتوں کا طریقہ کار اللہ کے خلفاء کے انتظار میں ناکام رہا، سوائے چند اولیاء اور صالحین کے، (رجوع کیجئے کتاب فشل المنتظرین انصار الامام المہدی کی اشاعات میں سے) اور جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نبوت کو ختم کر دیا تو آپ ﷺ کے بعد، اللہ تعالیٰ کے خلیفہ بارہ معصوم امام ہیں اور ان کے بعد بارہ مہدی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں پر ان کے والد کے بعد الٰہی عدل کا دور قائم ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے وصیت کی ہے، اور اپنی وصیت میں اماموں کو ان کے ناموں سے ذکر کیا ہے اور ان میں سے پہلے مہدی کو صریح لفظ میں ذکر کیا ہے۔ لیکن ان کا ذکر اشارہ کے ساتھ کیا گیا ہے، کتابیں بھری پڑی ہیں، لیکن کسی نے بھی اس کی طرف توجہ نہیں دی، ان میں سے ایک شخصیت الیمانی کی ہے، جو ظہور امام سے پہلے ظاہر ہونے والی حتمی علامات میں ایک ہیں، یہ ایک ایسی شخصیت ہے جو ظہور امام سے پہلے ظاہر ہوگی اور اس سے تمسک کرنا امام کے ساتھ تمسک کرنے کے مترادف ہے، کیونکہ یہ مہدی اصلی سے پہلے والا مہدی ہے، اور قائم کے اصحاب اور دیگر لوگ اس سے آزمائے جائیں گے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کے اصحاب کو دریا سے آزمایا تھا۔

حضرت ابو عبدا للہ علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا: (طالوت کے اصحاب اس دریا سے آزمائے گئے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں ایک دریا سے آزمائے گا، جو اس سے پیئے گا وہ میرا نہیں ہے اور جو اس سے نہ پیئے گا وہ میرا ہے) اور قائم علیہ السلام کے اصحاب بھی ایسے ہی آزمائے جائیں گے۔) یہ دریا جنت سے ہے جو آل محمد علیہم السلام کے دروازے میں ہے، جیسا کہ ان (ع) سے روایت ہے (رکن یما نی ہمارا دروازہ ہے جس سے جنت میں داخل ہوا جائے گا اور اس میں جنت کا ایک دریا ہے جس میں بندوں کے اعمال ہیں) 2

اسی لیے میں نے اس موضوع پر اللہ سے مدد مانگتے ہوئے اور اس کی تائید سے جو کچھ میرے بس میں تھا، اسے لکھا اور جمع کیا اور میں نے امام مہدی علیہ السلام کے وصی اور رسول سید احمد الحسن کی طرف سے کچھ امور کی وضاحت سے بھی فائدہ اٹھایا، اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اپنے بھائیوں کے لیے حق کو ظاہر کرنے اور حق والوں کی خدمت کے لیے توفیق عطا فرمائے، چاہے نفرت کرنے والے، غاصب اور آل محمد کے حاسد اس سے ناخوش ہی ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آل محمد کے دشمنوں اور ان کے حقوق غصب کرنے والے اولین اور آخرین پر لعنت کرے اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

شیخ

حیدر الزیادی

9/ ذی الحجۃ/1426/ ھ۔ق

1- الغیبۃ للنعمانی صفحہ 312

2 جامع السعادات ج 3 صفحہ 317

ظہور کے وقت کی نشانیاں

بارہ امام کا عقیدہ شیعہ مذہب کے عقائد میں سے ایک ثابت عقیدہ ہے۔صبح وشام فرج کا انتظار چونکہ ظہور کا معاملہ اچانک (ناگہاں) ہے، جسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا،لہٰذا جوشخص کہتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام ظاہر نہیں ہوں گے جب تک کہ تمام نشانیاں پوری نہ ہو جائیں، یہاں تک اور یہاں تک،تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے فیصلوں میں شرک کیا اور اہل بیت علیہم السلام کے حقیقی عقائد پر ایمان نہیں لایا، اور یہ ان (ع) کے قول سے واضح ہے۔

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: بندوں میں سے اللہ تعالیٰ کے سب سے قریب اور سب سے زیادہ راضی کرنے والے وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی حجت کو تلاش کریں گے، پس وہ ان کے لیے ظاہر نہ ہوں گے، نہ ہی ان کی جگہ کا علم کسی کو نہیں ہوگا ، اور وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی دلیلیں(اور واضح دلیلیں) باطل نہیں ہوئیں ، اس لیے اس وقت، صبح و شام فرج کی توقع رکھیں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ کا سخت غضب اس کے دشمنوں پر ہوگا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کی حجت نہ پائیں گے اور وہ ان کے لیے ظاہر نہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ اس کے دوست حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور میں شک نہیں کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ جانتا کہ لوگ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور میں شک کریں گے، تو اس نے ان کو ایک لمحے کے لیے بھی غائب نہ کیا ہوتا۔ یہ صرف شریر لوگوں کے سر پر ہوگا ، (کمال الدین اورتمام نعمت صفحہ 337)

المفضل بن عمر نے کہا: میں نے امام صادق جعفر بن محمد علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:(جو شخص اس امر کا منتظر ہو کر مر جائے، وہ اس شخص کے برابر ہے ، جو قائم علیہ السلام کے ساتھ ان کے فسطاط میں تھا، بلکہ وہ اس شخص کے برابر ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے تلوار لے کر لڑا(کمال الدین اور تمام نعمت صفحہ 338)

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم مصیبت میں مبتلا ہو جاو اور ایک دن ایسا آجائے جس میں تم آل محمد علیہ السلام میں سے کسی امام کو نہ دیکھو، تو اس وقت جس سے تم محبت کرتے ہو اس سے محبت کرنا اور جس سے تم بغض رکھتے ہو اس سے بغض رکھنا، اور اس سے وفا کر جس سے تم وفا کرتے ہو اور صبح و شام نجات کی امید رکھو۔ (کتاب الغیبۃ النعمانی صفحہ 107)

اورظہور کے آثار زیادہ تر قریب آنے کی نشانی ہیں،تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے لوٹ کر آنے والے فرج کی زیادہ سے زیادہ امید رکھو،اور ہم دو طویل احادیث سے شروع کرتے ہیں،جن میں آخری زمانے کے زیادہ تر آثار کا ذکر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہ وقت قریب ہے جب ان پر حکمران ظالم ہوں گے، وزیر فسق کرنے والے ہوں گے، عرفاء ظلم کرنے والے ہوں گے اور امین خونریزی کرنے والے ہوں گے، اور سلمان نے جلدی سے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ سب کچھ واقع ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اے سلمان! قریب ہے جب اچھائی کو برائی سمجھا جائے گا، غداری کو امانت سمجھا جائے گا، اور امین سے خیانت ہوگی۔ جھوٹ کو سچ سمجھا جائے گا اور سچ کو جھوٹ سمجھا جائے گا سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ سب کچھ واقع ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی

جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اے سلمان! وہ وقت قریب ہے جب عورتیں حکمران ہوں گی، لونڈیوں سے مشورہ کیا جائے گا اور بچے منبر پر بیٹھیں گے اور جھوٹ کو ظرف سمجھا جائے گا، زکوۃ کو تاوان سمجھا جائے گا اور مالِ فئی کو غنیمت سمجھا جائے گا آدمی اپنے والدین کا نافرمان ہو گا، اپنے دوست کو دھوکہ دے گا اور دمدار ستارہ طلوع ہو گا، سلمان نے جلدی سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ سب کچھ واقع ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اے سلمان! وہ وقت قریب ہے جب عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں گی ، اور بارش خشک ہو جائے گی، باعزت لوگوں پر غصہ کیا جائے گا اور تنگ دست آدمی کو حقیر سمجھا جائے گا، اس وقت بازار ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے، کیونکہ ایک کہے گا کہ میں نے کچھ نہیں بیچا اور دوسرا کہے گا کہ میں نے کچھ نہیں کمایا، اور اللہ کی شان میں صرف بدزبانی دیکھو گے سلمان نے جلدی سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ سب کچھ واقع ہو گا؟ ۔۔۔نبی (ص) نے فرمایا: بے شک قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اے سلمان! اس وقت ان پر ایسی قومیں مسلط ہوں گی کہ اگر وہ بولیں تو انہیں قتل کر دیا جائے گا، اور اگر وہ خاموش رہے تو ان پر ظلم کریں گے۔ تاکہ ان کی دولت پر قبضہ کر لیں، ان کی حرمت پامال کریں، ان کا خون بہا دیں اور ان کے دلوں میں خوف بھر دیں تو تم انہیں صرف کپکپائے ہیئے ، دہشت زدہ اور خوفزدہ لوگوں کے طور پر دیکھو گے۔ سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ سب کچھ واقع ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اے سلمان! جب مشرق سے کچھ آئے گا اور کچھ مغرب سے میری امت کو رنگ دے گا پس خرابی ہے میری امت کے کمزوروں کے لیے ۔اور ان لوگوں کے لیے خرابی ہے ا للہ کی طرف سے ، وہ چھوٹوں پر رحم نہیں کریں گے، بڑے کی عزت نہیں کریں گے، اور وہ برائی کرنے والے کے بارے میں تجاوز نہیں کریں گے ۔ان کی خبریں چھپی ہوں گی۔ ان کے جسم انسانوں کے جسم ہوں گے لیکن ان کے دل شیطانوں کے دل ہوں گے ، سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسول ! یہ سب کچھ واقع ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ! اے سلمان ! جب مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے مطمئن ہو جائیں گی ، مرد لڑکوں پر اس طرح غیرت کھائیں گے جیسے کوئی اپنے گھر میں باندی پر غیرت کھاتا ہے۔ اور مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں گی ، اور عورتوں کے لباس مردوں کے لباس کی طرح ہو جائیں گے ، پس میری امت کی ان عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے، سلمان نے کہا : اے اللہ کے رسول ﷺ ! یہ سب واقع ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ! اے سلمان! جب مساجد کو بازاروں اور گرجا گھروں کی طرح سجایا جائے گا ، مصاحف کو زیور سے مزین کیا جائے گا اور منار لمبے ہو جائیں گے ، قطاریں بڑھ جائیں گی لیکن دلوں میں عداوت ہوگی اور زبانوں میں اختلاف ہو گا، سلمان نے کہا : اے اللہ کے رسول! یہ سب کچھ واقع ہو گا ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ! اے سلمان! اور اس وقت میری امت کے مرد سونے سے اپنے آپ کو سجائیں گے، ریشم اور دیباج پہنیں گے اور شیروں کی کھالیں فرش کے طور پر استعمال کریں گے، سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ سب کچھ واقع ہو گا؟ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ! اے سلمان! وہ وقت قریب ہے جب سود کھانا عام ہو جائے گا، غائب پر تجارت کی جائے گی ، اور رشوت دی جائے گی ، دین کو نیچا کیا جائے گا اور دنیا کو اونچا کیا جائے گا، سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ سب کچھ واقع ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ! ہے اے سلمان! اور اس وقت طلاق بہت زیادہ ہو جائے گی ، اور اللہ کی حدود کا نفاذ نہیں کیا جاے گا ، یہ اللہ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچائے گا، سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! یہ

سب واقع ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اے سلمان! وہ وقت قریب ہے جب پیشہ ور گانے والیاں اور موسیقی ظاہر ہو جائے گی، اور ان کے پیچھے میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے، سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ سب کچھ واقع ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اے سلمان ان دنوں کے قریب ہے جب میری امت کے امیر لوگ تفریح کے لیے حج کریں گے، درمیانے درجے کے لوگ تجارت کے لیے حج کریں گے اور غریب لوگ ریا اور شہرت کے لیے حج کریں گے، پھر اس وقت ایسی قومیں ہوں گی جو قرآن کو اللہ کے لیے نہیں بلکہ دنیاوی فوائد کے لیے سیکھیں گی، وہ بانسریوں کے ساتھ پڑھیں گی اور اس وقت ایسی قومیں ہوں گی جو قرآن کی تفسیر کو اللہ کے علاوہ کے لیے کریں گی، اور زنا کے بچوں کی کثرت ہو جائے گی، وہ قرآن کو گائیں گے اور دنیا میں غرق ہو جائیں گے، سلمان نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ سب کچھ واقع ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اے سلمان! وہ اس وقت واقع ہوگا جب حرمتوں کی خلاف ورزی ہوگی، گناہ کیے جائیں گے، بدکاروں کو نیک لوگوں پر مسلط کیا جائے گا، اور جھوٹ بولنا عام ہو جائے گا، اور جھگڑا اور لڑائیاں عام ہو جائیں گی، اور فاقہ پھیل جائے گا، لوگ لباس میں حد سے بڑھ جائیں گے، بارش کے موسم کے علاوہ بھی بارش ہونے لگے گی، وہ طبل (کھیل تماشے) اور موسیقی کو پسند کرنے لگیں گے۔ اور امر بالعروف اور نہی عن المنکر سے انکار کرنے لگیں گے یہاں تک اس زمانے میں مومن امت میں سے ذلیل تر ہو جائے گا، اور ان کے علماء ان کے عبادت گزار ایک دوسرے پر الزام لگانے والے بن جائیں گے ا، پھر ایسے لوگ ہوں گے آسمانوں کی باوشاہت میں پکاریں گے: مکروہات اور نجاست! سلمان! کیا یہ سب کچھ واقع ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا سلمان! اس وقت مالدار کو صرف غربت کا خوف ہوگا، یہاں تک کہ سائل جمعہ کے درمیان میں سوال کرتا ہوگا، لیکن وہ کسی کو نہیں پائے گا جو اس کے ہاتھ میں کچھ دے سکے، سلمان! کیا یہ سب ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا سلمان! اس وقت روبیضہ کی بات کی جائے گی، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان! روبضہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جو لوگ بات نہیں کرتے تھے وہ عوامی معاملات میں بولیں گے پھر کچھ ہی دیر میں زمین زور سے کانپ اٹھے گی تو ہر ایک قوم یہ سمجھے گی کہ یہ کھسکاوا ان کے علاقے میں ہوا ہے، پھر وہ اللہ کے حکم کے مطابق وہیں رہیں گے، پھر وہ اپنے قیام سے دست بردار ہو جائیں گے، اور زمین انکے لیے اپنی اندورنی گہرائیوں سے سونے اور چاندی کے پارے کو پھینک دے گی، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے عمارتوں کی طرف اشارہ فرمایا: آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی مثال، پس اس دن سونا اور چاندی کوئی فائدہ نہیں دے گی، یہی اس کے قول کا مطلب ہے کہ اس کی نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں، مشارق انوار یقین از برسی صفحہ 111/ امام مہدی کی زندگی، باقر شریف القرشی (صفحہ 254-258)

اور یہ حدیث آخری زمانے میں مسلمانوں کے اپنے دین سے دور ہونے، ان کے اخلاق میں بہت سے گناہوں، انحراف اور فساد کے واقع ہونے کا انکشاف کرتی ہے، اور اس وقت قیامت کی نشانیاں پوری ہو جائیں گی، اور تفسیر المیز ان میں صفحہ (394-396) میں ہے کہ یہ امام منتظر علیہ السلام کے ظہور سے کنایہ ہے۔

مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے سردار امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: کیا مہدی موعود علیہ السلام کے لیے کوئی وقت ہے کہ لوگوں کو انکی موجودگی کا علم ہو؟ توفرمایا، اللہ تعالیٰ اسے اس وقت ظاہر نہ کرے گا جس وقت ہمارے شیعوں کو اس کا علم ہو میں نے کہا: یا سیدی ایسا کیوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیونکہ وہ وہی وقت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (اور وہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقت کب ہوگا) بحارالانوار ج53 صفحہ 1

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب تم دیکھوگے کہ حق مر گیا ہے اور اس کے حامی چلے گئے ہیں، جب تم دیکھوکہ ظلم نے ملکوں کو گھیر لیا ہے اور جب تم دیکھوگے کہ قرآن کو بنایا گیا ہے ،اور نئی بات نکالی گئی ہے جو اس میں نہیں ہے اور اس کا رخ خواہشات پر ہے۔ جب تم دیکھو کہ دین قائم نہیں رہا ابلتے برتن کی طرح۔ اور جب تم دیکھوگے کہ باطل لوگ حق کے لوگوں پر غالب آگئے ہیں، اور تم دیکھوگے کہ شر ظاہر ہوگیا ہے اور کوئی اسے روکنے والا نہیں ہے، اور اپنے ساتھیوں سے عذر کیا جائے گا ، اور تم دیکھوگے کہ فسق ظاہر ہوگیا ہے، اور مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے مطمئن ہوگئی ہیں، اور جب آپ دیکھیں کہ مومن خاموش ہے، اور اس کی بات قبول نہیں کی جاتی ، اور آپ دیکھیں کہ فاسق کو جھوٹا نہیں کہا جاتا اور اس کے جھوٹ اور فریب پر اعتراض نہیں کیا جاتا، اور تم دیکھوگے کہ جھوٹا بڑے کو حقیر سمجھتا ہے، جب تم دیکھوگے رشتہ دار ایک دوسرے سے کٹ گئے ہیں اور تم دیکھوگے کہ جو شخص فسق کی تعریف کرتا ہے، وہ اس سے ہنستا ہے اور اس کی بات کا جواب نہیں دیتا ، اور جب آپ دیکھیں گے کہ غلام کو وہی حقوق دیے جائیں گے جو عورت کو حاصل ہوں گے، آپ دیکھیں گے کہ عورتیں عورتوں سے شادی کریں گی، اور آپ دیکھیں گے کہ تعریف بہت زیادہ ہو جائے گی ، اور تم دیکھوگے کہ آدمی اللہ کی اطاعت کے علاوہ مال خرچ کرے گا، اسے روکا نہیں جائے گا، اس کا ہاتھ نہیں پکڑا جائے گا، اور تم مشاہدہ کرنے والے کو دیکھوگے کہ وہ اس چیز سے خدا کی پناہ مانگتا ہے جو مومن اس میں اجتہاد سے دیکھتا ہے، تم دیکھوگے کہ پڑوسی اپنے پڑوسی کو نقصان پہنچائے گا اور اسے روکنے والا کوئی نہیں ہوگا، اور تم دیکھوگے کہ کافر لوگ مسلمان کے نقصان اور زمین میں ہونے والے فساد سے خوش ہوں گے اور تم دیکھوگے شراب علانیہ پی جائے گی اور اس پر وہ لوگ جمع ہوں گے جو اللہ عزوجل سے نہیں ڈرتے ، اور تم دیکھوگے کہ اچھائی کا حکم دینے والا ذلیل ہے اور تم دیکھوگے کہ فاسق اللہ کی ناپسندیدہ باتوں میں طاقتور اور تعریف والا ہے، اور تم دیکھوگے کہ علم والے ذلیل ہو جائیں گے اور ان سے محبت کرنے والے بھی حقیر سمجھے جائیں گے، اور تم دیکھوگے کہ خیر کا راستہ منقطع ہو جائے گا اور شر کا راستہ کھلا ہو جائے گا ، اور تم دیکھوگے کہ خانہ کعبہ بند ہو چکا ہوگا ، اور اسے چھوڑنے کا حکم دیا جائے گا۔ اور تم دیکھوگے کہ آدمی وہ کہے گا جو وہ نہیں کرتا۔ اور تم دیکھوگے کہ مرد مردوں کی اور عورتیں عورتوں کی تمنا کریں گی۔ ، اور تم دیکھوگے کہ مرد کی معیشت اس کی پیٹھ سے ، اور عورت کی معیشت اس کی شرمگاہ سے ہوگی۔ اور تم دیکھوگے کہ عورتیں مردوں کی طرح مجالس بنانے لگیں گی ، اور تم دیکھوگے کہ عباس کی اولاد میں زنانہ خصلتیں ظاہر ہوجائیں گی اوروہ خضاب ظاہرکریں گے اور وہ اس طرح کنگھی کرنے لگیں گے جس طرح ایک عورت اپنے شوہر کے لیے کنگھی کرتی ہے، اور مردوں کے مال شرمگاہوں پر دیے جائیں گے۔ایک آدمی کے بارے میں شوق کیا جائے گا، اور اس پر آدمی غیرت کھائیں گے۔ اور مالدار شخص مومن سے زیادہ عزت والا ہوگا، اور

سود کھانا کھلے عام ہو جائے گا ، اوراسے بدلا نہیں جائے گا۔اورزنا کے ساتھ عورتوں کی تعریف کی جائے گی۔ عورتیں اپنے شوہروں کو مردوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دیں گی ، اور تم اکثر لوگوں کو دیکھو گے، اور بہترین گھر وہ ہو گا جو عورتوں کو انکے فسق میں مدد کرے گا، او ر تم دیکھو گے کہ مومن محزون، حقیر اور ذلیل ہو جائے گا، اور تم دیکھو گے کہ بدعات اور زنا ظاہر ہو جائے گا، اور تم دیکھو گے کہ لوگ جھوٹے گواہ کے ساتھ حد سے تجاوز کرتے ہوں گے اور دیکھا جائے گا کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام کیا جارہا ہو گا، اور تم دیکھو گے کہ لوگ اپنی رائے پر چل رہے ہوں گے اور کتاب اور اس کے احکامات کو ترک کر رہے ہوں گے، تم دیکھو گے کہ لوگ رات کو اللہ کے خلاف جرات کرنے سے نہیں شرماتے ، تم دیکھو گے کہ مومن صرف اپنے دل سے انکار کر سکتا ہے، اور تم دیکھو گے کہ بڑی مقدار میں مال اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں خرچ کیا جائے گا، اور تم دیکھو گے کہ حکمران کافروں کو قریب کرتے ہیں اور نیک لوگوں کو دور کرتے ہیں، اور تم دیکھو گے کہ حکمران، اپنے فیصلوں میں رشوت لیتے ہوں گے، اور تم دیکھو گے کہ عہدہ اسی کو دیا جاتا ہے جو سب سے زیادہ دیتا ہے۔اور تم دیکھو گے کہ ارحام کے رشتوں کے ساتھ نکاح کیا جائے گااور وہ ان سے لطف اندوز ہوں گے اور تم دیکھو گے کہ آدمی کو تہمت پر قتل کر دیا جائے گااوربے بنیاد شک پر بھی، اور ایک مرد دوسرے مرد مغایرت کرے گا اور اس کے لیے اپنی جان اور مال قربان کر دے گا، اور تم دیکھو گے کہ ایک مرد کو عورتوں کے پاس آنے پر عار دلائی جائے گی، اور تم دیکھو گے کہ عورت اپنے شوہر پر ظلم کرتی ہے ، اور وہ عمل کرتی ہے جو وہ نہیں چاہتااور اپنے شوہر پر خرچ کرتی ہے، اور تم دیکھو گے کہ مرد اپنی بیوی اور اس کی لونڈی کو حقیر سمجھتا ہے اور دنیا کے کھانے پینے سے سیر ہو جائے گا،اور تم دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان زیادہ تر ریاکاری پر مبنی ہو گا، اور تم دیکھو گے کہ جوا عام ہو جائے گا، تم دیکھو گے شراب کھلے عام فروخت کی جائے گی، اور اسے روکنے والا کوئی نہیں ہو گا، اور تم دیکھو گے کہ عورتیں اپنے آپ کو کافروں کے لیے پیش کریں گی، اور تم دیکھو گے کہ بے حیائی پھیل جائے گی ، کوئی اسے روکنے کی جرات نہیں کرئے گا، اور تم دیکھو گے کہ شریف کووہ ذلیل کرے گا جو اس کی سلطنت(اتھارٹی) سے ڈرتا ہو گا، اور تم دیکھو گے کہ حکمرانوں کے قریب ترین وہ ہو گا جو ہمارے یعنی آل محمد کے بارے میں گالیوں سے تعریف کرے گا، تم دیکھو گے جو ہم سے محبت کرئے گا وہ جھوٹ بولتا ہے اور اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، اور تم دیکھو گے کہ لوگ جھوٹ بولنے میں سبقت لے جائیں گے ، اور تم دیکھو گے کہ قرآن کا سننا لوگوں پر بوجھ بن جائے گا اور باطل کا سننا ہلکا ہو گا اور تم دیکھو گے کہ پڑوسی ایک دوسرے کی زبان سے خوفزدہ ہو کر عزت کیا کریں گے ، تم دیکھو گے حدود ختم ہو جائیں گی، اور لوگ اپنی خواہشات کے مطابق کام کریں گے ،لوگ دیکھیں گے ، کہ مساجد کو خوبصورت بنایا جائے گا، اور تم دیکھو گے کہ لوگوں کے نزدیک سب سے سچا شخص جھوٹ بولنے والا ہو گا، اور تم دیکھو گے کہ برائی ظاہر ہو گی ، اور چغلی کرنے کی کوشش کی جائے گی، اور تم دیکھو گے کہ بغاوت پھیل جائے گی، اور تم دیکھو گے کہ غیبت کو پسند کیا جائے گا، اور لوگ ایک دوسرے کو اس کے ساتھ خوش کرتے ہوں گے ، اور تم دیکھو گے کہ حج اور جہاد اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے طلب کیا جائے گا، اور تم دیکھو گے کہ حکمران کافر کے لیے مسلمان کو ذلیل کرئے گا، اور تم دیکھو گے کہ تباہی آبادی سے زیادہ ہو گئی ہے، اور تم دیکھو گے کہ آدمی کی معیشت پیمانہ اور ترازو میں کمی سے ہو گی ، اور تم دیکھو گے کہ خون بہانے کو ہلکا

زبان کی خباثت کے ساتھ، تاکہ عزت حاصل کر سکے، اور معاملات اس پر منحصر کرے گا اور تم دیکھوگے کہ نماز کو ہلکے میں لیا جائے گا،اور تم دیکھوگے ایک شخص کے پاس بہت سی دولت ہے، لیکن اس نے اسے جب سے اس کی ملکیت میں آئی ہے اس کی زکوٰۃ نہیں دی، اور تم دیکھوگے کہ ایک مرد کو قبر سے نکالا جائے گا، اور اسے اذیت دی جائے گی اور اس کا کفن بیچ دیا جائے گا، اور تم دیکھوگے کہ فساد بہت زیادہ ہوگیا ہے اور تم دیکھوگے کہ آدمی شام کو نشہ میں دھت ہوتا ہے اور صبح کو نشہ کی حالت میں ہوتا ہے، اور اسے اس بات کی پرواہ نہیں ہوگی کہ لوگ اس کے بارے میں کیا سوچیں گے، اور جانوروں سے نکاح ہوتے دیکھوگے اور تم دیکھوگے کہ جانور ایک دوسرے کو گھورتے ہوں گے ،اور تم دیکھوگے کہ ایک شخص اپنی مسجد میں جاتا ہے اور واپس آتا ہے اور اس پر اس کے کپڑوں کا کوئی نشان نہیں ہے، اور تم دیکھوگے کہ لوگوں کے دل سخت ہوگئے ہیں اور ان کی آنکھیں جم گئی ہیں اورذکر ان پر بھاری ہوگیا ہے، اور تم دیکھوگے کہ رشوت عام ہوگئی ، لوگ اس میں ایک دوسرے سے سبقت لے رہے ہوں گے، اور تم دیکھوگے نمازی صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتا ہوگا، اور تم دیکھوگے کہ فقیہ دین کے لیے نہیں، بلکہ دنیا اور اقتدار کے لیے علم حاصل کرے گا، اور تم دیکھوگے کہ لوگ ان کے ساتھ ہیں جو غالب آتے ہیں ، اور تم دیکھوگے کہ حلال کی تلاش کرنے والا ذلیل کیا جائیگا اور اسے عار دلائی جائے گی، اور حرام کی تلاش کرنے والے کی تعریف کی جائے گی اور اسے بڑا سمجھا جائے گا، اور تم دیکھوگے کہ حرمین میں وہ کام کیا جائے گا جسے اللہ پسند نہیں کرتا، کوئی مانع انہیں روک نہیں سکے گا، اور کوئی بھی ان کے اور قبیح کام کرنے کے درمیان حائل نہیں ہوسکے گا، اور تم حرمین میں سازو سامان کھلے عام دیکھوگے ، اور تم دیکھوگے کہ ایک شخص حق کی کچھ بات کرتا ہے اور نیک کام کا حکم دیتا ہے، اور برے کام سے روکتا ہے پھر اس کے پاس کوئی ایسا شخص آتا ہے جو اسے اپنے دل میں نصیحت کرتا ہے، اور کہتا ہے : یہ تم نے اپنی طرف سے گڑھ لی ہیں اور تم دیکھوگے کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں، اور اہل شر کی پیروی کرتے ہیں، اور تم دیکھوگے کہ خیر کی راہ اور اس کا راستہ خالی ہے، کوئی اس پر نہیں چلتا، تم دیکھوگے کہ مردہ کا مذاق اڑایا جائے گا، لیکن کوئی اس کے لیے کوئی بھی نہیں گھبرائے گا اور تم دیکھوگے کہ ہر سال بدعت اور شر زیادہ سے زیادہ ہو تا جائے گا ، تم دیکھوگے ان لوگوں اور اجتماعات کو جن کی پیروی صرف امیر لوگ کرتے ہیں اور تم دیکھوگے محتاجوں پر ہنسی کے ساتھ ان کو دیا جائے گا۔ اور خدا کی رضاکے علاوہ رحم کیا جائے گا،اور تم دیکھوگے نشانیاں آسمان میں ، لیکن کوئی ان کی طرف نہیں جاتا، تم دیکھوگے کہ لوگ جانوروں کی طرح ایک دوسرے سے لڑتے ہوں گے، کوئی بھی برائی کو لوگوں سے ڈرنے کی وجہ سے نہیں روکتاہوگا۔ تم دیکھوگے کہ آدمی اللہ کی اطاعت کے علاوہ میں بہت زیادہ خرچ کرتا ہے اور اللہ کی اطاعت میں تھوڑے سے بھی روکتا ہوگا،اور تم دیکھوگے کہ نا فرمانی ظاہر ہوگی، اور والدین کو حقیر سمجھا جائیگا، وہ والدین بیٹے کے نزدیک سب سے بدترین لوگوں کی حالت میں ہوں گے، اور بیٹا اس بات سے خوش ہوگا کہ وہ ان سے جھوٹ باندھے، اور تم دیکھوگے کہ عورتیں اقتدار پر غالب آگئی اور وہ ہر معاملے میں غالب آگئی ، ان کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں کیا جاتاہوگا اور تم دیکھوگے کہ ایک شخص اپنے والد پر جھوٹ بولتا ہے اور اپنے والدین کو بدعائیں دیتا ہے اور ان کی موت پر خوش ہوتا ہے، اور تم دیکھوگے کہ جب ایک شخص پر ایک دن گزرتا ہے اور وہ کوئی بڑاگناہ نہیں کرتا، جیسے زنا، یا ناپ تول

کرلیا ہے، اور تم دیکھوگے کہ سلطان کھانے کی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے، تم دیکھوگے کہ رشتہ داروں کا مال ناحق تقسیم کیا جائے گا، اس سے جُوا کھیلا جائے گا اور شراب پی جائے گی، اور تم دیکھوگے کہ شراب سے علاج کیا جائے گا، بیمار کے لیے تجویز کی جائے گی اس سے شفا پائی جائے گی، اور تم دیکھوگے کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنے میں برابر ہوگئے ہیں اور انہوں نے حساب ترک کر دیا ہے۔ تم دیکھوگے کہ منافقین اور اہل نفاق کی ہوا قائم ہوگی اور اہل حق کی ہوا نہیں چلتی، اور تم دیکھوگے کہ اذان اجرت کے لیے دی جاتی ہوگی اور نماز بھی اجرت کے لیے، اور تم دیکھو گے کہ مساجد ان لوگوں سے بھرے ہوئے ہوں گی جو اللہ سے نہیں ڈرتے ہیں، وہ اس میں غیبت کرنے کے لیے جمع ہوتے ہوں گے، اور حق والوں کا گوشت کھانے کے لیے اور ایک دوسرے کے ساتھ شراب کی تعریف کرنے کے لیے جمع ہوں گے، تم دیکھوگے کہ نشے میں دھت شخص لوگوں کی امامت کرے گا، حالانکہ وہ سمجھ نہیں پائے گا نشے کی وجہ سے شرمندگی محسوس نہیں کرے گا، اور جب وہ نشے سے پاک ہوجائے گا تو وہ زیادہ محترم، پرہیزگار اور خوف ناک ہو جائے گا، اور انہیں کوئی سزا نہیں دی جائے گی ان کی نشے کی حالت کی وجہ سے معذرت کر لی جائے گی، اور تم دیکھوگے جو لوگ یتیموں کے مال کو کھاتے ہیں، انہیں نیک کہہ کر تعریف کی جائے گی، اور تم دیکھوگے کہ قاضی اللہ کے حکم کے خلاف فیصلے دیتے ہوں گے، اور تم دیکھوگے کہ حکمران لالچ کے لیے خیانت کی تمنا کریں گے۔اور تم دیکھوگے حکمرانوں نے میراث کو نافرمان اور اللہ والوں پر جرات کرنے والوں کے لیے مختص کر دیا ہوگا، وہ ان کی حفاظت کرے گے، اور وہ جو چاہیں گے کرتے پھریں گے، اور تم دیکھوگے کہ منبروں پر تقویٰ کی تلقین کی جائے گی، لیکن تقریر کرنے والا خود اس پر عمل نہیں کرئے گا، تم دیکھوگے کہ نمازوں کے اوقات کی بے توقیری کی جائے گی، صدقہ شفاعت کے لیے دیا جائے گا، اللہ کی رضا کے لیے نہیں، اور لوگوں کی طلب کے لیے دیا جائے گا، تم دیکھوگے کہ لوگوں کے غم صرف ان کے پیٹ ہوں گے؟ اور ان کی شرمگاہیں۔ ان کو پرواہ نہیں ہوگی کہ انہوں نے کیا کھایا اور کس سے نکاح کیا، اور تم دیکھوگے کہ دنیا ان پر مائل ہوجائے گی، اور تم دیکھوگے کہ حق کی نشانیاں مٹادی گئی، تو اپنے آپ کو احتیاط میں رکھو اور اللہ سے نجات طلب کرو،وہ صرف انہیں ایک کام کے لیے مہلت دے رہے ہیں جو ان کے لیے مقدر ہے، تو انتظار میں رہو اور کوشش کروکہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے خلاف دکھائے جو وہ کر رہے ہوں گے اگر ان پر عذاب نازل ہو جائے تو تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف جلدی پہنچ جاؤگے، اور اگر وہ دیر تک آزمائے جائیں تو اللہ پر جس جرات میں وہ ہوں گے تم اس سے نجات پا چکے ہوگے، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نیکو کاروں کے قریب ہے،

(الکافی ج8 صفحہ 37-42)

یہاں تک ہم نے دو احادیث کا ذکر کیا ہے جو بعض خبروں سے متعلق ہیں جن میں لوگوں کے اخلاق کی خرابی، ان کی تمام مبادی اور اقدار سے آزادی اور ان کا جاہلیت کے زمانے کے گناہوں اور برائیوں کی طرف لوٹنا ذکر کیا گیا ہے، یہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی نشانیوں اور علامات میں سے ہیں، اس لیے قاری کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ سے پوچھے کہ کیا پانچ حتمی علامات کے علاوہ کوئی اور علامات باقی ہیں، جو زیادہ تر ظہور سے موخر ہوں گی، اور قیام کے لیے لازم ہوں گی، بلکہ ان میں سے کچھ اس کے بعد ہوں گی، اور اگر ہم ظہور کی علامات کی پیروی کریں تو ہم دیکھیں گے کہ ان میں سے کچھ ظاہر ہو چکی

ہیں جو امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جلد ہی ایسا وقت آئے گا جب تمام سمتوں سے قومیں تم پر حملہ کریں گی، جیسے کہ کھانے والی عورت اپنے پیالے پر دعوت دیتی ہے، فرماتے ہیں ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اس دن کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس دن بہت ہوگے، لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی طرح بیکار ہو جاؤ گے، تمہارے دشمنوں کے دلوں سے خوف و ہراس نکال دیا جائے گا، اور تمہارے دلوں میں وھن ہوگا، ہم نے کہا: (وھن) کمزوری کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: زندگی سے محبت اور موت سے نفرت) امام مہدی علیہ السلام سے متعلق احادیث کا مجموعہ الشیخ علی الکورانی ج 1 صفحہ 78

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ یہ حدیث طویل ہے، ہم نے اس میں سے ضرورت کا مقام لے لیا ہے، مفضل نے کہا: یا سیدی! بغداد میں واقع زوراء کا اس زمانے میں کیا حال ہوگا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ زوراء اللہ کے عذاب اور غضب کا مقام ہوگا، اس کے لیے زرد پرچموں سے ہلاکت ہے، اور ان پرچموں سے جو اس کے قریب اور دور تک جائیں گے، اللہ اس پر ایسے عذاب نازل کرے گا جو اس سے پہلے کسی اور قوم پر نازل نہیں ہوا، پس ہلاکت ہے اس کے لیے جو ان کو ٹھکانے بنائے۔۔۔۔) بشارۃ الاسلام صفحہ 143

دیکھو، قومیں عراق پر حملہ کرنے کے لیے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں، اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ درجنوں ممالک نے ایک ہی ملک پر قبضہ کیا ہو، اور زوراء کی طرف پرچم ہر طرف سے آرہے ہیں ایک طرف سے قبضہ کرنے والے اور ایک طرف سے مدد کرنے والے ہیں اور غور کرنے والے شخص کے لیے اس روایت میں اور اسکے بعد کی اعلیٰ تعلیمات میں اتنا کچھ موجود ہے کہ وہ جان سکتا ہے کہ آیا ہم مقدس ظہور کے زمانے میں ہیں یا نہیں۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ حکومت کا مرکز زوراء کی طرف واپس آجائے گا اور معاملات اس کے لیے مشاورتی معاملات بن جائیں گے جو کسی چیز پر غالب آئے گا وہ کرے گا، اور اس وقت سفیانی کا خروج ہوگا، وہ زمین پر نو ماہ سواری کرے گا، اور لوگوں کو بدترین عذاب دے گا، مصر کے لیے ہلاکت ہے، زوراء کے لیے ہلاکت ہے، کوفہ کے لیے ہلاکت ہے، گویا کہ میں واسط میں دیکھتا ہوں کہ وہاں کوئی خبر دینے والا نہیں ہے، اور اس وقت سفیانی کا خروج ہوگا، کھانا کم ہو جائے گا، لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے، بارش کم ہو جائے گی، نہ زمین اناج اگائے گی اور نہ آسمان بارش برسائے گا، پھر ہدایت یافتہ اور ہدایت کرنے والے مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا، جو عیسی بن مریم کے ہاتھ سے جھنڈا لے لیں گے۔۔۔) الملاحم والفتین السید بن طاووس الحسنی صفحہ 143

آج دار الملک بغداد اور معاملات شوری انتخابات بن گئے ہیں اور اب صرف خروج سفیانی کا انتظار باقی رہ گیا ہے، تاکہ وہ جنگ کرے۔۔۔اور یہاں ایک سوال ہے جس کا جواب بعد میں واضح ہو جائے گا۔۔۔اور وہ یہ ہے کہ اگر ہم جانتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام مہدی کے بعد ظاہر ہوں گے بلکہ ان کی اقتداء میں بیت المقدس میں نماز پڑھیں گے، تو کیا عیسی علیہ السلام ہی وہ شخص ہیں جو مہدی الہادی المھتدی کو پرچم سونپیں گے؟

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ایک خطبے میں ہے کہ: (۔۔۔ تو کیا ہوگا جب تم شام کے صاحب کو منشوروں میں پھیلاتے ہوئے، اور پیمانوں کے ساتھ کاٹتے دیکھو گے؟ پھر ہم اسے درد ناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے، پس

(مشارق انوار الیقین الحافظ رجب البرس: صفحہ 264

آج کل حاکم جو کچھ کر رہے ہیں، اس سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی بات واضح ہو جاتی ہے: وہ جدید ترین ہتھیاروں کی دستیابی کے باوجود لوگوں کو تلوار سے قتل کریں گے، اور وہ حکمران سفیانی کے مصداق میں سے ایک ہیں، اور حضرت علیہ السلام کا قول، پھر ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔۔۔الخ، کا مطلب ہے کہ ایسا وہ شخص کرے گا جو حضرت علیہ السلام کی نسل سے ہوگا، اور یہ بات واضح ہے۔

میرے باپ وہ ہیں جو اللہ کے لیے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے، تاریکی دور کرنے والا چراغ، میرا باپ اللہ کے حکم پر قائم رہنے والا ہے، میں نے پوچھا: اس کا خروج کب ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: جب تم انبار میں فرات اور الضراۃ کے کناروں پر فوجیں دیکھو، تو دجلہ میں خشک سالی اور کوفہ کے پل کو گرتے ہوئے دیکھو، اور کوفہ کے کچھ گھروں کو جلتے ہوئے دیکھو، تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے کوئی اور غالب نہیں آ سکتا اور اس کے فیصلے کو کوئی بدل نہیں سکتا، بحار الانوار العلامۃ المجلسی ج 83 صفحہ 81

اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میری امت میں چار فتنے ہوں گے، اس میں سے آخری فتنے میں امت میں ایک دوسرے کے ساتھ سخت لڑائیاں ہوں گی، پہلا فتنہ امت کو ایک ایسی مصیبت سے متاثر کرے گا، کہ مومن کہے گا کہ یہ میری ہلاکت کا باعث ہوگا، پھر وہ فتنے کا خاتمہ ہو جائے گا، دوسرا فتنہ بھی امت کو ایک ایسی مصیبت سے متاثر کرے گا کہ مومن کہے گا کہ یہ میری ہلاکت کا باعث ہوگا پھر اس فتنے کا بھی خاتمہ ہو جائے گا، اور تیسرا فتنہ ایسا ہوگا، کہ جب بھی کہا جائے گا کہ یہ ختم ہوگیا ہے، تو یہ اور زیادہ بڑھ جائے گا، اور چوتھا فتنہ ایسا ہو گا کہ تم اس میں کفر کی طرف مائل ہو جاؤگے، جب لامعہ 1 ایک گروہ کے ساتھ ہوگا، پھر دوسرے گروہ کے ساتھ ہوگا، اور ان کے پاس امام نہ ہوگا، اور نہ ہی جماعت ہوگی، پھر مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کا نزول ہوگا، پھر مغرب سے سورج کا طلوع ہوگا، اور قیامت سے پہلے بہتر سے زائد دجال آئیں گے، جن میں سے کوئی ایسا بھی ہوگا کہ اس کی پیروی صرف ایک شخص کرے گا، معجم احادیث الامام المہدی (امام مہدیؑ کی حدیثوں کی لغت)، جلد 1 صفحہ 87

1- الامعۃ: وہ شخص جو کہے گا کہ جہاں کہیں بھی ہوں لوگوں کے ساتھ ہوں۔

ایک فتنے کا دور آئے گا اس سے کوئی بچ نہیں سکے گا، حتی کہ آسمان سے ایک منادی پکارے گا کہ تمہارا امیر فلاں ہے) معجم احادیث الامام مہدی (ع) جلد 1 صفحہ 88

فتنے آئیں گے انسان صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا، سوائے اس کے جسے اللہ علم سے زندہ کرے، معجم احادیث الامام مہدی جلد (ع) 1 صفحہ 99

اور یہ معلوم ہے یہاں مطلوب علم آل محمد کا علم ہے، یعنی ان کا کلام جو قرآن کا عدل ہے، لہٰذا احدیث میں الا من احیاہ اللہ بالعلم کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ نے جس شخص کے قلب اور بصیرت کو علم سے زندہ کیا ہے، وہ شخص اس فتنے سے بچ جائے گا، اس کا مطلب یہ ہے وہ شخص اہل بیت علیہم السلام کی پیروی کرے گا، اور ان کے راستے پر چلے گا، وہ اہل بیت علیہم السلام کے کلام کو غیروں کے کلام سے ممتاز کرے گا (یعنی آدمیوں کی رائے سے)، جیسا کہ آج کے دور میں عام لوگوں کے علماء اور شیعہ علماء میں سے اکثر علماء کا یہ حال ہے کہ وہ رائے سے فتوی دیتے ہیں، و، اور انہوں نے قاصر عقل کی نسبت شریعت کے منبع اور ثقلین، قرآن اور سنت کے لیے مکمل کرنے والی کے طور پر کی ہے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھلا دیا۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا، (المائدہ:3) قول : اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں مکمل کر دیا، اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقلین کو واضح کر دیا، قرآن اور سنت ہی شریعت کے دو بنیادی مصادر ہیں اور روایات میں متواتر ہے کہ عقلی دلیل سے شریعت بنانا اس شریعت کے خلاف ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کی طرف سے آئی ہے، آخری زمانے کے علماء کیسے عقلی دلیل کو شریعت کا منبع سمجھتے ہیں؟!!!!۔۔۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔)

قیامت کی علامات میں سے ہیں: اچھے پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرنا، رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا، جہاد کے لیے تلوار کو غیر فعال کرنا اور دنیا کو دین سے خالی کرنا، یعنی دھوکہ دہی سے طلب کرنا اور مذہبی ہونے کا بہانہ کرنا ، شیخ الکرانی نے امام مہدی علیہ السلام کی حدیثوں کی لغت میں تبصرہ کیا: جہاد کے ابواب میں اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: حتی تضع الحرب اوزارھا کی تفسیر میں احادیث وارد ہوئی ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا، یا تو حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول تک، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ایک گروہ کا جہاد جاری رکھنے کی احادیث پہلے سے آ چکی ہیں، تو اس حدیث شریف میں جہاد کے تعطل سے مراد یہ ہے کہ اسے حکام اور اکثر امت کی طرف سے تعطیل کیا جائے گا، سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ تعالیٰ نے امان دی ہو، معجم احادیث الامام مہدی علیہ السلام جلد 1 صفحہ 100

میں کہتا ہوں: اچھے پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا معاشرے میں عام ہو گیا ہے اور یہ آگ سے بھی زیادہ گرم ہے، اور اسے کسی تبصرے کی ضرورت نہیں ہے، جہاد کا تعطل ایک ایسا معاملہ ہے جسے علماء السوء نے اپنایا ہے اس کی بجائے کہ وہ لوگوں کو آخرت کی طرف متوجہ کریں، وہ انہیں دنیا کی طرف متوجہ کرتے ہیں، جہاں تک دین کو دنیا کے ساتھ ملانے کا تعلق ہے، یہ غیر عامل علماء کی عادت ہے، (یہاں تعبیریں بنائی جاتی ہیں) اور یہی وہ لوگ ہیں جن سے امام مہدی علیہ السلام کے خلاف جنگ شروع ہوگی۔

میں تم سے اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں، کیا تم اس بات پر اعتقاد رکھتے ہو کہ اگر آج امیر المومنین علیہ السلام ہمارے درمیان موجود ہوتے تو وہ امریکیوں سے صلح کر لیتے یا پھر کفار کی خوشنودی کے لیے یزیدیوں، سیکولرز اور کافروں کو اقتدار میں لے آتے، یا پھر جہاد کو تعطیل کر دیتے، قطعاً نہیں۔ تو پھر تم اور یہ علماء اماموں کی سیرت کے بارے میں کہاں ہو، یا کیا تم اس بات پر یقین رکھتے ہو کہ امیر المومنین علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں، پھر تو ان کی منہاج کا ختم

ہونا بھی ضروری ہے، تم یقین نہیں رکھتے کہ امام مہدی تمہارے درمیان ظاہر ہوں گے،؟ کیا تم یقین رکھتے ہو کہ وہ فوت ہو گئے ہیں یا کیا ہے؟ کیا تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ زمین کو حجت سے خالی چھوڑ دے گا؟ اپنے آپ سے پوچھو کہ تمہارا کیا عقیدہ ہے، تو خود سے پوچھو۔۔۔۔۔۔(یاد رکھو، ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے)

امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب مسجد کوفہ کی دیوار، عبد اللہ بن مسعود کے گھر کی طرف سے پچھلی طرف گرا دی جائے گی، تو اس وقت بنی فلاں کی حکومت ختم ہو جائے گی، لیکن جس نے اسے ڈھایا وہ دوبارہ تعمیر نہیں کرے گا) البحار ج52 صفحہ 210

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ امر مہدی علیہ السلام کا ظہور کب ہوگا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ امر ہوگا، اے جابر جب تک کہ حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل عام نہ ہو جائے، بحار الانوار جلد 52 صفحہ 209

اور جو کوئی انکار کرنا چاہے یا یہ سوال کرنا چاہے کہ یہ امر ہوگا یا نہیں، تو میں اس سے کہتا ہوں کہ یاد کریں سید سیستانی کے لندن سے واپسی کے دن کیا ہوا، اور جیسا کہ کہاوت ہے (رسی، طاقتور پر)

میں سمجھتا ہوں کہ کچھ نہیں ہوا، صرف عراقی پولیس، قومی گارڈ اور نجف شہر میں قبضے کے افواج نے سید سیستانی کے سماحت کے استقبالیہ میں اپنی گاڑی کے فوراً پیچھے آنے والی گاڑیوں پر فائرنگ کی، پھر انہوں نے ظہر سے شام تک شہریوں کو قتل کرنا جاری رکھا، شام تک مختلف صوبوں سے آنے والے بے گناہ لوگوں پر فائرنگ جاری رکھی اور نجف شہر کے تمام راستوں پر اور سید سیستانی کے سماحت نے کسی بھی قسم کی تحریک نہیں کی، بلکہ اس کے برعکس کچھ دنوں بعد، سید سیستانی کی سماحت کے کلام سے بنی ہوئی بینرز کو نجف شہر کے تمام راستوں پر لگایا گیا۔ ان بینرز میں سید سیستانی نے کہا تھا کہ ان لوگوں کے کام میں برکت ہو اور وہ ہر نماز میں ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔

امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے روایت ہے کہ سیستان والے ہمارے دشمن اور حاسدین ہیں اور وہ مخلوق میں سے بدترین ہیں، اور ان پر وہ عذاب ہوگا جو فرعون، ہامان اور قارون پر ہوا تھا، اور ری والے شہر کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن اور اہل بیت علیہم السلام کے دشمن ہیں، اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کرنے کو جہاد سمجھتے ہیں اور اس میں ان کے لیے کوئی فائدہ نہیں ہے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں ذلت کا عذاب ہے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے، اور موصل شہر والے لوگ زمین پر سب سے بدترین ہیں، اور زوراء نامی شہر آخری زمانے میں تعمیر کیا جائے گا، وہ ہمارے خون سے شفا طلب کریں گے، اور ہمارے بغض کے ذریعے سے قرب، اور وہ ہماری دشمنی میں دوست ہو جائیں گے، اور ہمارے ساتھ جنگ کو فرض اور ہمارے قتل کو یقینی سمجھیں گے، اے میرے بیٹے! ان سے بچو، پھر بھی تم ان سے بچو، کیونکہ ان میں سے دو لوگ کسی ایک سے بھی اکیلے نہیں رہتے، مگر وہ اسے قتل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، الفصول المہمۃ جلد 3 --الحر العاملی صفحہ 263

مسند احمد میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ (حجاز پر ایک شخص حکمران ہوگا جس کا نام

کسی جانور کے نام سے ہوگا، جب تم اسے دیکھو گے تو اس کی آنکھوں میں دور سے فاصلہ گمان کرو گے، اور جب تم اس کے قریب جاؤ گے، تو تم اس کی نکھ میں ایسا کچھ بھی نہیں دیکھو گے۔اس کا جانشین اس کا بھائی ہوگا جس کا نام عبداللہ ہوگا، ہمارے شیعوں کے لیے اس سے خرابی ہے)) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات تین بار دہرائی۔(بشرونی بموتہ ابشرکم بظھورالحجۃ) اس کی موت کی مجھے خوشخبری دو، میں تمہیں حجت کے ظہور کی خوشخبری دیتا ہوں،
کتاب مئتان وخمسون علامۃ صفحہ 122

اور یہ فہد ہے، سعودی عرب کا بادشاہ اس کا نام کسی جانور کے نام پر ہے، اور اس کی آنکھیں دور سے جدا نظر آئیں گی، اور قریب سے ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا، اور یہ آسان نہیں ہے کہ یہ تمام صفات کسی ایک شخص میں جمع ہوں اور اس کے بعد عبداللہ نے حکمرانی کی اور روایت میں کچھ باقی نہیں رہا، عبداللہ کی موت کی خبر کے علاوہ وہ راہ ہموار کرنے والا کہاں ہے جو امام حجت سے پہلے نکلے گا اور روایات ذکر کی گئی ہیں کہ وہ امام مہدی علیہ السلام سے تقریبا چھ سال پہلے ظاہر ہوگا؟ (کیا تم میں سے کسی نے اس بارے میں خود سے سوال کیا ہے؟) ہرگز نہیں، کیونکہ آپ کو امام علیہ السلام کی ضرورت نہیں، زید عمر اور ۔۔۔اور۔۔۔تم اس کے استقبال کے لیے تیار نہیں ہو گے جیسا کہ تم اللہ سے ملاقات کے لیے تیار نہیں ہو، تم نے اپنی دنیا کو آباد کیا، لیکن اپنی آخرت کو برباد کیا، تمہارے چہروں کو گناہوں، خودغرضی، انانیت، دنیاوی پست عہدوں اور دیگر برائیوں نے سیاہ کر دیا ہے، تمہارے پاس وقت نہیں بچا کہ تم امام علیہ السلام کا انتظار سچے دل سے کرو، جو تعصب اور غلط جذبات سے پاک ہو۔

ابو بصیر سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: جو مجھے عبداللہ بن حسن کی موت کی ضمانت دے، میں اسے قائم کی ضمانت دیتا ہوں پھر آپ نے فرمایا: جب عبداللہ کی موت واقع ہو جائے گی، تو اس کے بعد لوگ کسی اور کے گرد نہیں جمع ہوں گے، انشاء اللہ آپ کے ساتھی کا یہ معاملہ ختم نہیں ہوگا، برسوں کی بادشاہت جاتی رہے گی اور مہینوں اور دنوں کی بادشاہی بن جائے گی، کیا یہ طویل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: نہیں) بحار الانوار جلد 52 صفحہ 210

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ کی مہربانی سے سالوں کی حکومت ختم ہو چکی ہے، اور مہینوں اور دنوں کی حکومت آ چکی ہے، ہم نے اسے دیکھا ہے اور ہر عراقی اس کی گواہی دیتا ہے، چاہے وہ اسے پسند کرے یا نہ کرے، چنانچہ، مجالس حکام نے اپنے امور کی ذمہ داری سنبھالنے کے آغاز میں ہر تیس دن کے بعد ایک نیا سربراہ منتخب کیا، اور پھر، اس کے بعد انہوں نے آٹھ ماہ کی مدت کے لیے ایک شخص پر اتفاق کیا!!!۔۔۔

اور اس روایت میں بھی واضح اشارہ ہے کہ ہم امام مہدی علیہ السلام کی حکومت کے زمانے میں ہیں، یہ حکومت امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے کچھ عرصہ قبل شروع ہو جائے گی، کیونکہ عبداللہ اس وقت حجاز پر حاکم ہے اور وہ بڑی عمر والا ہے اس کے بعد اس امر کو امام قائم علیہ السلام کے سوا کوئی نہیں سنبھال سکے گا۔

، پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس بات پر زور دیا کہ یہ امر زیادہ دیر نہیں چلے گا،۔۔۔۔ آپ کہہ دیں کہ کیا تمہارے شرکاء میں سے کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے؟ کہہ دیجئے کہ اللہ ہی حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے، تو کیا جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے وہ زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو خود راہ نہیں پاتا، مگر یہ کہ اس کی رہنمائی کی جائے؟ تو تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟۔۔۔۔ یونس 35۔۔۔۔

اللہ کی قسم اگر تم دنیا کی محبت میں بہت زیادہ الجھے ہوئے نہ ہوتے، اور اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا احترام نہ کرتے اور اس پر اعتماد نہ

کرتے، تو پہلے کی دو احادیث میں تمہیں یہ بات کافی ہوتی کہ تم اپنے امام کی تلاش میں اسی طرح لگ جاؤ جیسے لقمۂ روزی کی تلاش میں لگ جاتے ہو۔لیکن تم زندہ مردہ ہو۔

اگر فاجر بُش سابق امریکی صدر جورج ڈبلیو بش تمہیں کہتا ہے کہ کسی شہر میں کوئی خزانہ دفن ہے اور جو شخص اسے پائے گا، وہ اس کا مالک ہوگا، تو کیا تم سب اس شہر میں جاؤ گے اور خزانے کی تلاش میں لگ جاؤ گے؟ تم اس شہر کو کھود کر ڈھونڈ لو گے اور فاسق کو مال کی محبت میں سچ کہو گے، کیونکہ جسے کسی چیز سے محبت ہو جائے تو اس کی آنکھ اس سے لطف اندوز ہوتی ہے، تم آل محمد علیہم السلام سے دنیا کی محبت میں جھوٹ کہتے ہو اور اپنے لیے دنیا میں زیادہ عرصہ گزارنا چاہتے ہو، لیکن افسوس، افسوس!

امیر المومنین علیہ السلام کے ایک طویل خطبے سے ہے: انہوں نے کردوں کے عمالقہ کے لیے پرچم لہرا دیا، اور عربوں نے آرمینوں اور سقلابوں کے علاقوں پر قبضہ کر لیا، اور قسطنطینہ میں ہرقل نے طارقہ سینان کی بات مان لی، تو انہوں نے کوہ طور پر ایک درخت سے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بات کرنے کی توقع ظاہر کی، تو یہ ظاہر مکشوف ہوا اور واضح طور پر موصوف ہوا۔ مشارق انوار الیقین الحافظ رجب البرسی صفحہ 265

اور کردوں کے عمالقہ کے لیے حکم سونپنا، یعنی کردوں کو، آخری علامات میں سے ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اور ظاہر مکشوف کے درمیان، یعنی امام علیہ السلام کی تلوار کے ساتھ قیام کے درمیان ایک مختصر عرصہ ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ جملہ تو توقع کرو کہ طور پر موسی علیہ السلام کے ساتھ بات کرنے والا درخت ظاہر ہوگا، قاری پر اسی طرح نہیں گزر جائے گا جیسے کرام قاری پر گزر جاتے ہیں یہ سوال کرنا ضروری ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بات کرنے والا کون تھا، (اور ہم نے اسے طور کے دائیں جانب سے پکارا اور اسے اپنا راز کہنے کے لیے مقرب بنایا،) مریم 52 شاید اس میں امام علیہ السلام کے یمانی کی طرف اشارہ ہے۔

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: عراق کے لوگوں کے لیے جلد ہی ایسا وقت آئے گا کہ ان کے پاس قفیز جو ایک پیمانہ ہے غلہ بھی نہیں ہوگا، اور نہ ہی کوئی درہم جو ایک سکہ ہے ہوگا، ہم نے کہا: یہ کیسے ہوگا؟ تو انہوں نے کہا: عجم غیر مسلم اسے روکیں گے، پھر انہوں نے فرمایا: شام کے لوگوں کے لیے جلد ہی ایسا وقت آئے گا کہ ان کے پاس کوئی دینار جو ایک سکہ ہے اور نہ ہی کوئی مدی جو ایک پیمانہ ہے ہوگا، ہم نے کہا: یہ کیسے ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: ایسا روم کی طرف سے ہوگا)، شرح احقاق الحق جلد 29 السید المرعشی صفحہ 323

اور امیر المومنین علیہ السلام کے ایک طویل خطبے میں، جس میں آپ ظہور مقدس کی علامات کا ذکر فرما رہے ہیں: اور ایک سیاہ ہوا اٹھے گی جس میں زلزلہ آئے گا، اور اس میں لوگ ہلاک ہوں گے ، شرح احقاق الحق جلد 29 السید المرعشی صفحہ 344

عبداللہ بن بشار الحسین علیہ السلام کی کتاب سے روایت ہے: جب اللہ تعالیٰ آل محمد علیہ السلام کو ظاہر کرنا چاہے گا تو جنگیں صفر (زرد) سے صفر (زرد) تک شروع ہوں گی ، اور یہی خروج المہدی علیہ السلام کی علامت ہے، الصراط مستقیم: 2 / 258

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے : بواسیر کا ظاہر ہونا، اچانک موت کا وقع ہونا اور جذام کا پھیلنا قیامت کے قریب ہونے کی علامت ہے، بحار انوار جلد 25 صفحہ 269

دین میں اختلافی دلائل پیش کرتے ہیں وہ نبی ﷺ کی پیروی نہیں کرتے، وصی کے کاموں پر اعتقاد نہیں رکھتے، غیب پر ایمان نہیں رکھتے، اور عیب معاف نہیں کرتے، بشارۃ اسلام صفحہ 26

امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم علیہ السلام کے ظہور سے پہلے دو قسم کی اموات ہوں گی: ایک سرخ موت اور ایک سفید موت، یہاں تک کہ ہر سات میں سے پانچ آدمی مر جائیں گے، سرخ موت: تلوار، اور سفید موت : طاعون)منتخب انوار المضیئۃ السید بہاء دین نجفی صفحہ 313

امام علی بن ابو طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب آپ آخر الزمان کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کر رہے تھے، تو ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا، اور آپ سے کہا: اے امیر المومنین! اس وقت ہم کیا کریں گے۔ امام علی علیہ السلام نے فرمایا: بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ! کیونکہ جب تک قراء حکمرانوں کی طرف مائل نہ ہوں، اور جب تک نیک لوگ گناہگاروں کو منع کرتے رہیں گے تب تک اللہ تعالیٰ کا عدل اور انصاف اس امت پر قائم رہے گا، لیکن اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں، اور پھر وہ لا الہ الااللہ کا نعرہ لگاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں، تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے فرمائیں گے: تم نے جھوٹ بولا، تم سچے نہیں ہو

الغیبۃ للنعمانی صفحہ 349

قراء امراءِ حکومت کی طرف جھک گئے اور ان کی کمریں جھکنے کے قریب تھیں، اتنا کہ انہوں انتخابات میں شرکت کو ضروری قرار دے دیا، اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو ختم کر دیا، جو کہ مذہب کی ضروریات میں سے ہے، انتخابات، بیعت کی طرح ہیں، (اور معلوم ہے کہ بیعت صرف معصوم کے لیے ہوتی ہے لیکن وہ علماء دین اس کی پرواہ نہیں کرتے، ان کے لیے ضروری یہ ہے کہ حکومت ان سے راضی ہو، بلکہ، انہوں نے کہا کہ انتخابات روزہ، نماز اور طامہ الکبریٰ (بڑی آفت: قیامت) سے بھی زیادہ ضروری ہے، انہوں نے لوگوں کو ایسی قیادت کا انتخاب کرنے کی ترغیب دی جو نواصب، یزیدیت اور دیگر علمائی اور دین کے دشمنوں پر مشتمل ہو پس عوام نے ان کی پیروی کی اور ان نواصب، یزیدیت اور دیگر دشمنوں کو حکومت میں پہنچا دیا، اور دین کے لوگوں نے ایسے معاملات میں سب سے بڑا کردار ادا کیا

امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جب میری اولاد میں سے مہدی موعود لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جائے گا، اور لوگوں میں ہیجان پیدا ہو جائے گا، ان کے غائب ہونے کا، یا ان کی شہادت، یا ان کی وفات کا، (پس) فتنہ ظاہر ہو جائے گا، اور مصیبت نازل ہو جائے گی، اور لوگوں کے گروہ آپس میں لڑ جائیں گے اور لوگ دین میں غلو کریں گے، اور یہ متفق ہو جائیں گے کہ حجت ختم ہو چکی ہے اور امامت باطل ہو چکی ہے،۔۔۔)الغیبۃ للنعمانی صفحہ 144

اللہ کے امر (تنصیبِ الہٰی) کے خلاف علماء کے اجماع کا مسئلہ، کیونکہ انہوں نے سب مل کر لوگوں کی حاکمیت (انتخابات) کو حلال قرار دیا، اور یہ غیر معصوم کے لیے بیعت اور اس کی تنصیب کے مترادف ہے، اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امامت کی تنصیب کو باطل قرار دیتے ہیں، کیونکہ انہوں نے انتخابات کو حجت علیہ السلام کے انتظار یا اس کی نیابت سے زیادہ ترجیح دی ہے، اور وہ ان سے ناامید ہیں۔ بلکہ، شاید وہ اس کے وجود پر یقین نہیں رکھتے ہیں اور وہ اسے صرف کاغذ پر قلم کا نشان سمجھتے ہیں،

پس، وہ اپنے فعل اور قول سے اس امر پر جمع (متفق) ہوئے کہ امامت باطل ہے، یہ سب اس بات کی دلیل ہے کہ وہ امامت کی باطلیت

پر متفق ہیں)معجم احادیث الامام لمہدی علیہ السلام جلد 1 صفحہ۔ (میں تمہیں مہدی علیہ السلام کی بشارت دیتا ہوں کہ وہ میری امت میں اختلاف اور زلزلوں کے وقت ظاہر ہوں گے۔ اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جیسے کہ وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی92

اور اس میں سے، حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ(یاد رکھو ان کے خروج کی دس علامات ہیں، ان میں سے پہلی کوفہ کی گلیوں میں پرچموں کا پھٹنا، اور مساجد کا بند ہونا، حج کا منقطع ہونا، زمین میں کھائیوں کا پڑ جانا،اور خراسان میں قذف کا ہونا، ایک دمکتے ہوئے ستارہ کا طلوع ہونا، ستارے ایک دوسرے کے قریب ہو جانا، فساد و قتل و غارت کا عام ہو جانا، یہ دس علامتیں ہیں، اور عام لوگوں کو ایک علامت سے دوسری علامت کے درمیان حیرت ہو گی، جب علامات پوری ہو جائیں گی ، تو ہمارے قائم کا ظہور ہو گا،الشیعۃ اورالرجعۃ جلد 1 صفحہ 148

اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ایک طویل حدیث میں ہے: اور اس کے لیے آیات و علامات ہیں: ان میں سے پہلی یہ ہے کہ کوفہ کو پہرے داروں اور خندق سے گھیر دیا جائے گا، اور کوفہ کے رستوں میں روایا کی تباہی کو دیکھا جائے گا، مساجد کو چالیس رات تک بند کر دیا جائے گا، ہیکل کو کھول دیا جائے گا اور مسجد اقصی کے گرد پرچم لہرائے جائیں گے، قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہوں گے، جلدی قتل،المناک موت، اور کوفہ کی پشت پر ستر میں ایک پاک نفس کا قتل، عنوان نفس الرحمن فی فضائل سلمان۔۔۔۔ مصنف: میرزا حسین النوری الطبرسی ۔۔۔ صفحہ :304

اورکوفہ کے رستوں میں پرچموں کی تباہی کودیکھا جائے گا،اورانہیں مختلف جہتوں سے یادکیا جائے گا،اورکوفہ کوان جنگوں میں گھیر دیا جائے گا جو 18 صفر 1425 ہجری قمری کوشروع ہوئیں ، پھر جمادی اور رجب کی جنگوں کے بعد،جن میں سے کچھ نشانیاں نجف اشرف کے قبرستان میں تھیں،اورامیر المومنین علیہ السلام کی یہ بات پوری ہوگئی کہ:کوفہ کو پہرے داروں اورخندق سے گھیر دیا جائے گا،

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: عجیب بات ہے ، عجیب بات ہے، جو جمادی اور رجب کے درمیان ہو نے والی ہے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا : یا امیر المومنین! یہ عجیب بات کیا ہے جس سے آپ مسلسل حیران ہو رہے ہیں؟ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تیری ماں تجھ پر افسوس کرے! عجیب بات سے زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ مردے ہر اس دشمن کو ماریں گے جو اللہ ، اس کے رسول اور اس کے اہل بیت کے دشمن ہیں ۔یہ اس آیت کی تاویل ہے: اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو اہے، وہ آخرت سے ناامید ہو چکے ہیں جیسے کافر قبر والوں سے ناامید ہو چکے ہیں ،الممتحنۃ 13 عنوان الزام الناصب فی اثبات الحجۃ الغائب۔۔مصنف: شیخ محمد تقی نوری جلد 1 صفحہ 90

اورسب جانتے ہیں کہ سید مقتدی صدر کے پیروکاروں میں سے جو سپاہی اس وقت نجف اشرف کے قبرستان میں موجود تھے،انہوں نے بہت سے واقعات نقل کیے کہ مردے اپنی قبروں سے نکل آئے اوران کے ساتھ اللہ،اوراس کے رسول،اس کے اہل بیت کے دشمنوں کے خلاف لڑے اور بہت سے لوگ جنہوں نے جارحین سے لڑنے کو پسند نہیں کیا،انہوں نے ان واقعات کو جھٹلایا اوران کا انکار کیا،گویا کہ انھیں سید مقتدی کے پیروکاروں سے نقصان پہنچا ہو یاانہوں نے جارحین کی موجودگی سے مادی یا معنوی طور پر فائدہ طلب کیا ہو، وہ معاشرے کے ناپاک اورامت کے غدار ہیں،اورامیر المومنین علیہ السلام

ان کو اس روایت میں نہیں بھولے، اور وہ ان کے جھٹلانے کو جانتے ہیں، پس اللہ کے دشمنوں سے دوستی کرنے سے منع فرمایا اور قبر والوں سے ناامید ہونے میں اللہ تعالی کے اس قول کا حوالہ موجود ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان والو! ایسی قوم سے دوستی نہ کرو جن پر خدا کا غضب نازل ہوا، وہ آخرت سے اس طرح ناامید ہو چکے ہیں جیسے کافر قبر والوں سے ناامید ہو چکے ہیں (الممتحنہ:13)

جو شخص قیامت کے دن تمہیں زندہ کر سکتا ہے، وہ دنیا میں مردوں کو زندہ کرنے بھی قادر ہے، خاص طور پر، امیر المومنین علیہ السلام نے اس کی پیشن گوئی کی ہے، لیکن اگر پڑھنے والا ان لوگوں میں سے ہے جو قیامت کے دن یا اللہ کی قدرت پر ایمان نہیں رکھتا ہے، تو میں اس کو کہتا ہوں کہ اپنی کتاب ہاتھ سے گرا دو کیونکہ میں نے اسے بندروں اور خنزیروں کے لیے نہیں لکھا۔

اور مساجد کو چالیس راتوں کے لیے بند کرنا ایک ایسا واقعہ ہے جو ہو چکا ہے، مساجد کے دروازے بند کر دیے گئے، خاص طور پر کوفہ اور سہلہ کی مساجد اور کوفہ میں امامت چالیس دن سے زیادہ بند رہی، اور میں نے 13 شعبان 1426 ہجری قمری کو دیکھا گیا کہ مسجد کوفہ الکبیر کا ایک دروازہ ٹائلوں سے بند کر دیا گیا ہے، اور جب میں نے اس کی وجہ پوچھی، تو انہوں نے کہا یہ مرجعیت کی طرف سے حکم ہے، جبکہ اس طرح کا عمل صدام نے بھی کیا تھا، اللہ اسے لعنت کرے، (یقینا اللہ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے، اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک قدر مقرر کی ہے۔)

اور شیعوں میں، خاص طور پر علماء دین میں، اختلاف ایک اہم ترین نشانی اور ظہور مقدسہ کی وجوہات میں سے ایک ہے، اور یہ نشانیوں میں سے سب سے واضح نشانی ہے۔

ظہور کے اہم اسباب

شیعوں میں اختلاف:

مالک بن ضمرۃ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے شیعوں سے فرمایا: اے شیعو! تم لوگ اس وقت تک وہ نہیں دیکھو گے جو تم پسند کرتے ہو، اور جس کا انتظار کرتے ہو، یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ، بعض کے چہروں پر تھوکیں گے، ایک دوسرے کو جھوٹا کہیں گے ایک دوسرے کو دھوکے باز کہیں گے، اور تم میں سے اس امر پر قائم رہنے والے صرف اتنے باقی رہیں گے جتنا کہ آنکھ میں سرمہ اور کھانے میں نمک، اور وہی سب سے کم لوگ ہوں گے، میں تمہارے لیے اس کی مثال بیان کرتا ہوں، اور وہ اس شخص کی طرح ہے، جس کے پاس کھانا تھا جسے اس نے چھلنی سے صاف کیا اور اسے گھر میں رکھ دیا اور اس پر دروازہ بند کر دیا، اللہ کے چاہنے کے بعد اس نے دروازہ کھولا، تو اسے معلوم ہوا کہ اس میں سُسری (لمبی تھوتھنی والا کیڑے) چلے گئے ہیں پھر اس نے اسے نکالا اور اسے صاف کیا اور اسے چھان لیا، پھر اسے گھر میں رکھ دیا اور اس پر دروازہ بند کر دیا، جیسے اللہ نے چاہا، اتنی دیر بعد اس نے دروازہ کھولا، تو اسے معلوم ہوا کہ اس میں سُسری چلی گئی ہے، پھر اس نے اسے نکالا اور اسے صاف کیا اور چھان لیا پھر اسے گھر میں رکھ دیا اور اس پر دروازہ بند کر دیا پھر اس نے اسے کچھ عرصے بعد نکالا، تو معلوم ہوا کہ اس میں سری (کیڑے) چلے گئے ہیں، اس نے اس کے ساتھ اسی طرح کی جیسا کہ اس نے کئی بار کیا، یہاں تک کہ اس میں ایک چھوٹا سا ڈھیر باقی رہ گیا، جسے سنڈی نہیں نقصان پہنچا سکتی، اسی طرح تم لوگوں کو فتنوں سے صاف کیا جائے گا یہاں تک کہ تم میں سے ایک گروہ باقی رہے گا جسے فتنے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ الغیبۃ للنعمانی ص:26

امام حسن بن علی علیہ السلام سے روایات ہے آپ نے فرمایا: (تم جس امر کا انتظار کر رہے ہو، وہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ تم کو ایک دوسرے سے نفرت نہ ہو جائے، ایک دوسرے کو لعن نہ کرو، ایک دوسرے کے چہروں پر

تھوک نہ دو، اور ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ نہ دو ، اس میں بھلائی کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا: ساری بھلائی اسی میں ہے، جب ہمارا قائم اٹھے گا، اور اان سب کو دور کرے گا) بحار الانوار : جلد 52 صفحہ 210

اور یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا سوال شیعوں کے اختلافات سے مشروط ہے، کیونکہ اہل بیت علیہم السلام حق مطلق کے حامل ہیں، تو اگر آل محمد علیہم السلام کی نمائندگی کرنے والے کے بارے میں ان میں اختلاف ہے، تو حق کہاں سے پائے گا؟ اور جو اہل بیت علیہم السلام کے کلام پر غور کریگا، وہ ان سے واضح اشارہ اور تاکید پائے گا کہ آخری زمانے کے علماء کے درمیان اختلاف شیعوں کے لیے فرج ہے، آپ کے لیے کچھ ائمہ علیہم السلام کے بارے میں روایات ہیں۔

حسن بن علی علیہ السلام عبداللہ بن جبلہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ امر قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ تم ایک دوسرے کے چہروں پر تھوک نہ دو، ایک دوسرے کو لعن نہ کرو، اور ایک دوسرے کو جھوٹا نہ کہو) الغیبۃ للنعمانی صفحہ 206

ابان بن تغلب امام ابو عبدا للہ علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم اس وقت کسی حال میں ہو گے جب دو مسجدوں کے درمیان بسطۃ (انتشار) واقع ہوگا، اور علم اس طرح سمٹ جائے گا، جیسے کہ سانپ اپن بل میں سمٹ جاتا ہے، اور شیعہ آپس میں اختلاف کریں گے، اور ایک دوسرے کو جھوٹا کہیں گے ، اور ایک دوسرے کے چہروں پر تھوکیں گے، میں نے کہا: اس وقت میں کیا خیر ہے؟ آپ نے فرمایا خیر سب اسی میں ہے، آپ نے یہ بات تین مرتبہ کہی، اور مراد امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا قریب ہونا ہے)۔ الغیبۃ للنعمانی صفحہ 160

امام ابو عبدا للہ صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام اس وقت تک ظاہر نہیں ہوں گے جب تک کہ شدید خوف، زلزلے، فتنے اور بلا لوگوں کو نہ پہنچے، اس سے پہلے طاعون پھیلے گا ، عربوں کے درمیان کاٹنے والی تلواریں ہوں گی، لوگوں میں شدید اختلاف ہوگا، ان کے دین میں انتشار ہوگا، ان کا حال بدل جائے گا، یہاں تک کہ جو شخص بھی لوگوں کے کتوں سے یہ بڑی مصیبت دیکھے گا وہ صبح و شام موت کی تمنا کرے گا، لوگ ایک دوسرے کو کھائیں گے ، جب قائم علیہ السلام ظاہر ہوں گے ، تو یہ وقت مایوسی اور ناامیدی کا ہوگا ، خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے ان کو پایا اور ان کا مددگار ہوا، اور ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو ان کی مخالفت کرے گا اور ان کی حکمرانی کی مخالفت کرے گا، اور وہ ان کا دشمن ہوگا، پھر آپ نے فرمایا: وہ ایک نئے امر اور نئی سنت کے ساتھ ظاہر ہوں گے، اور عربوں پر ایک سخت فیصلہ کریں گے جس میں صرف قتل ہی ہوگا، وہ کسی کو توبہ کا موقع نہیں دیں گے، اور وہ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے) الغیبۃ للنعمانی صفحہ 235

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ امر قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت نہیں ہوگا جب تک فلک مڑ نہ جائے۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا ، وہ فوت ہوگئے ہیں یا جس وادی میں وہ چلے اس میں ہلاک ہوگئے ہیں۔ میں نے پوچھا: فلک کا مُڑنا کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا: شیعوں کا اختلاف: بحارالانوار جلد 52 صفحہ 288/ غیبۃ النعمانی صفحہ 157

عمیرہ بنت نقیل امام حسین علیہ السلام سے نقل کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: وہ امر قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک تم میں سے ایک دوسرے سے بیزار نہ ہو جائیں، ایک دوسرے کے چہروں پر تھوک نہ

نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ساری خیر اس زمانے میں ہوگی جب ہمارے قائم کا قیام ہوگا۔ اور وہ یہ سب کچھ دور کر دیں گے) ،غیبۃللنعمانی صفحہ: 206

مالک بن ضمرۃ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے مالک بن ضمرۃ تمہیں کیسا لگے گا، جب شیعہ اس طرح اختلاف کریں گے؟ اور آپ نے اپنی انگلیاں ملائیں اور ایک دوسرے میں داخل کیں۔ میں نے کہا: اس وقت میں کیاکچھ خیرہوگی، آپ نے فرمایا: اے مالک ،ساری خیر اس وقت ہوگی جب ہمارے قائم علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو ستر لوگوں کو پیش کیا جائیے گا جو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہوں گے پھر وہ ان لوگوں کو قتل کردیں گے، پھر اللہ تعالیٰ انہیں ایک امر پر جمع کردیں گے) غيبة للنعمانی 206صفحه

اوراہل بیت کی پہلے بیان کردہ باتوں سے ہم دیکھتے ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام نے اس بات پر بہت زیادہ زور دیا ہے کہ آل محمد علیہم السلام کے لیے امام مہدی کا ظہور شیعوں کے آپس میں اختلاف کے ساتھ مشروط ہے،اوران کے اختلافات مرجعیت سے شروع ہوتے ہیں، جوان کے دین میں انتشار سے عبارت ہیں۔،اورامام صادق علیہ السلام کا فرمان اورآپس میں ایک دوسرے پر کفر کی گواہی دیں گے، یہ صرف مرجعیت تقلید کے حکم سے ہوتا ہے۔
پس وہ کفراورفسق کے فتوی دینے والے ہیں،اوراس طرح کے دیگرامور کے مالک ہیں،لیکن باقی لوگوں میں سے کون ہے جوان کے فتوی کواہمیت دیتا ہے کہ وہ اپنے غیروں کو کافرقراردیں یا نہ دیں،تو وہ ان کی پیروی نہ کرنے والے ہیں،پس یہاں پیروی کرنے والا شخص وہ دین کا آدمی ہے۔

اوراس کے بعداس نے اختلاف کا ذکرکیا تو فرمایا: خیرسب اس وقت ہے اے مالک! اوراسکی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ہمارے امام قیام کریں گےاوروہ فتنے کی جڑ اوراختلاف کی وجہ کوکاٹ دیں گے،اوروہ سب سے پہلے ستر آدمیوں کوپیش کریں گے جواللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہیں،اوروہ دین کے بڑے بزرگ ہیں،جنہوں نے امت کومختلف راستوں میں تقسیم کردیا ہے،پس جب اللہ اوراس کے رسول پرکذب بولنے والا کوئی دکان دار،دوافروش،یا کوئی اور شخص ہوتو لوگ اختلاف نہیں کرتے ہیں،یہ اس لیے ہے کہ ان کی پیروی لوگوں سے نہیں کی جاتی،آپ نے پہلے فرمایا: اس لیے انہیں قتل کردیا جائے گا،اورجب شیعوں میں اختلاف کا سبب بننے والی بیماری کوختم کردیا جائے گا،تو اللہ تعالی انہیں ایک امر پر جمع کردے گا،اوروہ امرامام کی اطاعت اوراس کی قیادت ایک ہی پرچم کی پیروی ہے،بغیرکثرت اورفرقہ بندی کے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور یہ میرا سیدھا راستہ ہے، تو اس پر چلو اور دوسری راہوں پر نہ چلو، وہ راہیں تمہیں اس کے راستے سے جداکر دیں گی ، اس کے ذریعے تمہیں حکم فرمایا ہے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ ۔ سورة انعام153

تا کہ اس ایک حقیقی متحد پرچم کے لیے پوری دنیا جھک جائے،

بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے،

معلوم ہوا کہ اسلامی مذہب وہ مذہب ہے جو تمام مذاہب کو منسوخ کرتا ہے اور ماضی کے تمام مذاہب کی اصل ہے، جوان کی روایت کے مطابق ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مفضل ابن عمر کی ایک طویل حدیث، جس میں وہ امام صادق علیہ السلام سے آخر وقت میں قائم علیہ السلام کے متعلق سوالات کرتے ہیں۔

توامام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قسم اللہ کی ، اے مفضل ! اللہ تعالیٰ مذاہب اور ادیان کے اختلاف کو دور کردے گا یہاں تک کہ دین ایک ہو جائے گا، جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (یقینا اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے) ،آل عمران19

اوراللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔) آل عمران 85

مفضل بن عمر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ اے میرے سردارا اور میرے مولا، ابراہیم نوح، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آباو اجداد میں جو دین ہے وہ اسلام ہے؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اے مفضل! وہ اسلام ہی ہے ، اور اس کے سوا کوئی نہیں ہے ۔

مفضل بن عمر نے عرض کیا: اے میرے مولا! کیا میں اسے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پا سکتا ہوں؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہاں قرآن کریم کی ابتدا سے انتہا تک یہی بات موجود ہے، اور ان میں سے ایک یہ آیت ہے کہ: یقینا اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے (سورہ آل عمران،آیت19)

اوراللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: تمہارا دین تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اور اس نے تمہیں مسلمانوں کا نام دیا ہے(سورہ الحج ،آیت78)

اور ہمیں اپنے لیے مسلمان بنا دے اور ہمارے بیٹوں میں سے ایک امت مسلمان بنا دے جو تیرے لیے فرمانبردار ہو (سورہ بقرہ آیت128)

اور اللہ تعالیٰ نے فرعون کے قصے میں فرمایا : (جب اسے ڈوبنے کا یقین ہوگیا تو اس نے کہا: میں یقین کرتا ہوں کہ وہ اللہ ہی ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں، اور میں مسلمانوں میں سے ہوں (سورہ یونس آیت90)

اور سلیمان علیہ السلام اور بلقیس کے قصے میں، جہاں وہ فرماتے ہیں: (اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس فرمان بردار ہو کر آئے) (سورہ النمل،آیت:38)

اور یہ فرمان کہ :(اور میں نے سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کے سامنے سر تسلیم خم کیا) (سورہ النمل آیت 44) اور عیسی علیہ السلام کی یہ بات کہ: اللہ کی طرف میرا مددگار کون ہے؟ تو حواریوں نے کہا: ہم اللہ کے مددگار ہیں، ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور گواہ ہو جاییے کہ ہم مسلمان ہیں۔(سورہ آل عمران،آیت52)

اوراللہ جل وعز کا فرمان: (: اسی کے لیے سر تسلیم خم کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، خوشی یا مجبوری سے)(آل عمران:83)

اورلوطؑ کے قصے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان: (اور ہم نے اس میں صرف ایک گھر کے سوا کوئی مسلمان نہیں پایا) (الذریات:36)

گیا ہے ، اور جو کچھ ابراہیم ، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، اور ان کی اولاد پر نازل کیا گیا ہے ، اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ کو عطا کیا گیا ہے اور جو کچھ نبیوں کو انکے رب کی طرف سے عطا کیا گیا ہے ، اس پر ایمان لائے ہیں، ہم ان میں سے کسی میں بھی فرق نہیں کرتے، ہم اس کے لیے مسلم ہیں (سورہ البقرہ آیت 136)

۔۔۔۔۔۔یہ حدیث آخر تک) بحارالانوار جلد 53 صفحہ 4۔

اور جب یہ واضح ہو چکا ہے کہ اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے، تو آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان متفرق ہیں تو کیا وہ سب حق پر ہیں؟ ہر گز نہیں بغیر کسی بحث کے۔۔۔

روایات میں امت کے 73 فرقوں میں تقسیم ہونے کی تاکید ہے، ان میں سے ستر بغیر کسی بحث کے جہنم میں جائیں گے، اور وہ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کے منکر ہیں، اور تیرہ پرچم ہیں جو امیر المومنین علیہ السلام کی مودت (الفت) کا دعویٰ کرتے ہیں۔یعنی شیعوں میں سے ان میں سے بارہ پرچم جہنم میں جائیں گے اور صرف ایک پرچم جنت میں جائے گا، اور یہ امتحان ایسا امتحان ہے جس کے مثل کوئی امتحان نہیں ہے، پس جو لوگ امیر المومنین علیہ السلام کے دشمنوں کے امتحان سے بچ گئے ہیں، وہ ائمہ علیہم السلام اور ان کے بعد مہدی علیہ السلام کے امتحان سے آزمائیں جائیں گے، یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر مقرر کردہ وصی کے امتحان سے

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے یہود کے سردار سے فرمایا: تم لوگ کتنے فرقوں میں بٹ گئے؟ اس نے کہا: ہم اتنے اور اتنے فرقوں میں تقسیم ہوگئے ہیں، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا، اے یہودی بھائی ! پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم اگر میرے لیے ایک تکیہ ٹیڑھا ہو جائے، تو میں تورات کے ذریعے یہود کے درمیان فیصلہ کروں گا، اور انجیل والوں کے درمیان انجیل کے ذریعے ، زبور والوں کے درمیان زبور کے ذریعے اور قرآن والوں کے درمیان قرآن کے ذریعے فیصلہ کروں گا، اے لوگوں ! یہود اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوگئے ہیں، ان میں سے ستر فرقے جہنم میں جائیں گے اور صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا، اور وہ فرقہ ہے جس نے یوشع بن نون موسی علیہ السلام کے وصی کی پیروی کی ! اور عیسائی بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے، ان میں سے اکہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا، او روہ فرقہ ہے جس نے عیسی علیہ السلام کے وصی ، شمعون، کی پیروی کی اور یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا، اور وہ فرقہ ہے جس نے محمد (ص) کے وصی ، علی علیہ السلام کی پیروی کی ، اور آپ نے اپنے ہاتھ کو اپنے سینے پر مارا اور پھر فرمایا: تہتر فرقوں میں سے تیرہ فرقے سب میری محبت اور مودت کا دعوی کرتے ہیں، اور ان میں سے ایک فرقہ جنت میں جائے گا، اور وہ متوسط طبقہ ہے ، اور بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے، الامالی شیخ طوسی 524

اور اس روایت کے ذریعے ہم دیکھتے ہیں کہ نجات پانے والا فرقہ وہی ہے جو صرف وصی کی پیروی کرتا ہے، لیکن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت تیرہ پرچموں پر تقسیم ہو جائے گی، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اوصیاء کی پیروی کریں گے اور یہ تقسیم تدریجی ہوگی، اور جب بھی کوئی وصی آتا ہے تو ان اماموں میں سے ایک فرقہ اس فرقہ سے الگ ہو جاتا ہے اور دعوی کرتا ہے کہ وہ اس وصی کی منہج پر چل رہا ہے جو اس سے پہلے تھا، یہاں تک کہ جب یہ معاملہ اوصیاء میں سے بارہویں وصی تک پہنچ جائے گا، تو اس وقت اس نے ایک فرقے کی پیروی کی ہوگی، اور اوصیاء کے راستے پر بارہ فرقے الگ ہو گئے ہوں گے سب جہنم میں جائیں گے۔

دوزخ کے فرقوں کی تعداد 12 ہو جائے گی، جو امیر المومنین کے محبت کا دعوی کرنے والے ہیں، اور وہ سب آگ میں ہوں گے، اور وہ فرقہ بچ جائے گا جو 13 ویں وصی کی پیروی کرتا ہے، اور یہ فرقے جو امیر المومنین کی محبت کا دعوی کرتے ہیں، ان کا ظہور امیر المومنین علیہ السلام کے بعد ہونا ضروری ہے، اور امیر المومنین علیہ السلام کے بعد گیارہ امام ہوں گے، اگر ان میں سے ہر ایک سے ایک فرقہ الگ ہو جائے، تو آتش دوزخ کے فرقوں کی تعداد گیارہ ہو جائے گی، جبکہ حدیث میں آتش دوزخ کے فرقوں کی تعداد جو امیر المومنین کی محبت کا دعوی کرتے ہیں، بارہ ہیں، تو یقینی طور پر 13 وصی، یمانی مہدی اول کا وجود ہونا چاہیے تاکہ اس سے فرقہ دوزخ کا بارہواں فرقہ الگ ہو جائے جو امیر المومنین کی محبت کا دعوی کرتا ہے اس طرح، امت محمدیہ کے فرقوں کی تعداد بہتر ہو جائے گی، اور جنت کا فرقہ ایک ہے، امت کے سفر (مسافت) کے مطابق، یعنی کہ جنت کا فرقہ امت کے سفر کے ساتھ ساتھ چلتا ہے، ہر وصی سے ایک یا ایک سے زیادہ فرقے اہل نار سے الگ ہو جاتے ہیں، علی علیہ السلام سے 60 فرقے الگ ہوئے، پھر حسن علیہ السلام سے ایک فرقہ، پھر حسین علیہ السلام سے ایک فرقہ، اور اسی طرح باقی امت سے اسی طرح، ان سے الگ ہونے والے فرقوں کی تعداد 71 ہو جاتی ہے، پس جہنم کے گروہوں میں سے ایک گروہ باقی رہے گا، اور وہی لوگ ہیں جو امام مہدی کے وصی کے بارے میں ناکام ہو جائے گا۔ لہذا احادیث امام مہدیؑ کے وصی کے ثابت کرتی ہے بلکہ وہ ان کے ظہور سے پہلے امام مہدی کے قیام کو ثابت کرتی ہے۔ پس ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا ہونا ضروری ہے، 12 جانشین ظاہر ہوئے، ائمہ علیہم السلام پھر امام مہدی مبعوث ہوں گے، اس طرح اس قوم کے جن جانشینوں کا امتحان لیا جائے گا ان کی تعداد 13 ہوگی، اور یہ مطلب بہت سی روایات سے ثابت ہوتا ہے، جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام بارہ ہیں، جو علی اور فاطمہ علیہا السلام کی اولاد میں سے ہیں، اور اگر ہم امام علی علیہ السلام کو ان کے ساتھ شامل کریں تو وہ تیرہ ہو جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: ((۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف ایک نظر ڈالی، تو اس نے اس میں سے دو مردوں کو منتخب کیا، ایک میں ہوں، اور اس نے مجھے رسول بنا کر بھیجا، اور دوسرا علی بن ابی طالب ہیں، اور اس نے مجھے وحی کی کہ میں انھیں اپنا بھائی دوست وزیر، وصی اور خلیفہ بناؤں، یاد رکھو! اللہ تعالیٰ نے دوسری نظر ڈالی، اور ہمارے بعد اپنے اہل بیت سے بارہ وصی منتخب کیے، اور انہیں اپنی امت کے بہترین لوگ بنا دیا، وہ ایک کے بعد ایک آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جب ایک ستارہ غروب ہوتا ہے تو دوسرا ستارہ طلوع ہوتا ہے۔۔۔)

بحار الانوار جلد 22 صفحہ 148

موسیٰ علیہ السلام کے بارہ وصی تھے، جن میں ایک ہارون علیہ السلام تھے، لیکن ان بارہ وصیوں میں سے ایک ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام سے پہلے فوت ہو گئے تھے، اس لیے موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کی امت میں گیارہ وصی رہ گئے تھے، اور اس لیے موسیٰ علیہ السلام کی امت اکہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئی تھی، لیکن عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے بارہ وصی تھے، جن میں سے ایک شمعون صفا (سمعان بطرس) اور ان کی اولاد تھے، اور یہ بارہ وصی عیسیٰ علیہ السلام کے بعد منتخب کیے گئے تھے، اور اس لیے عیسیٰ علیہ السلام کی امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔

روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ایک کے سوا سب ہلاک ہو جائیں گے، اور وہ فرقہ بارہ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گا، جن میں سے ایک فرقہ کے سوا سب ہلاک ہو جائیں گے، الصراط المستقیم جلد 2 صفحہ 101

اور ان میں سے ایک روایت حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری

امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں سے ایک فرقہ نجات پانے والا ہوگا اور باقی ہلاک ہو جائیں گے نجات پانے والا فرقہ ہوگا جو [illegible]

ولایت سے تمسک کرے گا، اور تمہارے علم سے فائدہ اٹھائے گا، اور اپنی رائے پر عمل نہ کرے گا، تو وہی ہیں جن پر کوئی راہ نہیں ہے) وسائل الشیعہ، جلد 6 صفحہ 49، باب عدم جواز القضاٰ والحکم بالرای (رائے کی بنیاد پر فیصلہ کرنے اور حکم دینے کے ناجائز ہونے کا باب)۔

اور فرقہ نجات پانے کی روایات سے واضح ہے کہ ان فرقوں میں سے صرف وہ شخص نجات پائے گا جو وصی کی پیروی کرے گا، اور یہ بات معلوم ہے کہ اللہ کے لیے زمین پر حجت کے لیے ضرور ایک وصی کی ضرورت ہوتی ہے، اور امام مہدی علیہ السلام کے وصی حضرت مہدی ثانی ہیں، جواب موجود ہیں، امام مہدی علیہ السلام بارہ اماموں میں سے آخری ہیں، اور بارہ مہدیوں کے والد ہیں۔

اور سب کے لیے واضح ہے کہ تہتر فرقے دولت الٰہی کے قیام سے پہلے ہوں گے، اور اس کے بعد کوئی مذاہب یا فرقے نہیں ہوں گے، جیسا کہ امام صادق علیہ السلام کی روایت میں ہم نے پڑھا ہے کہ اللہ کی قسم: اے مفضل! اللہ تعالیٰ تمام ملل اور تمام مذاہب سے اختلاف کو دور کر دے گا، یہاں تک کہ دین ایک ہی ہو جائے گا، اور وہ امام مہدی علیہ السلام تقویٰ کو کلمہ پر جمع کرنے والا ہوگا، جیسا کہ دعائے ندبہ میں آیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دنیوں پر غالب کردے، اور اللہ کافی گواہ ہے، الفتح 28

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے، اگر چہ مشرکین کو یہ بات ناگوار ہو۔ (سورۃ التوبہ 33 الصف :9)

اور وہی امام مہدی علیہ السلام ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولنے والوں میں سے ستر کو آگے لے کر آئے گا، اور ان کو قتل کر دے گا، اور لوگوں کو ایک ہی امر پر جمع کر دے گا، جیسا کہ پہلے ذکر کی گئی روایات میں ہے، علما یہ ستر جھوٹے گواہ جو ظہور مقدس کے زمانے میں موجود ہوں گے، وہی امت کے تفرقہ کی وجہ بنیں گے، جو بارہ فرقوں میں تقسیم ہو جائیں گے، لہذا، نجات پانے والا فرقہ وہ ہے، جو امام مہدی علیہ السلام کے وصی کی پیروی کرتا ہے اور جو ظہور مقدس سے پہلے اس پر سب سے پہلے ایمان لانے والا ہے، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی سب سے پہلے ایمان لائے تھے، اور یقیناً کچھ کہیں گے کہ کیا ان کا وصی اور ان کے بعد نہیں ہوگا، اور ان کے بعد یہاں کوئی فرق نہیں ہے، بلکہ سب ایک فرقہ ہوگا۔

میں کہتا ہوں: ہاں اس کے بعد کوئی فرق نہیں ہوگا لیکن اس سے پہلے ایک وصی ہوگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت میں ہے جس کی تصدیق سے میں یہ کہتا ہوں کہ امام مہدی علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لانے والا اس کی اولاد اور وصی ہوگا، اور وہ بارہ مہدیوں میں سے پہلا ہوگا، اور اس کا نام المہدی ہوگا کیونکہ وہ پہلا مہدی ہے، اس کا نام عبداللہ اور احمد ہوگا، اور بہت سی روایات ہیں جو اس کے مسکن اور صفات کا ذکر کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ رحمدل ہے کہ وہ اس کی تمام صفات کو چھپا دے، کیونکہ امت کا اس سے امتحان لیا جائے گا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے اماموں کے ذریعے اس کی کچھ صفات ظاہر کی ہیں، ان لوگوں کے لیے جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو ان کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، علما اور امت تفرقہ کی طرف مائل ہے کہ وہ بارہ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، جو اہل بیت کے کلام سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے اور وصی کی پیروی نہیں کریں گے سوائے ایک فرقے کے، جو گمراہی سے نجات پانے والا ہے، اور ہدایت کی راہ پر چلتا ہے، جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قول: "میں تمہارے پاس دو گراں بار چھوڑ رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میری عترت" میں بیان کیا ہے

یعنی اس فرقے کے علاوہ اور فرقے کتاب اور عترت کے ساتھ متمسک نہیں ہیں، یعنی وہ اہل بیت علیہم السلام کی بات نہیں مانتے ہیں، اور یہی حال آج بھی موجود ہے، بہت سے دینی پیشوا ایسی باتوں کو رد کرتے ہیں، جو اہلِ بیت کے کلام میں سے، ان کے خیالات کے مطابق نہیں ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ان روایات کی سند ضعیف ہے، یا ہمارے سابقین یا لاحقین نے ان کو رد کر دیا ہے، یا یہ عقل کے مطابق نہیں ہیں، یا کچھ اور ہے، میں نہیں جانتا کہ وہ وصی کو کیسے

قبول کرے گا جو وصیت کرنے والے کے کلام کو قبول نہیں کرتا، لیکن اہل بیت علیہم السلام کے مخالفین نے پہلے ہی سے گمراہی کی راہ اختیار کر لی ہے، اور اسی طرح اس نے دوسری مرتبہ بھی کیا اور وصیت کرنے والے (ص) کی بات کو قبول نہیں کیا، تاہم، اکثریت امت نے دوسرے کی پیروی کی اور وصی کی چار لوگوں نے پیروی کی: سلمان، مقداد، ابوذر اور عمار، اور ان کے علاوہ بھی کچھ لوگوں نے (رضوان اللہ علیھم، ان سب سے اللہ راضی ہو)، اسی طرح وہ اپنے اختراعات کے انتخابات میں ہار گئے، اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے حکم سے بارہ امام مقرر فرمائے ہیں، اور ان کے بعد بارہ مہدی ہیں، امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ قائم علیہ السلام کے بعد بارہ مہدی ہمارے سلسلے میں حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے، بحاالانوار جلد 53 صفحہ 148 البرہان جلد 3 صفحہ 310 الغیبۃ للطوسی صفحہ 380)

لیکن ان کے علاوہ لوگوں نے خود کو مقرر کیا اور انہیں انتخابات کے ذریعے منتخب کیا، جیسا کہ مشہور ہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں لوگ جمع ہوئے، ۔۔۔ہم اس سلسلے میں موجود نہیں تھے، اور ہم صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان تہتر فرقوں میں سے نجات پانے والے فرقے کے ساتھ کیا ہوا؟ اور کیا وہ اب اہل بیت علیہم السلام کے مذہب پر رہے تا کہ وہ نجات پا سکے، یا کیا وہ متعدد فرقوں میں تقسیم ہو گئے ہیں یہاں تک کہ وہ بارہ فرقوں کو مکمل کر لیں، جیسا کہ ان کے بارے میں روایت وارد ہوئی ہے۔

اور جو اس فرقے سے باقی رہے گا وہ آخر میں باقی رہے گا۔

اور امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم آزمائے جاوگے اور اللہ کی قسم! تم دائیں اور بائیں پھرائے جاوگے یہاں تک کہ تم میں سے صرف وہی باقی رہیں گے جن سے اللہ نے میثاق لیا ہو اور ان کے دلوں اور ہاتھوں میں اپنی روح سے ایمان لکھا ہے، اور ایک روایت میں ان سے روایت ہے: یہاں تک کہ اس امر پر کوئی باقی نہ رہے سوائے الاندر فالاندر الغیبۃ للنعمانی صفحہ 27

عبدالعزیز سے روایت ہے کہ ہم اپنے مولا امام رضا علیہ السلام کے ساتھ مرو میں تھے، ہم اور ہمارے ساتھی جمعہ کے دن مسجد میں جمع ہوئے تھے ہم نے امامت کا ذکر کیا اور اس میں اختلافات کی زیادتی کا ذکر کیا، میں اپنے سید امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ لوگ اس موضوع پر بحث کر رہے ہیں، امام علیہ السلام مسکرائے، پھر آپ نے فرمایا: اے عبد العزیز! یہ لوگ جاہل ہیں، اور اپنی رائے سے دھوکے میں ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت تک نہیں لیا جب تک کہ انہیں دین کی تکمیل نہیں کر دی، اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا جس میں ہر چیز کی تفصیل بیان کی گئی ہے، اس میں حلال و حرام، حدود اور احکام بیان کیے گئے ہیں، اس نے لوگوں کی تمام ضروریات کو پورا کر دیا ہے، امام علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کوئی کمی نہیں کی، آیت اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن میں ہے یہ آیت حجتہ الوداع میں نازل ہوئی تھی، اور یہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری عمر تھی

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے، اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں ہیں، اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے, قرآن، سورہ مائدہ آیت 3:

اور امامت کا معاملہ بھی دین کے اتمام میں سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رخصت نہیں ہوئے یہاں تک کہ ان کے لیے اپنے دین کے معالم کو روشن کر دیا اور ان کے لیے رستہ واضح کر دیا، اور ان کو قولِ حق پر چھوڑا اور ان کے لیے علی علیہ السلام کو علم اور امام بنا کر مقرر فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے امت کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کی انہیں ضرورت ہو سوائے واضح دلیل کے، پس جو شخص یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دین مکمل نہیں کیا، تو اس نے اللہ کی کتاب کو رد کر دیا ہے اور وہ کافر ہے، کیا وہ امامت کی قدر اور اس کی امت میں جگہ کو جانتے ہیں کہ اس میں ان کا اختیار جائز ہو جائے؟ یقیناً امامت کی قدر بہت زیادہ ہے اور اس کی شان بہت عظیم ہے اور اس کی جگہ بہت بلند ہے، اور اس کی جانب بہت مضبوط ہے اور اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے کہ لوگ اپنی عقلوں سے اس تک نہیں پہنچ سکتے، یا اپنے خیالات سے اسے حاصل نہیں کر سکتے، یا اپنی اختیاری طور پر امامت کو قائم نہیں کر سکتے)

الغیبۃ للنعمانی صفحہ 217

اور سب کے باوجود، آج کے دور میں دینی مناصب کے حاملین نے اس بات سے ہچکچاہٹ نہیں کی کہ وہ ایسے عہدوں پر اتریں جن پر نہ تو اللہ تعالیٰ، نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اور نہ معصومین علیہم السلام نے انہیں مقرر کیا ہے، بلکہ، انہوں نے اپنی نفسانی خواہشات اور دنیا کی محبت پر بھروسہ کیا، اس عذر کے ساتھ کہ ہم اس میں مصلحت دیکھتے ہیں، اس طرح بعض دینی رہنماؤں نے اہل بیت علیہم السلام کے مذہب کو ٹکڑوں میں کر دیا اور اسے متعدد فرقوں میں تقسیم کر دیا اور یہی وہ موجود حقیقت ہے جس میں ہم آج زندگی گزار رہے ہیں، جانتے ہوئے کہ یہ اختلاف کرنے والے صرف دنیاوی حرص کی وجہ سے اختلاف کرتے ہیں، ان کا رب ایک ہے، ان کا نبی ایک ہے، ان کا امام ایک ہے، ان کا روزہ اور نماز ایک ہے، لیکن وہ دنیا اور دینی قیادت کے لیے اختلاف کرتے ہیں، مال منصب اور پیروی کی حرص میں، اور انہوں نے معصومین علیہم السلام کی وصیتوں کو بھلا دیا ہے، جس میں دنیوی حکومت کی طلب اور انا کی طرف دعوت دینے سے منع کیا گیا ہے، یہاں تک کہ آج تک، ہر ایک یہ کہتا ہے کہ میں امام مہدی علیہ السلام کی طرف سے نائب ہوں، اور اس پر میری اتباع واجب ہے، اس کے باوجود کہ امام مہدی علیہ السلام کی طرف سے کوئی تفوض یا اشارہ نہیں ہے، لیکن یہ تو شیطان نے اسے بتایا ہے، اس لیے وہ خود کو غائب کی جگہ مقرر کر دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ واپس آئے، کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ وہ اس امت کے لیے سب سے بہتر ہے، وہ صرف یہ گمان کرتا ہے، اور اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے، وہ گمان اور مذمت سے، اللہ تعالیٰ کی منع کردہ سے بے پرواہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اور اگر تو زمین میں موجود لوگوں کی اکثریت کا کہنا مان لے تو وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں گے وہ حق و یقین کی بجائے صرف وہم و گمان کی پیروی کرتے ہیں) سورہ انعام 116

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے کہ تم ہمارے سامنے پیش کرو؟ تم صرف گمان پر چل رہے ہو اور تم تو صرف قیاس آرائیاں کر رہے ہو) سورہ انعام 148

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اور اکثر لوگ صرف گمان پر چلتے ہیں، اور گمان حق سے کچھ بھی کام نہیں آتا، اللہ تعالیٰ ان چیزون سے باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں)، سورہ یونس 36

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (یقینا اللہ کے لیے ہے آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اور جو لوگ اللہ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں، وہ تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ تو صرف اٹکل دوڑاتے ہیں) یونس 66

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور ان کے پاس اس شرک کے بارے میں کوئی علم نہیں، وہ تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں، اور گمان حق سے کچھ بھی کام نہیں آتا، النجم 28

اور انہوں نے اپنے آپ کو اس تنگ موڑ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی اور اللہ تعالیٰ اور اہل بیت علیہم السلام کی سرزنش سے کام لیا اور ایسے

عقلی جواز تلاش کرنے کی کوشش کی جو قرآن وسنت میں بیان نہیں کئے گئے، بلکہ خاص طور پر قابل مذمت گمان کے تحت،خود کو ان کا نائب بنانے کے لیے تنصیب کا مسئلہ، یہ سب کچھ صرف مذموم اقتدار کی طلب کی وجہ سے تھا،جیسا کہ ان کے بارے میں نقل ہوا ہے،اور جب وہ ایک گڑھے سے نکلتے ہیں تو دوسرے میں گر پڑتے ہیں۔

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:ریاست سے بچو، جو شخص اسے طلب کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے، میں نے کہا: ہم ہلاک ہو چکے ہیں، جب ہمارے ہاں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو ریاست کی خواہش نہ کرتا ہوگا، اس کا ذکر نہ کرتا ہوگا، اسے حاصل کرنے کی کوشش نہ کرتا ہوگا،امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ نہیں ہے کہ تم جس طرف جارہے ہو، اس سے مراد یہ ہے کہ تم کسی شخص کو حجت کے بغیر مقرر کرو اور اس کی ہر بات کو سچ مان لو اور لوگوں کو اس کی بات پر بلاو) وسائل الشیعہ جلد 27 صفحہ 127

اور پھر،اختلاف الشیعہ جو ظہور القدس کے اہم ترین نشانات میں سے ایک ہے،وہ علم پر آگ سے بھی زیادہ مشہور ہو گیا ہے،اور اہل بیت علیہم السلام کا مذہب اس زمین پر واحد حق ہے،اس لیے اگر باطل اس میں گھس جائے جو حق سے باقی بچا ہے تو باطل کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا،یہ مذہبی قیادت کی سطح پر ہے لیکن افراد کی سطح پر معاشرہ ایسے افراد سے خالی نہیں ہوتا جو مخلص ہوتے ہیں،لیکن وہ معاشرے میں غرباء ہوتے ہیں۔لیکن وہ تھوڑے جنگجو ہوتے ہیں جو لوگوں کے نزدیک حقیر سمجھے جاتے ہیں، کیونکہ بہت سے لوگ اہل بیت علیہم السلام کے مذہب سے باہر نکل گئے ہیں،اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب کہ وہ اللہ کی حجت کے لیے اپنے آپ کو تیار نہ کر لیں،بغیر اس کے کہ انہیں شعور ہو،جیسا کہ ان کے بارے میں نقل ہوا ہے۔

امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: (اے آل محمد کے شیعو! تم اپنے دین کی حفاظت ایسے کرو جیسے آنکھ اپنے سرمہ کی حفاظت کرتی ہے، آنکھ کا مالک جانتا ہے کہ وہ کب اپنے سرمہ کو آنکھ میں ڈالتا ہے، لیکن وہ نہیں جانتا کہ وہ کب آنکھ سے نکل جائے گا اسی طرح، ایک شخص صبح کو ہمارے دین پر ہوتا ہے اور شام کو وہ اس سے نکل چکا ہوتا ہے، اور شام کو وہ ہمارے دین پر ہوتا ہے اور صبح کو وہ اس سے نکل چکا ہوتا ہے)،الغیبۃ للنعمانی صفحہ 208

امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی ! تم ٹوٹ جاؤگے جیسے شیشہ ٹوٹ جاتا ہے ، اور شیشہ دوبارہ بنایا جا سکتا ہے اور وہ پہلے جیسا ہو جاتا ہے قسم اللہ کی ! تم ٹوٹ جاوگے جیسے مٹی کے برتن ٹوٹ جاتے ہیں، اور وہ پہلے جیسے نہیں ہوتے ہیں قسم ہے اللہ کی تم غربت میں مبتلا ہو جاوگے ، قسم ہے اللہ کی ! تم ممتاز ہو جاوگے ، قسم ہے اللہ کی ! تم امتحان میں پڑ جاوگے ، یہاں تک کہ تم میں سے صرف کم تعداد باقی رہ جائے گی اوران کا ہاتھ تنگ ہو جائے گا۔) ،غیبۃ للنعمانی صفحہ 207

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: قائم علیہ السلام کے ساتھ عربوں کی ایک تھوڑی سی تعداد ہوگی، پوچھا گیا کہ ان میں سے جو اس امر کا ذکر کرتے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں، آپ نے فرمایا: لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ ان کو چھانا جائے اور الگ کر دیا جائے ، اور عن قریب چھلنی سے بہت سے لوگ نکل جائیں گے۔) الغیبۃ للنعمانی ص 204

اور ہم ظہور کے زمانے میں ہیں،تو کیا ہر ایک اپنے آپ کو پرکھے اور یہ جانے کہ اس کا موقف اس چھلنی اور تمحیص سے کیا ہوگا؟ کیونکہ ہمارے

اس پر غور کرنا چاہیے۔

کیونکہ اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے، اور اس کے سوا سب گمراہی ہے اور ان کا حکم اللہ کے حکم کے خلاف ہے، ان کی تنصیب بادشاہت کے مالک اللہ کی طرف سے نہ ہونے کی وجہ سے، پس وہ طاغوت کا حکم ہے، اور اسلام میں حق اس مذہب میں ہے جو اللہ کی طرف سے مقرر کردہ کی پیروی کرتا ہے، اور وہ بارہ ائمہ کا مذہب ہے، تو اس کے سوا یعنی بارہ اماموں کے سوا دیگر مذاہب پچھلی اقوام کے مذاہب کی طرف منظّم ہیں، اور ان کا حکم طاغوت کا حکم ہے، کیونکہ اللہ ملک کے مالک نے ان کی تنصیب نہیں کی ہے، اور اگر بارہ اماموں کے مذہب کے دینی رہنماوں اور فقہاء کی طرف سے اللہ کے احکامات پر عمل نہ کریں اور فرض ادا نہ کریں، تو وہ سابقہ مذاہب اور ادیان کی طرح ظالم اور جابر اور منحرف ہو جائیں گے، اور عرب کو عجمی پر کوئی فضلیت نہیں ہے، سوائے تقویٰ کے۔

اور معاشرہ ایسے دینی رہنماؤں سے خالی ہو جائے گا جو صحیح اور اللہ کے لیے مخلص ہوں، اور جن کا کام اس معاشرہ کو اللہ کی طرف پہنچاتا ہو۔

ان کے اختلاف اور دنیا پر حرص کی وجہ سے صرف متفرق افراد ہی باقی رہ گئے، یعنی وہ قیادت کے بغیر اس معاشرے کی اصلاح کرنے سے قاصر ہیں، یہاں ان کے پیغمبروں کی بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ جب زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی تو اسے نہیں درست کیا جا سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ ایسے رہنما کو نہ بھیجے جو اس معاشرے کو ظلم و جور سے نجات دلائے، اور یہ امت کی اصلاح صرف اس وقت ممکن ہے جب ہم اس دین حق کے مرض کے جھنڈوں کو اکھاڑ پھینکیں، اور اسے اس مقام تک پہنچائیں جس تک یہ پہنچا تھا، جیسا کہ ان (ع) سے روایت ہے،

مالک بن ضمرۃ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے مالک بن ضمرۃ تمہیں کیسا لگے گا، جب شیعہ اس طرح اختلاف کریں گے؟ اور آپ نے اپنی انگلیاں ملائیں اور ایک دوسرے میں الجھا دیں۔ میں نے کہا: اس وقت میں کیا کچھ خیر ہو گی، آپ نے فرمایا: اے مالک، ساری خیر اس وقت ہو گی جب ہمارے قائم علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو ستر لوگوں کو پیش کیا جائے گا جو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہیں، پھر وہ ان لوگوں کو قتل کر دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ انہیں ایک امر پر جمع کر دیں گیا غیبة النعمانی صفحہ 206

یعنی وہ حق اور خیر کے نقطہ سے شروع کرے گا، اور امت مسلمہ کے اختلافات کا باعث بننے والی بیماری کو اکھاڑ پھینکنے کے بعد، لوگوں کو جمع کرے گا اور بیماری کا خاتمہ ستر لوگوں کو قتل کر کے ہو گا جو اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولتے ہوں گے، یہ جھوٹ معاشرے میں اثر انداز ہو گا، اور امت کو مختلف فرقوں میں تقسیم کرے گا، یہ لوگ دینی مناصب کے حامل اور مراجع لوگ ہیں۔

پھر جب قائم علیہ السلام ان ستر جھوٹوں کو قتل کر دیں گے، یعنی اختلاف کا باعث بننے والے لوگوں کو دور کر دیں گے، جو لوگ عقائد میں اصل میں متفق ہیں، اور میری مراد اہل بیت کا مذہب ہے۔ تب اللہ تعالیٰ انہیں ایک امر واحد پر جمع کر دیگا، جیسا کہ حدیث میں ہے۔

اور چونکہ زمین پر نجات پانے والا فرقہ اتباع اہل بیت علیہم السلام شیعہ ہیں، اور ان کے علمائے کرام میں بھی فساد پھیل چکا ہے، اور وہ ظاہر میں اس دین حق کی بنیاد ہیں پھر اس وقت کوئی صالح شخص باقی نہیں رہے گا، اور زمین فساد سے بھر جائے گی، ان کی مثال نمک کی طرح ہے، اور ہر چیز کو نمک درست کرتا ہے، لیکن جب نمک فاسد ہو جائے تو اسے کون درست کرے گا۔

اور چونکہ امت مسلمہ میں بھی آزمائش اور امتحان ہو گا جیسا کہ سابقہ امتوں میں ہوا تھا اور نجات پانے والا فرقہ ہمیشہ وہ فرقہ ہوتا ہے جو حجت یا وصی کی پیروی کرتا ہے، اور ہم امام مہدی علیہ السلام کے منتظر ہیں، اور ہماری آزمائش اور امتحان وصی کے ذریعے ہو گی، تو ہماری حالت دیگر امتوں کی حالت کی طرح ہو گی پس ہمارے لیے نجات کا کوئی راستہ نہیں مگر وصی کو جاننے سے، اور وہ جھنڈوں میں سے حق کے واحد پرچم کے مالک ہے، اور حق کے بعد سوائے گمراہی کے کچھ نہیں، اور وہ صرف نجات پانے والے فرقے کے صاحب ہیں، جیسا کہ اہل بیت علہیم السلام کی روایات میں ذکر ہے، معلوم ہوا کہ وصی کی منصب اللہ کی

سکے گا یہاں تک کہ اس کی جھوٹی بات واضح ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (اور اگر یہ دین اللہ کے سوا کسی اور سے ہوتا تو اس میں لوگ بہت زیادہ اختلاف پاتے) سورہ النساء 28 اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اور اگر تو ہمارے بارے میں کچھ باتیں کہتا تو ہم دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیتے، پھر تجھ سے دونوں کان کاٹ دیتے ہیں) (الحاقہ 44 46)

اور اس وصی کے بارے میں بحث کرتے وقت یہ جاننا ہمارے لیے ضروری ہے کہ نجات پانے والا فرقہ، جو اس سے پہلے وصی کی پیروی کرتا تھا، بارہ پرچموں میں بٹ گیا، اور آگ اور جبار کے غصے سے نجات کے لیے، ہمیں یقینی طور پر حق کے واحد پرچم کو بلند کرنا چاہیے، کیونکہ اس کے سوا سب آگ میں جائیں گے، پس ثقلین کو مضبوطی سے تھامنا اور ان کو ہدایت کی راہ پکڑنا، وہ واحد راستہ ہے جو ہمارے اور حق کے پرچم کے درمیان رابطہ ہے۔

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ امام ابو عبدا للہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: (--- تو مجھ سے فرمایا اے ابو عبداللہ! تمہیں سستی سے بچنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ایک ایسا زمانہ لے آئیں گے جس میں لوگ سستی کا شکار ہو جائیں گے ۔ ۔ ۔ہ بارہ پرچم اٹھائے جائیں گئے، جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں گے، لوگ نہیں پہچان سکیں گے کہ کون سا پرچم کس کی طرف تعلق رکھتا ہے، مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ میں رویا تو امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تمہیں کس چیز نے رلایا، میں نے کہا۔ میں آپ پر قربان۔ میں کیسے نہ روؤں، جب آپ فرماتے ہیں کہ بارہ پرچم اٹھائے جائیں گے، جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں گے کوئی نہ جانتا ہوگا کہ کون سا پرچم کس سے ہے؟ امام علیہ السلام نے مفضل بن عمر کی طرف نظر کی اور ایک کونے کی طرف اشارہ کیا، جہاں سے ان کے مجلس میں سورج طلوع ہوتا تھا، آپ نے فرمایا: کیا یہ سورج روشن ہے؟ مفضل بن عمر نے کہا: جی ہاں مولا جان! امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارا امر اس سورج سے بھی زیادہ روشن ہوگا)۔ الغیبۃ للنعمانی ص 152

اور یہاں حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ بارہ پرچم مشکوک ہیں، جو اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ بارہ (فرقے) شیعہ ہیں، اگر وہ بارہ نہ ہوتے تو ان کے معاملے میں کوئی بھی ابہام نہ ہوتا، یعنی بارہ شیعہ کے لیے ان کی بطلان کا فیصلہ آسانی سے کیا جا سکتا تھا، اور اشتباہ صرف عقیدے کی مماثلت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے، تو وہ معاملہ جس بارے میں حضرت علی علیہ السلام اس میں بات کر رہے ہیں وہ ایک عقائدی معاملہ ہے۔

اور اس نقطے سے، ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ حق ایک ہے، کئی مشکوک پرچموں کے درمیان، جو سب آگ کی طرف بلاتے ہیں، اور حق کی دو یا کئی ہونا ایک ایسا معاملہ ہے جو حقیقت سے بہت دور ہے حق صرف ایک ہے، اور وہ آل محمد کے پرچم میں ہے، پس ہمیں ظہور کے زمانے میں آل محمد کے پرچم کے حامل کی تلاش کرنی چاہیے، ان (ع) کے کلام کے ذریعے۔

اور جیسا کہ حق کے طالبوں سے مخفی نہیں ہے کہ اہل بیت نے، جیسا کہ حق واحد کی تعریف کی کہ وہ متعدد پرچموں کے درمیان موجود ہے اسی طرح یہ بھی بیان کیا کہ ان پرچموں میں سے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ جھنڈا، یمانی کا جھنڈا ہے۔

امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: کسی بھی پرچم سے زیادہ ہدایت دینے والا پرچم یمانی کا پرچم ہے یہ ہدایت کا پرچم ہے جو آپ کے آقا کی طرف دعوت دیتا ہے اگر یمانی نکلے تو لوگوں اور ہر مسلمان پر اسلحے کی خرید و فروخت حرام ہو جائے گی، اور جب یمانی کا خروج ہو، تو اس کی طرف بڑھو، کیونکہ اس کا جھنڈا ہدایت کا جھنڈا ہے اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس سے منہ موڑ لے، جو ایسا کرے گا وہ جہنمی ہے، کیونکہ وہ حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف دعوت دینے والے ہیں) غیبۃ محمد بن ابراہیم النعمانی صفحہ 264

اور معلومات کو جمع کرنے کے بعد اور جب روایات کے ذریعے معاملہ واضح ہو جائے، ہم میدان میں موجود تمام جھنڈے والوں کو اہل بیت علیہم السلام کی ان باتوں پر پیش کر سکتے ہیں جن سے انہوں نے اپنے معیاری علم بردار کی نشاندہی کی ہے، جو ان صفات سے متصف ہوگا، وہ حق کے جھنڈے کا حامل ہوگا، ورنہ نہیں اور لازمی ہے کہ یہ مکمل طور پر مطابق ہو کہ حق صرف ایک ہے، اور باقی فرقے جہنم میں جائیں گے۔

مقدس ظہور کے زمانے میں علماء کا موقف

حقیقت یہ ہے کہ علماء مشتبہ جھنڈوں کے نکلنے کا ذریعہ ہیں، ان سب جہات میں سے ایک ہے جو مقدس ظہور کی تحریک میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، لیکن چاہے ہم اس کردار کو منفی یا مثبت سمجھیں، ضروری ہے کہ ہم ان روایات کا جائزہ لیں جو آخری زمانے کے علماء کے ظہور کی تحریک سے متعلق ذکر کرتی ہے، ان روایات کے ذریعے ہم اس کردار کو امتیاز دے سکتے ہیں تا کہ مقرر محقق کے لیے یہ واضح ہو جائے کہ وہ کیا موقف رکھتا ہے، یہ آخر میں حق کے جھنڈے، یمن کے جھنڈے کے بارے میں بحث کا ایک حصہ ہے تا کہ ہم حقدار کا حق نہ چھوڑیں۔ اگر چہ حدیث فرقہ ناجیہ سے ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ علماء میں باطل پھیل جائے گا، اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ کتاب اور اہل بیت کی احادیث کو چھوڑ دیا جائے گا، اور اپنی خواہشات اور ذاتی رائے پر عمل کیا جائے گا۔

اور قرآن مجید قیامت تک زندہ رہے گا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے غیر عامل علماء کا وصف اسی طرح بیان کیا ہے جیسے اس نے اہل کتاب کی توصیف کی تھی۔ جب وہ اپنے ہاتھوں میں موجود اللہ کے کلام پر عمل نہیں کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ان لوگوں کی مثال جنہیں تورات دی گئی پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا اس گدھے کی سی ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے، ۔۔۔) سورہ جمعہ :5

جو لوگ اللہ کی کتاب کو لے کر چلتے ہیں، لیکن اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے، وہ اس گدھے کی طرح ہیں جو بوجھ اٹھاتا ہے، لیکن اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا، اگر ہم صرف علم حاصل کریں گے، لیکن اس پر عمل نہیں کریں گے، تو ہم اہل کتاب کی طرح ہو جائیں گے جنہوں نے تورات کو اٹھا رکھا تھا، لیکن اس پر عمل نہیں کیا تھا۔

امیر المومنین علی علیہ السلام سے محاجہ عمر اور ابوبکر میں روایت ہے۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان کتاب اللہ اور اپنی سنت کو چھوڑ کر جارہا ہوں، ان دونوں کے ساتھ تم کبھی گمراہ نہیں ہوگے، میری امت بنی اسرائیل کے طریقے پر نعل سے نعل اور دانت سے دانت تک چلے گی، ایک گز کے برابر ایک گز، ایک بازو کے برابر ایک بازو، اور ایک ذراع کے برابر ایک ذراع، یہاں تک کہ اگر وہ ایک سوراخ میں داخل ہو جائیں، تو اس میں ان کے ساتھ داخل ہو جائیں گے، اور یہ کہ تورات اور قرآن ایک ہی مالک کی ملکیت ہیں، ایک ہی رق میں اور ان میں سے ہر ایک کے الفاظ اور سنن ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں، غایۃ المرام جلد 5 صفحہ 321

پس وہ علما غیر عالمین ہیں جن کے پاس قرآن ہے، لیکن وہ اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل نہیں کرتے، وہ اس آیت کا مصداق ہیں، (ان کی مثال اس گدھے کی طرح ہے جس پر بوجھ لادا گیا)، پس قرآن زندہ ہے، قیامت تک نہیں مرے گا، اور اسے کسی دوسرے کے لیے نہیں نازل کیا گیا۔

اور میں امید کرتا ہوں کہ انسانی بتوں کے پوجنے والے یہ نہ سمجھیں کہ میں علماء پر تعصب رکھتا ہوں نہیں، لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کا کلام نقل کروں گا، اور ان کا کلام آپ کے سامنے واضح ہے، تو امید ہے کہ آپ اپنی آنکھیں نہیں بند کریں گے، صرف پڑھو، اور اگر تم چاہو تو نہ ماننا، بات

اہل بیت کی ہے،اور کفر کرنے والوں میں سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا، جہاں تک میرا تعلق ہے تو وہ صرف ایک ثالث ہے جس نے سوئے ہوئے شخص پر پانی ڈالنے کی کوشش کی ،اور جہاں تک بے جان شخص کا تعلق ہے،اس کو پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ وہ پہلے سے بیدار ہے،اور راد (رد کرنے والے) پر بات صرف ان کے کلام کے لیے ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایاکہ جب قائم آل محمد علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو ان کے اور عربوں اور قریش کے درمیان صرف تلوار ہو گی تلوار ہی سے وہ اپنا حق لے سکیں گے ، اور لوگوں کو قائم آل محمد علیہ السلام کے ظہور میں جلدی نہیں کرنی چاہیے ، اور اللہ کی قسم ! ان کا لباس صرف موٹا ہو گا، ان کا کھانا صرف خشک جو ہوں گے ا، اور وہ صرف تلوار ہوں گے ، اور موت تلوار کی چھاؤں میں ہو گی) غیبه نعمانی صفحه :239

سدیر صیرفی سے روایت ہے کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے ایک حدیث میں کعبہ کے متولیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:(۔۔۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اگر تمہارے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں، اور انہیں کعبہ میں لٹکا دیا جائے ، پھر تم سے کہا جائے کہ پکار کر کہو ! ہم کعبہ کے چور ہیں ۔۔۔)الغيبة للنعمانی صفحه :237

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میرے باپ اس بہترین باندی کے بیٹے یعنی ان کی اولاد میں سے قائم (ع) پر قربان ، قائم اپنے دشمنوں کو ذلت و رسوائی کا سامنا کروائیں گے ، اور انہیں صبر کا جام پلائیں گے ، وہ انہیں صرف تلوار ہی دیں گے ، اس وقت قریش کے مجرم لوگ یہ خواہش کریں گے کہ کاش ان سے دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے بطور فدیہ لے لیا جائے ، تاکہ اس کے بدلے انھیں بخش دیا جائے ، لیکن ہم ان سے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اللہ تعالیٰ راضی نہ ہو جائیں) غيبة للنعمانی صفحه :229

اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قریش کے مذہبی اقتدار اور آج کے حنفیہ کے اختیار کا حوالہ دیا گیا ہے، وہ نجف کے علما ہیں اور انہوں نے قریش کو پیشوا کہا، جہاں تک کعبہ کے چوروں کا تعلق ہے تو وہ ان دنوں مقدس دہلیز کے چور ہیں۔

بشر بن غالب اسدی سے روایت ہے کہ امام حسین علیہ اسلام نے مجھ سے فرمایا: بشر ! جب قائم المہدی علیہ السلام آئیں گے تو قریش کے پانچ سو آدمیوں کو پکڑ کر ان کے سر قلم کر دیں گے ، پھر پانچ سو آدمیو ں کی طرف آئیں گے ان کو پکڑ کر ان کے سر قلم کر دیں گے ، میں نے عرض کیا : اللہ آپ کی اصلاح کرے ، وہ لوگ اس تک پہنچ سکیں گے ؟ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ان لوگوں کا آقا ان میں سے ہی ہو گا ، بشر بن غالب کے بھائی بشیر بن غالب نے مجھ سے کہا: میں گواہ ہوں کہ امام حسین علیہ السلام نے میرے بھائی پر چھے دفعہ یا چھ بار روایات میں اختلاف ہے یہ بات دہرائی ، الغيبة للنعمانی صفحه :236

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ان کی وصیت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :(۔۔۔ اے ابن مسعود! لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں دین پر صبر کرنے والا شخص ایسا ہو گا جیسے کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ پکڑے ہوئے ہو ، اگر وہ اس زمانے میں بھیڑی (دنیا دار ہو)(تو ٹھیک)، ورنہ اسے بھیڑیے (دنیا دار لوگ) کھا جائیں گے ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابن مسعود! ان کے علماء اور فقہاء دھوکہ دینے والے ، بدکار ہوں گے ، سو وہ اللہ کی مخلوق میں سے بدترین ہیں اور ان کے پیروکار بھی ایسے ہی ہیں اور جو ان کے پاس

میں سے بدترین ہیں، اور اللہ ان سب کو جہنم کی آگ میں داخل کرے گا، (وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں، پس وہ لوٹتے نہیں ہیں)، (اور ہم انہیں قیامت کے دن ان کے چہروں پر اندھے، بہرے اور گونگے اٹھا کر لائیں گے، ان کا ٹھکانا جہنم ہے، جب وہ بھڑکے تو ہم انہیں آگ میں دھکیل دیں گے) اور (جب ان کی جلد جل جائے گی، تو ہم ان کو بدل دیں گے دوسری جلدوں سے، تاکہ وہ عذاب کا مزہ جکھتے رہیں،) (جب ان کو اس میں ڈالا جائے گا تو اس کی شعلہ بازی سنیں گے، اور وہ بہت زیادہ جوش میں ہوگی، گویا وہ غصے سے پھٹ جائے گی)، (ان کے لیے اس میں زفیریں گرم ہوا کے طوفان ہیں، اور اس میں وہ نہیں سنیں گے)، (اور جب وہ اس سے نکلنے کی کوشش کریں گے، تو وہ واپس اسی میں پھینک دیئے جائیں گے، اور انہیں جلانے والے عذاب کا مزہ چکھایا جائے گا)

اے ابن مسعود! وہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ میرے دین، میری سنت، میرے منہج اور میری شریعت پر ہیں، لیکن وہ مجھ سے بیزار ہیں اور میں ان سے بیزار ہوں۔

اے ابن مسعود! ان کے ساتھ مجمع میں بات نہ کرو، ان سے بازار میں تجارت نہ کرو، انہیں راہ نہ دکھاو، اور انہیں پانی نہ پلائو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے، تو ہم اسے اس کے اعمال کے مطابق عطا کریں گے اور اس میں کمی نہیں کریں گے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (اور جو شخص دنیا کی فصل چاہتا ہے، تو ہم اسے عطا کریں گے، لیکن اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا)

اے ابن مسعود! میری امت پر جو سب سے بڑی آزمائش ہے، وہ عداوت، بغض اور جھگڑا ہے، یہی لوگ ہیں جو امت کے لیے دنیا میں آزمائش ہیں، اور جس نے مجھے حق پر بھیجا ہے، اللہ ان پر عذاب دے گا اور انہیں بندر اور خنزیر بنا دے گا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو پڑے اور ہم بھی ان کے رونے کی وجہ سے رو پڑے، ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بد بختوں پر رحم کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اور کسی طرح تم دیکھتے جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے پھر بچ کر نکلنا ممکن نہ ہوگا اور ایک قریب کی جگہ سے انہیں پکڑ لیا جائے گا)، یعنی علماء اور فقہاء، مکارم اخلاق۔۔شیخ الطبرسی صفحہ 450--451

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ہم انہیں دنیا کی زندگی میں ذلت کا عذاب چکھائیں گے،) غیبۃ النعمانی میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول (عذاب الخزی)، اس دنیا میں رسوائی کا عذاب کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: (اے ابو بصیر! دنیا میں سب سے زیادہ ذلت یہ ہے کہ ایک شخص اپنے گھر، اپنے دوستوں، اپنے بھائیوں اور اپنے اہل خانہ کے درمیان ہو، اور اس کے اہل خانہ اس پر اپنے جیبوں کو کھول کر گریہ کریں اور لوگ کہیں: یہ کیا ہے؟ تو کہا جائے۔ فلاں کا وقت (گھڑی) مسخ ہو گیا، میں نے پوچھا: قیام قائم ع سے پہلے یا بعد میں؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس سے پہلے) الزام الناصب فی اثبات الحجۃ الغائب (ناصب کا الزام، غائب حجت کے اثبات میں)، جلد2: صفحہ 106

اور مسخ علماء میں ہوگا، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت میں ابن مسعود کے ساتھ مذکور ہے، اور خسف یعنی آپ ﷺ کا قول: جس نے مجھے حق پر بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور انہیں بندر اور سور میں بدل دے گا، اللہ تعالیٰ کا قول: اگر تم دیکھو کہ ظالم لوگوں کے ہاتھوں سے خوفزدہ ہو کر بھاگ رہے ہیں، تو ان کے پیچھے نہ دوڑو، بلکہ جلدی سے ایک قریبی مقام پر چھپ جاؤ۔ یہ آیت اہل بیت علیہم السلام کی احادیث میں مذکور ہے "یہ آیت ظہور کے زمانے میں ہوگی، اور اس کی تفسیر سفیانی کی فوج کے لیے ہے، جسے اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دے گا، اور میں نہیں جانتا کہ علماء اور سفیانی کی

جاتا ہے کہ علماء اور سفیانی کے درمیان ایک مضبوط تعلق ہے۔ پس یہ دونوں ہی اس آیتِ قرآنی میں شامل ہیں۔

ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے یہ کام کیا اس پر غیبت ہوگی، اور اس نے ایک لمبی حدیث بیان کی جس میں ان کی غیبت اور ان کا ظہور بھی شامل ہے، پھر قائم (ع) لوگوں کو اللہ کی کتاب، اپنے اہل بیت کے طریقے، علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کی دعوت دیں گے، وہ کسی کا نام نہیں لیں گے یہاں تک کہ وہ البیداء پہنچ جائیں گے، اس وقت سفیانی کی فوج ان کے مقابلے کے لیے نکلے گی اللہ کا حکم ہوگا تو انھیں ان کے پاوں کے نیچے سے پکڑ لیا جائے گا۔

اور فرمانِ باری تعالیٰ ہے (اور اگر تو دیکھتا جب وہ خوفزدہ ہوں گے پھر بچ کر نکلنا ممکن نہ ہوگا، اور قریبی جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم اسی پر ایمان لائے ہیں۔۔۔) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے قائم سے کیا مراد ہے،۔۔۔ الزام الناصب فی اثبات الحجۃ الغائب، جلد 2: صفحہ 106 الشیخ علی الحائری: صفحہ 106

ابو بصیر امام صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ میں نے آپ سے پوچھا: انہوں نے اپنے علما اور پادریوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا کا کیا مطلب ہے؟ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! ان لوگوں نے اپنے علماء اور پادریوں کو عبادت کے لیے نہیں بلایا، اگر وہ ان کو عبادت کے لیے بلاتے تو وہ ان کی بات نہ مانتے، لیکن انہوں نے ان کے لیے حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنا دیا، اس لیے لوگ لا شعوری طور پر ان کی عبادت کرتے رہے۔) البرہان جلد 10 صفحہ 120 اصول الکافی باب التقلید جلد 1 صفحہ 53 ح 1

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کی طرف وحی کی۔ ان لوگوں سے کہہ دیجیے جو دین کے علاوہ کے لیے فقہ سیکھتے ہیں اور عمل کے علاوہ کے لیے علم حاصل کرتے ہیں۔ اور آخرت کے علاوہ دنیا طلب کرتے ہیں۔ لوگوں کو دکھانے کے لیے اونی لباس پہنتے ہیں، ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں جیسے ہیں، ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی اور دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں۔ وہ مجھے دھوکا دینا چاہتے ہیں اور مجھ سے استہزا کرتے ہیں۔ ان سے فرما دو کہ میں ضرور انہیں ایسے فتنے میں ڈالوں گا جو حکیم کو بھی حیران کر چھوڑے گا) بحار الانوار ج ا ص 224 عدۃ الداعی ص 70

رسول اللہ (ص) سے روایت ہے فرمایا: (فقہاء رسول اللہ کے امانتدار ہیں جب تک وہ دنیا میں داخل نہ ہوں۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! دنیا میں داخل ہونا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حکومت کی پیروی کرنا، پس وہ ایسا کریں تو انہیں اپنے دین سے دور رکھیں)۔ اصول الکافی جلد 1 صفحہ 46، بحار الانوار جلد 2 صفحہ 110

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب ہمارے قائم امام مہدی علیہ السلام قیام کریں گے تو لوگوں کی اس سے بھی سخت جہالت کا سامنا کریں گے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاہلیت کے زمانے میں کیا تھا۔ تو ان سے کہا گیا: ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت لوگوں کے پاس آئے، جب وہ پتھروں اور چٹانوں، درختوں اور مجسموں کی عبادت کیا کرتے تھے، اور ہمارے قائم قیام کریں گے تو لوگ سب کے سب کتاب اللہ کی تاویلیں کریں گے اور وہ اس قرآن سے اس پر دلیل دیتے ہیں اور اس پر لڑتے ہیں لیکن اللہ

52 صفحہ 363:

اور امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں : جب قائم علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو وہ ان لوگوں سے انتقام لیں گے، جو دین کے بارے میں اس چیز کا فتوی دیتے ہیں جو وہ جانتے نہیں ہے ۔ ان لوگوں اور ان کے پیروکاروں کے لیے بد قسمتی ہو گی ،کیا دین ناقص تھا جو انہوں نے اسے مکمل کیا، یا اس میں کوئی کجی تھی جو انہوں نے اسے سیدھا کر دیا، یالوگوں نے اس کے خلاف کا ارادہ کیا اور انہوں نے اس کی اطاعت کی ؟ یا اس نے انہیں صحیح کام کرنے کا حوحکم دیا اور انہوں نے اس کی نافرمانی کی ؟ یا وہ اسے اس میں اختیار دیتے ہیں جو اس پر وحی ہوئی ہے ، تو اسے یاد دلائو؟ یا دین اس کی مدت میں مکمل نہیں ہوا تھا تو انہوں نے اسے مکمل کر دیا ؟ یا اس کے بعد کوئی نبی آیا اور لوگوں نے اس کی پیروی کی ؟ الزام الناصب فی اثبات الحجۃ الغائب جلد 2 صفحہ 200

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی امت کے لیے کسی عوامی قتل عام سے خوفزدہ نہیں ہوں، اور نہ ہی کسی دشمن سے جو ان پر حملہ کرے، لیکن میں اپنی امت کے لیے گمراہ اماموں سے خوفزدہ ہوں، اگر وہ ان کی اطاعت کریں تو وہ انہیں فتنے میں ڈالیں گے، اور اگر وہ ان کی نافرمانی کریں تو وہ انہیں قتل کر دیں گے) الزام الناصب فی اثبات الحجۃ الغائب : جلد 1 صفحہ 196

اور امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: (اور تم دیکھو گے کہ حرام حلال ہو رہا ہے، اور حلال حرام ہو رہاہے، اور تم دیکھو گے کہ دین رائے پر مبنی ہو گیا ہے، اور کتاب اور اس کے احکام کو ختم کر دیا گیا ہے۔۔۔) بحارالانوار جلد 52 صفحہ 258

اور ینابیع میں آیا ہے: (جب القائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو ان کا کوئی واضح دشمن نہیں ہوگا سوائے فقہا کے، اوروہ اور شمشیر دونوں بھائی ہیں۔ اور اگر شمشیر ان کے ہاتھ میں نہ ہوتی تو فقہاء اسے قتل کرنے کا فتویٰ دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اسے شمشیر اور کرم کے ساتھ ظاہر کرے گا، تو وہ اطاعت کریں گے اور خوفزدہ ہوں گے، اور وہ اس کے حکم کو ایمان کے بغیر قبول کریں گے، بلکہ اس کے خلاف بغاوت چھپاتے رہیں گے) ینابیع المودۃ: جلد 3 صفحہ 215

اورفتوحات مکیہ میں ہے۔ فرمایا: (۔۔۔وہ دین کو قائم کرے گا اور اسلام میں روح پھونکے گا۔ ذلت کے بعد، اسلام کی عزت ان کے ساتھ ہوگی اور وہ اسے موت کے بعد زندہ کرے گا، وہ جزیہ ختم کردے گا اور اللہ کی طرف شمشیر سے دعوت دے گا، پس جو شخص انکار کرے گا وہ قتل کردیا جائے گا، اور جو شخص مقابلہ کرے گا اسے ناکام کردیا جائے گا، وہ دین کو اس کی اصل شکل میں ظاہر کرے گا، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر حکم دیتے تھے، وہ تمام مذاہب کو زمین سے اٹھا دیں گے، اور صرف خالص دین باقی رہ جائے گا، ان کے دشمن فقہاء اور اجتہاد کرنے والے ہوں گے، کیونکہ وہ ان کے حکم کو دیکھیں گے کہ وہ ان کے اماموں کے خیالات سے مختلف ہے، پھر وہ اپنی مرضی کے خلاف اس کے حکم کے تحت آئیں گے، اپنی شمشیر اور اقتدار کے خوف سے اور اس کے پاس جو کچھ ہے اس کی خواہش کی وجہ سے۔۔ عام مسلمان ان کے ساتھ خواص سے زیادہ خوش ہوں گے، اللہ تعالیٰ کے عارف لوگ اہلِ حقائق میں سے، شہادت کشف اور الٰہی تعریف سے اسے بیعت کریں گے) بشارت الاسلام: صفحہ 298

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا جب قرآن سے صرف اس کے حروف باقی رہ جائیں گے، اسلام سے صرف اس کا نام باقی رہ جائے گا، وہ اس دین کے نام سے پکارے جائیں گے، لیکن وہ اس سے سب سے دور ہوں گے، ان کی مساجد آباد ہوں گی، لیکن وہ ہدایت سے خالی ہوں گی، اس زمانے کے فقہاء آسمان کے

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا:(لوگ اللہ کے دین سے گروہوں کی شکل میں نکل جائیں گے، جیسے وہ گروہوں کی شکل میں اس میں داخل ہوئے تھے) الملاحم والفتن صفحہ 133

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے بھائی جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا:کیا آپ دنیا میں دوبارہ نزول کریں گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، میں دس مرتبہ نزول کروں گا اور زمین کے جواہرات کو اٹھاؤں گا، میں نے کہا: اور کیا اٹھاؤ گے؟

انہوں نے فرمایا پہلی مرتبہ: میں زمین سے برکت کو اٹھا لوں گا۔

اور فرمایا دوسری مرتبہ: میں بندوں کے دلوں سے شفقت کو اٹھا لوں گا۔

اور تیسری بار: عورتوں سے حیا اٹھاؤں گا۔

اور چوتھی بار: حکومت والوں سے انصاف اٹھاؤں گا۔

اور پانچویں بار: خلقت کے دلوں سے محبت اٹھاؤں گا۔

اور چھٹی بار: غرباء سے صبر اٹھاؤں گا۔

اور ساتویں بار: غنیوں سے سخاوت اٹھاؤ گا۔

اور آٹھویں بار: علماء سے علم اٹھاؤں گا۔

اور نویں بار کہا: قرآن کو مصحفوں سے اور قارئین کے دلوں سے اٹھاؤں گا۔

اور دسویں بار کہا: ایمان کو اہل ایمان کے دلوں سے اٹھاؤ۔

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے ایک طویل خطبے میں فرمایا:(۔۔۔ اللہ کی قسم! ان دنوں میں کیا ہوا؟ اور اس سال کی برائیاں کیسے ایک دوسرے کے پیچھے آرہی ہے؟ یہ سال ایک تاریک اور قہری سال ہے اور اس کی خوفناکی آپکا نو ماہ تک محاصرہ کرے گی، سوائے اس کے خشکی اپنے کنارے پر ہو اور سمندر اس کا سوار ہو اور بھائی اپنے بھائی کا انکار کرے گا اور بچہ اپنے باپ کی نافرمانی کرے گا اور عورتیں اپنے شوہروں کو حقیر سمجھیں گی اور مائیں اپنی بیٹیوں کی بے حیائی کو اچھا سمجھیں گی، اور فقہاء جھوٹ کی طرف مائل ہوں اور علماء شک کی طرف مائل ہوں تو وہاں حجاب سے پردہ ظاہر ہوگا، اور سورج مغرب سے طلوع ہوگا جیسے آسمان سے پکارنے والا پکارے گا، اے اللہ کے ولی! زندوں کو اور مشرق ومغرب کے لوگوں کو اس کی آواز سناؤ، تو ہمارے غائب قائم کا ظہور ہو جائے گا اس کا نور پھیل جائے گا انہیں روح الامین پیش کریں گے اور ان کے ہاتھ میں کتاب المستبین ہوگی) الزام الناصب فی اثبات الحجۃ الغائب جلد 2 صفحہ 195

خطباء کے بارے میں ان (ع) کا قول

جو لوگ مصیبت کے سر ہیں، میڈیا کا ادارہ جس پر یہ مرتکز ہیں۔(وہ فقہاء جو عمل نہیں کرتے ہیں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (۔۔۔ فتنے میں سب سے خوش قسمت وہ ہے جو خفیہ اور پاکیزہ ہو، اگر وہ ظاہر ہو تو پہچانا نہیں جاتا اور اگر غائب ہو تو اس کی کمی محسوس نہیں ہوتی، اور فتنے میں سب سے بدقسمت شخص وہ ہے جو جھوٹا اور بے ایمان ہو، چاہے وہ خطیب ہو یا سوار، فتنے کی شر سے وہی بچ سکتا ہے جو دعا

میں مخلص ہو ، جیسے کہ ڈوبنے والا سمندر میں دعا کر تا ہے کنز العمال المتقی الھندی جلد 11 صفحہ :144

علی بن ابراہیم سے تفسیر القمی میں روایت ہے ، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں: (اے اہل کتاب! کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب تورات پڑھتے ہو، کیا تمہیں عقل نہیں آتی) ، یہ مبلغین اور قصاص کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور امیر المومنین کا فرمان ہے ، ہر منبر پر ایک خطیب گستاخ ہوگا جو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب پر جھوٹ بولے گا)، بحارا الانوار جلد 69 صفحہ :223

اور امیر المومنین علی علیہ السلام ایک طویل خطبے میں فرماتے ہیں ، پھر تم اے گروہ! ایسے گروہ ہو جو علم سے مشہور ہو، خیر سے مذکور ہو، نصیحت سے معروف ہو، اور اللہ کے واسطے لوگوں کے دلوں میں تمہارا احترام ہے، شرافت والا شخص تمہیں عزت دیتا ہے، کمزور شخص تمہیں محترم سمجھتا ہے، اور وہ شخص تمہیں ترجیح دیتا ہے جس کے پاس تم پر کوئی فضلیت نہیں ہے، و تمہارے پاس اس کوئی ہاتھ نہیں کہ تم حاجتوں کے ساتھ اس کے پاس سفارش کرو جب وہ اس کے طلب کرنے والوں سے روک دی گئی ہوں۔ اور تم راستے میں بادشاہوں سے خوف اور بڑوں کی کرامت کے ساتھ چلتے ہو ، کیا یہ سب کچھ تمہیں اس لیے نہیں ملتا ہے جو اللہ کے حق کی ادائیگی کی امید تمہارے ہاں سے کی جاتی ہے، اگر چہ تم اللہ کے حق کی بہت سی ادائیگیوں میں کوتاہی کرتے ہو اور ائمہ کے حق کو ہلکا سمجھتے ہو؟ لیکن اللہ کا حق اور کمزوروں کا حق تم نے ضائع کیا، اور اپنا حق، اپنے خیال میں طلب کیا، اس لیے تم ایسے ہوگئے ،جیسے کسی شہر کے محافظ ہو جو اسے اور اس کے باشندوں کو دشمن کے حوالے کر دیں، اور تم اطبا کی طرح ہوگئے ، جنھوں نے دوا کی قیمت وصول کر لی اور بیماروں کو چھوڑدیا، تم نے اس ذات کے لیے کوئی مال خرچ نہیں کیا جس نے تمہیں رزق دیا، اور نہ ہی اس ذات کے لیے کوئی جان خطرے میں ڈالی جس نے تمہیں پیدا کیا، اور نہ ہی کسی قبیلے کو تم نے اللہ کی خاطر دشمن بنایا، پھر تم اللہ سے جنت، اس کے رسولوں کے ساتھ رہنا، براء ت اور اپنے دشمنوں سے فرار کی امید رکھتے ہو، اور کیا تم فرشتوں کی ملاقات کے وقت ، اللہ سے کرامت کا مطالبہ کرتے ہو؟ اے اللہ سے امید یں رکھنے والو، میں تم پر خوف کھاتا ہوں کہ تم پر اللہ کا کوئی عذاب نازل ہو جائے، کیونکہ تم اللہ کی کرامت کے اس مقام تک پہنچ گئے ہو جس پر تم فخر کرتے ہو، اور جو اللہ سے جانا جاتا ہے، اسے تم عزت نہیں دیتے، حالانکہ تم اللہ کی عبادت کرنے میں اپنی عزت حاصل کرتے ہو، اور تم اللہ کے عہدوں کو ٹوٹتے ہوئے دیکھتے ہو، لیکن تم انہیں توڑنے سے نہیں ڈرتے ، اور تم اپنے باپوں کے خون کے عہدوں کو توڑنے سے ڈرتے ہو ، رسول اللہ ﷺ کی توہین کھلی چھپی ہوتی رہتی ہے۔ اور اندھے بہرے اور ذہنی طور پر معذور لوگوں کو شہروں میں نظر انداز کیا جاتا ہے اور ان پر رحم نہیں کیا جاتا، اور تم اپنے مقام پر کام نہیں کرتے ہو، اور نہ ہی تم ان کاموں میں مدد کرتے ہو جو اللہ کے لیے کرنا چاہیے ، اور میں تمہیں ظلم کرنے والوں کے ساتھ ہمدردی اور خوشامد کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، یہ سب وہ کام ہیں جن سے اللہ نے تمہیں منع کیا ہے ، لیکن تم ان سے غافل ہو، تو تم لوگوں پر سب سے بڑی مصیبت ہو ، کیونکہ تم نے ان مقامات پر قبضہ کر لیا ہے جو علماء کے لیے مخصوص ہیں کاش تم شعور رکھتے ، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ معاملات اور حکومتیں اللہ

تم نے اس مقام کو صرف اس لیے چھین لیا ہے کہ تم حق سے منہ موڑتے ہو، اور واضح دلیل کے بعد سنت میں اختلاف کرتے ہو، اگر تم اذیت پر صبر کرو اور اللہ کی رضا کے لیے مشقت اٹھالو، تو اللہ کے کام تم پر واپس آئیں گے ، تم سے صادر ہوں گے ، اور تمہارے پاس واپس آئیں گے ، لیکن تم نے ظلم کرنے والوں کو اپنے اوپر مسلط کر دیا اور اللہ کے کاموں کو ان کے ہاتھوں میں سونپ دیا، وہ شبہات پر عمل کرتے ہیں اور شہوات میں چلتے ہیں، تم نے موت سے فرار کرنا اور اسی زندگی سے لطف اندوز ہونا چاہا جو تمہیں چھوڑ جائے گی ، اس لیے تم نے کمزوروں کو ان کے ہاتھوں میں دے دیا ، پس کچھ غلام ہیں اور کچھ مغلوب ہیں، اور کچھ ایسے ہیں جو اپنی معیشت میں کمزور اور مغلوب ہیں، وہ اپنی رائے کے ساتھ سلطنت میں گردش کرتے ہیں، اوروہ رسوائی کا شعور رکھتے ہیں اور اپنی خواہشات کے ساتھ بروں کی پیروی کرتے ہیں،اور جبار پر جرات کرتے ہیں۔ اور ہر شہر میں ان میں سے ایک ظالما خطیب ہے ، زمین ان کے لیے خالی ہے ، اور ان کے ہاتھ اس میں پھیلے ہوئے ہیں اور حکمرانوں کے ہاتھ ان سے بند ہیں، اور رہنماوں کے ہاتھ ان سے پیچھے ہٹے ہوئے ہیں،اور ان کی تلواریں ان پر مسلط ہیں۔اور تمہاری تلواریں ان سے ہوا دار ہیں۔ لوگ ان کے غلام ہیں، اور وہ کسی کے ہاتھ کو بھی نہیں روکتے ہیں ، پس کچھ ظالم ضدی ہیں اور کچھ لوگوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔بہت سخت اور نافرمانی کرنے واالا، جو نہ ابتدا کرنے والے کو جانتا ہے نہ واپس لانے والے کو ، پس کیا اور کیا مجھے تعجب ہے؟ پس کیا ہی تعجب ہے اور مجھے کیا ہے کہ میں تعجب نہ کروں؟ اور زمین غداروں سے بھری ہوئی ہے، اور وہ شخص جو صدقہ دے کر ظالم ہو، اور جو مومنوں پر حکمران ہو کر ان پر رحم نہ کرے، پس اللہ حکمران ہے اس چیز میں جس میں ہمارا اختلاف ہے ، اور فیصلہ کرنے والا ہے اس فیصلے میں جو ہمارے درمیان ہوا، اے اللہ ! تو جانتا ہے کہ ہمارا اختلاف سلطنت کے لیے نہ تھا اور نہ ہی ہم نے فضول حطام (ملبےٌ سے کچھ طلب کیا، لیکن ہم تیرے دین کی نشانیوں کی حفاظت کریں گے، اور تیرے ملک میں اصلاح کریں گے ، اور تیرے بندوں میں سے مظلوم کو پناہ دیں گے اور تیرے فرائض، سنتوں اور احکامات پر عمل کریں گے ، لیکن یہ بات یقینی ہے کہ ہر خون کا ایک دن بدلہ لینے والا ہوگا، اور وہ بدلہ لینے والا ہمارے دلوں میں ہے اور وہ ہمارے حقوق ، ہمارے قریبی رشتہ داروں کے حقوق ، یتیموں، اور مسکینوں اور مسافروں کے حقوق میں اللہ محافظ ہے، وہ اللہ ہے جسے اس کی طلب میں کوئی حرج نہیں ہے ، اور اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی، اور جو لوگ ظالم ہوئے ہیں، وہ جلد ہی جان لیں گے کہ وہ کس طرف لوٹیں گے ، المعیار والموازنۃ ابو جعفر الا سکافی صفحہ :284

راہ ہموار کرنے والا

ظہور کے زمانے کے لیے، روایات کے مطابق

اور جب ہمیں یہ واضح ہو جائے کہ ظہور مقدس کے زمانے میں کئی جھنڈے بلند کیے جائیں گے، جن میں سے ہر ایک باطل ہوگا اور امر اس کے درمیان مشتبہ ہوگا، سوائے ایک کے جو ہدایت اور حق کا جھنڈا ہے، تو وہ معصوم جھنڈا صرف امام حجت علیہ السلام کا جھنڈا ہوگا، اور امام علیہ السلام کا جھنڈا راہ ہموار کرنے والے رہبر کے جھنڈے میں ظاہر ہوگا، اور وہ رہبر وہی ہوگا جو امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرے گا، اور تاکہ ہمیں الیمانی کی شخصیت کو جاننے

کی صورت واضح ہو سکے، جس کی بیعت پر روایات اہل بیت علیہم السلام نے نص دی ہے، پہلے ہمیں ان روایات کا جائزہ لینا چاہیے جن میں بعثت کا ذکر ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام ایک ہی وقت میں دو افراد کے لیے بیعت نہیں طلب کرتے تھے، اس لیے بیعت طلب کرنے والی روایات کسی مخصوص شخص کی طرف اشارہ کرتی ہیں، یہ ایک باب سے اور دوسرے باب سے ان کا بیعت طلب کرنا ضروری ہے، لیکن یہ خدا کی طرف سے ایک نص ہونی چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مرضی سے کوئی شرط نہیں رکھی، اور اس کے اہل بیت بھی اس علم کے وارث تھے، اس لیے انہوں نے اس شخص کے ظہور کے وقت اس شخص سے بیعت کی، اور یہاں سے واضح ہو جاتا ہے کہ تمام روایات جو بیعت کا مطالبہ کرتی ہیں، وہ ایک شخص کی طرف اشارہ کرتی ہیں، یا تو اس کے ذاتی طور پر یا اس کے پیروکاروں کے ذریعے، اور اس کے ذریعے ہمیں مطلوبہ تصویر کا ایک حصہ واضح ہو جاتا ہے، اور دوسرا امر یہ کہ: بعض اوصاف جو قائم یا مہدی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، لیکن ان میں امام مہدی مراد نہیں لیے جاتے، اور یہ اس لیے ہے کہ وہ امام مہدی کے معروف اوصاف کے مطابق نہیں ہیں یا ان کے متصادم ہیں۔

وہ اوصیاء جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام کی طرف سے بیعت (ع) منصوص ہے

(اور کسی مومن مرد یا مومن عورت کو یہ شایان نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی حکم فرمائیں تو ان کے لیے اپنے معاملے میں اختیار ہو ، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ کھلی ہوئی گمراہی میں پڑ جاتا ہے)

(الاحزاب : 36)

بیعت کا امر اختیار نہیں ہے-----اور معصوم، غیر معصوم کے لیے بیعت کا مطالبہ نہیں کرتا

امام ابو عبدا للہ علیہ السلام اپنے آبائو اجداد سے اور وہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے کی رات حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے ابو الحسن! ایک صحیفہ اور دوات لائو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا وصیت نامہ لکھنا شروع کیا اور یہاں تک پہنچے کہ فرمایا: اے علی ! میرے بعد بارہ امام ہوں گے، اور ان کے بعد بارہ مہدی ہوں گے اے علی ! تم بارہ اماموں میں سب سے پہلے ہو، اور حدیث بیان فرمائی یہاں تک کہ فرمایا، اور چاہیے کہ حضرت حسن علیہ السلام اسے اپنے بیٹے حضرت محمد علیہ السلام کو دیں، وہ آل محمد میں سے محافظ ہیں۔ پس وہ اثنا عشر(بارہ) اماموں میں سے بارہویں امام ہوں گے، اور ان کے بعد بارہ مہدی ہوں گے ، جب حضرت محمد المہدی علیہ السلام کی وفات کا وقت آئے گا تو وہ اپنے بیٹے اول المھدین کو دیں گے، ان کے تین نام ہوں گے: ایک نام میرے نام کی طرح، ایک میرے والد کے نام پر عبدا للہ ہو گا اور احمد، اور مہدی کا تیسرا نام ہو گا، وہ اول المومنین ہوں گے ، بحار الانوار جلد 53 صفحہ 147/ جلد 36 صفحہ 260، والغیبۃ للطوسی 150، غایۃ المرام جلد 2 صفحہ 241 مختصر بصائر الدرجات للحلی ص 39 مکاتیب الرسول : للمیانجی جلد 2 صفحہ 92

(اسماعیل بن عیاس روایت کرتے ہیں، اعمش سے، وہ ابی وائل سے، وہ حذیفہ سے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: رکن اور مقام کے درمیان ان کی بیعت کی جائے گی، اس کا نام احمد اور عبداللہ اور مہدی ہے ، یہ اس کے تین نام ہیں) غیبہ الطوسی صفحہ 454/480

بحار الانوار جلد 52 صفحہ 291 معجم احادیث الامام المہدی لکوارنی جلد 1: 453 الخرائج والجرائح للروانڈی صفحہ 1149

اوراس روایت سے واضح ہے کہ پہلے مہدی، یعنی امام مہدی علیہ السلام کے بیٹے، وہ ہیں جن کی رکن اور مقام کے درمیان بیعت کی جائے گی، ان کے تین نام عبداللہ، احمد اور مہدی، یہ ان کے نام ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصیت میں ہے؟ کیا وہ وہی مولیٰ ہیں جن سے بیعت لی جائے گی۔ان کے اپنے والد امام مہدی علیہ السلام کے بعد؟

اس سے پہلے کہ ہم دیگر روایات کا جائزہ لیں، ہمیں اس حقیقت کی طرف توجہ کرنی چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بیعت کا حکم دیا تھا، وہ چوبیس ہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت میں بیان ہوا ہے، اور وہ بارہ امام ہیں، جن میں آخری منتظر امام علیہ السلام ہیں، اور بارہ مہدی ہیں، امام مہدی علیہ السلام کی اولاد وہ قیام کے بعد اللہ کے عدل کے دور میں حکومت کریں گے، اور امام مہدی علیہ السلام کے پہلے خلیفہ، یعنی بارہ مہدیوں میں سے پہلے، ان کے بیٹے احمد ہوں گے، اور وہ ان کے وصی ہیں، اور وہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے آغاز میں پہلے ایمان لانے والے ہوں گے، اور وہی ہیں جو اپنے والد کے لیے بیعت لیں گے، اور یہی وہ ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک اللہ کے بندوں پر حجت ہیں، یعنی وہ اللہ کی طرف سے لوگوں کی رہنمائی کرنے والے اور ان کے لیے اللہ کی آیات کی تفسیر کرنے والے ہیں، وہ روایات جن کے ذریعے اہل بیت علیہم السلام سے بیعت پر نص ہے، بہرحال یہ امام مہدی علیہ السلام یا امام مہدی سے پہلے، ان کے فرزند سلام اللہ علیہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔اس لیے کہ ظہور کے زمانے میں ان کے سوا کوئی اور حجت نہیں ہوگا ان پر اہل بیت علیہم السلام سے نص ہے، حقیقت یہ ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام، ان کے ظہور سے پہلے وفات پا گئے، اور گیارہ مہدیین، اپنے والد محترم کے بعد عدل الٰہی کی حکومت کرتے ہیں، لہٰذا ظہور کے واقعات کا مشاہدہ صرف امام مہدی علیہ السلام اور اول المہدیین (پہلے مہدی) علیہ السلام کر سکتے ہیں۔

امام ابو جعفر علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا: اور جب وہ امام مہدی علیہ السلام ثعلبیہ مکہ مکرمہ کے ایک پہاڑ تک پہنچیں گے، تو ان کی پشت سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوگا، جو جسمانی طور پر لوگوں میں سب سے مضبوط ہوگا، اور دل کے لحاظ سے سب سے زیادہ بہادر ہوں گے، سوائے اس صاحب امر کے امام مہدی علیہ السلام کے وہ کہیں گے: اے شخص! تم کیا کر رہے ہوں؟ قسم ہے اللہ کی ، آپ لوگوں کو نعمتوں کی ہولناکی سے چونکا دیتے ہیں۔ تو کیا بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہے یا کسی اور سے ؟ تو وہ صاحب بیعت احمد علیہ السلام کہیں گے: قسم ہے اللہ کی، یا تو تم خاموش ہو جاؤ گے یا میں اسے مار دوں گا، جس میں تمہاری آنکھیں ہیں۔ تو اس شخص کو قائم امام مہدی علیہ السلام کہیں گے: خاموش ہو جاؤ، اے فلاں! اللہ کی قسم! میرے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک عہد ہے اے فلاں، مجھے اس عہد کو ادا کرو، یا زنجلیفہ! پس ان کے پاس ایک چیز لائی جائے گی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جو عہد ہے اسے پڑھیں گے۔، تو وہ کہنے لگے، اللہ مجھے آپ پر قربان کردے! مجھے اپنا سر دے، میں اسے چوم لوں، وہ اپنا سر آگے کریں گے، اور وہ اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان چوم لیں گے، پھر وہ کہیں گے: اللہ مجھے آپ کے لیے قربان کردے! ہمارے لیے بیعت کی تجدید کر دیں ، تو آپ ﷺ ان کے لیے بیعت کی تجدید کر دی۔ کتاب

المہدی المنتظر علیہ السلام جلد 2 الحاج حسن الشاکری صفحہ 436

ابو حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھے گویا مصر سے سبز رنگ کے رنگے ہوئے پرچم نظر آرہے ہیں جو شام کی طرف بڑھ رہے ہیں یہاں تک کہ شام کے علاقوں میں اگر امام صاحب الوصیاء امام مہدی علیہ السلام کی طرف پیش کیے جائیں گے، الارشاد شیخ مفید جلد 2صفحہ:376

اگر تم نے خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے نکلتے ہوئے دیکھے، تو ان کے پیچھے آجاو، چاہے پھسلتے ہوئے برف پر ہی کیوں نہ جانا پڑے، کیونکہ ان میں امام مہدی کے خلیفہ ہوں گے، ۔:الملاحم والفتن السید بن طاووس الحسنی صفحہ: 52

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین لوگ قتل ہوں گے، سب کے سب خلیفہ کے بیٹے ہوں گے، پھر یہ خزانہ ان میں سے کسی کے ہاتھ نہیں لگے گا، پھر مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے طلوع ہوں گے اور وہ ان لوگوں سے ایسی لڑائی لڑیں گے جو کسی قوم نے نہیں لڑی، پھر آپ نے ایک نوجوان کا ذکر کیا اور فرمایا: جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرو، کیونکہ وہ امام مہدی کے خلیفہ ہوں گے۔ بشارۃ الاسلام صفحہ :30

اس روایت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی، صاحب بیعت یا خلیفہ مہدی، ایک نوجوان ہوں گے، اور ہم خلیفہ مہدی اور صاحب رایۃ الحق کی تلاش میں ہیں کیونکہ ان کے علاوہ سب باطل ہے، جی ہاں، اس روایت کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہمیں رایۃ الحق صرف جھنڈوں والے الطاعنین فی السن، یعنی بوڑھے لوگوں میں نہیں تلاش کرنی چاہیے، ہمیں صرف نوجوانوں میں تلاش کرنی چاہیے، تو اگر اے قاری، تیرا خاص دوست پہلی چھلنی سے گر گیا تو، مایوس نہ ہونا اور ناراض نہ ہونا، اپنا ہدف اللہ، اور حق بناو جس کی طرف اہل بیت نے اشارہ کیا ہے، اور اس تحقیق کو سنجیدہ انداز میں کرو، جوان قیود اور تعصّبات سے خالی ہو جوان ذہنوں میں بہت سے لوگوں کے گلے میں پھنس چکے ہیں اور ان کے خیالات اور جذبات پر قابو پا رہے ہیں، پس امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: لوگوں کو حق کی بنیاد پر پہچانو، حق کو لوگوں کی بنیاد پر نہ پہچانو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خزانہ کے پاس تین لوگ لڑیں گے، جن میں سے ہر ایک خلیفہ کا بیٹا ہوگا، پھریہ خزانہ ان میں سے ایک کے ہاتھ بھی نہیں لگے گا۔ پھر مشرق کی طرف سیاہ جھنڈے طلوع ہوں گے، ۔۔۔ جب تم ان کے امیر کو دیکھو تو اس کی بیعت کرنا، چاہے تم برف پر گھٹنوں کے بل ھی چل کر جانا پڑے، پس وہ خلیفہ اللہ المہدی ہوں گے ۔ غایۃ المرام جلد السید ھاشم البحرانی صفحہ108;

اس روایت سے ہم یہ جانتے ہیں کہ امیر رایات المشرق، یعنی مشرق سے نکلنے والے سیاہ جھنڈوں کے امیر، وہی امام مہدی ہوں گے (عبداللہ، احمد، المہدی) جن کی بیعت ہوگی، اور اس وقت مشہور روایت یہ ہے کہ امام مہدی مکہ میں قیام کریں گے، نہ کہ مشرق میں، یہ بات قابل غور ہے کہ اس معاملے پر مفصل بحث کی ضرورت ہے، جس پر ہم بعد میں بات کریں گے، اس لیے، یہاں کچھ روایات ہیں جو رایات المشرق کی بیعت کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور یہ روایات مختلف صیغوں میں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین خلیفہ کے بیٹے قتل ہوں گے، پھر یہ خزانہ ان میں سے کسی کا بھی نہیں ہوگا، پھر سیاہ جھنڈے والے آئیں گے اور انہیں ایسے قتل کریں گے جیسے کبھی کسی کو نہیں کیا گیا، پھر اللہ کا خلیفہ المہدی آئے گا، جب تم اسے سنو تو اس کے پاس جائو اور اس کی بیعت کرو، وہی اللہ کا خلیفہ المہدی ہے، بحار الانوار جلد 51 صفحہ:83

سخت ہوں گے، جو انہیں سنے تو ان کے پاس جائے اور ان کی بیعت کرے، چاہے اسے برف پر رینگنا پڑے، بحار الانوار جلد 51 صفحہ:83

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ حق کو قائم کرنے والے کا قیام نہ ہو، اور وہ اس وقت قائم ہوگی جب اللہ تعالیٰ اسے اجازت دے گا، جو اس کی پیروی کرے گا، وہ نجات پائے گا اور جو اس سے پیچھے رہ جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا، اللہ ، اللہ ، اللہ کے بندو! اس کے پاس جاؤ۔ چاہے تمہیں برف پر رینگنا پڑے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور میرا خلیفہ ہے دلائل لامامۃ الطبری صفحہ :352 بحار لانوار : جلد 51 صفحہ:25

اور یہ بھی ضروری ہے کہ قاری اس بات کی طرف توجہ دے کہ ہر لفظ قائم سے مراد امام مہدی نہیں ہے، جیسا کہ یہ بات اگلی روایت سے واضح ہو جائے گی، جو فقرہ (ب) میں انشاء اللہ آئے گی، اور اس روایت میں قائم الحق سے مراد وہ قائم ہے جو قیامت سے پہلے قائم ہوگا، اور قیامت کا قائم امام مہدی علیہ السلام ہے۔

مفضل بن عمر کہتے ہیں: میں نے اپنے مرشد امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: کیا امام مہدی علیہ السلام کے لیے کوئی ایسا وقت ہے جسے لوگ جانتے ہوں؟ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور کسی ایسے وقت پر ہو کہ انھیں ہمارے شیعہ جانتے ہوں، مفضل بن عمر نے عرض کیا: یا سیدی! ایسا کیوں؟ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ اس لیے ہے کہ یہی وہ وقت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ آپ سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ اس کا وقت کب ہوگا؟ آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے، اس کے سوا اس کا علم کوئی نہیں رکھتا، وہ اسے اپنے وقت پر ظاہر کرے گا، وہ آسمانوں اور زمین پر بھاری ہے ، وہ تم پر اچانک آئے گی ، وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں ، جیسے آپ اس سے بے خبر ہوں، آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے ، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے'(الاعراف : 187) اور یہ وہ قیامت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقت کب ہوگا؟ (النازعات :42) اور اللہ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے، اور آپ نے یہ نہیں فرمایا: کہ یہ کسی اور کے پاس ہے، اور اس نے فرمایا: کیا وہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر اچانک آ جائے ؟ اس کے آثار تو آچکے ہیں، سو جب یہ ان پر آ جائے گا، تو میں ان کے لیے ایک ذکر ہوں گا، (محمد: 18)

اور فرمایا: (قیامت قریب آگئی ہے اور چاند شق ہو گیا ہے) (قمر 1) اور فرمایا: تم نہیں جانتے شاید قیامت قریب آجائے'(الاحزاب 63) وہ لوگ جو اس پر ایمان رکھتے ، وہ اسے جلدی لانے کی کوشش کرتے ہیں، اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں ، وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ حق ہے ، لیکن وہ لوگ جو قیامت میں اختلاف کرتے ہیں، وہ دور کی گمراہی میں ہیں (الشوریٰ :18) بحار لانوار العلامۃ المجلسی جلد53 صفحہ:1

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ قائم الحق نہ قائم نہ ہو جائے ، کیونکہ قیامت امام (ع) ہے، یعنی امام مہدی (ع) کے قیام عسکری کے بغیر قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ قائم الحق، رسول اللہ کا خلیفہ، قائم نہ ہوجائے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے، یعنی وہ مہدی اول، وہ پہلے مومن ہیں جن کا وصیت میں ذکر ہوا ہے، ایک شخص امام مہدی علیہ السلام کے لیے راہ ہموار کرے گا۔ وہ اہل بیت سے ہے، یعنی ان کی اولاد سے ہے، وہ اپنی تلوار اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے آٹھ ماہ تک رہے گا، جیسا کہ روایت

ھیم بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انہوں نے اس شخص سے سنا ہے جس نے حضرت علی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا اور ان کے امام مہدی علیہ السلام سے پہلے ان کی اہل بیت سے ایک شخص مشرق کی طرف سے نکلے گا، اور وہ اپنی تلوار اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے آٹھ ماہ تک رہے گا، الملاحم والفتن السید بن طاووس صفحہ:66

ابن حماد کے مخطوطے میں ہے کہ سفیانی کوفہ میں داخل ہوگا اور اسے تین دن تک لوٹے گا، اور اس کے لوگوں میں سے ساٹھ ہزار کو قتل کرے گا، پھر وہ اس میں ٹھہرے گا، اور سیاہ پرچموں کو قبول کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ پانی پر نہ اتر جائیں، اور کوفہ میں موجود سفیانی کے ساتھیوں کو ان کی آمد کی خبر پہنچتی ہے، تو وہ بھاگ جاتے ہیں، اور کوفہ کی سیاہ پوش عوام نکلتی ہے، جن کے پاس صرف تھوڑا سا اسلحہ ہوتا ہے، اور ان میں سے بعض بصرہ کے لوگ بھی ہوں گے، وہ سفیانی کے ساتھیوں کو پکڑ لیتے ہیں، اور ان کے پاس جو کوفیوں کو قیدی بنا کر لے گئے تھے، انہیں آزاد کرا لیتے ہیں، اور سیاہ پرچم امام مہدی کی بیعت کرنے کے لیے بھیجے جائیں گے) عصر الظہور الشیخ الکورانی صفحہ :125

جابر علیہ السلام سے روایت ہے وہ ابو جعفر(ع) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: خراسان سے آنے والے سیاہ پرچم کوفہ میں اتریں گے، جب مکہ میں امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو لوگ ان کی بیعت کریں گے، کتاب الفتن نعیم بن حماد المروزی صفحہ :197

امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: پھر وہ اور ان کے ساتھی تین سو لوگ، دس مزید اور کچھ اور مکہ سے نکلیں گے، جو رکن اور مقام کے درمیان بیعت رکریں گے، ان کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا عہد نامہ، ان کا پرچم اور ان کا ہتھیار ہوگا، البحار جلد 52 صفحہ :223

امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: دریائے فرات کے پار سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام الحارث بن حراث ہوگا، اس کے مقدمے میں ایک شخص ہوگا جس کا نام المنصور ہوگا، اگر کوئی شخص آل محمد علیہم السلام کو اپنے گھر میں پناہ دے یا انہیں اپنی جگہ دے جیسا کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پناہ دی تھی، تو ہر مسلمان پر ان کی مدد کرنا، یا ان کی اجابت واجب ہے ۔ معجم احادیث الامام المہدی علیہ السلام الکورانی جلد 1 صفحہ :394

اس حدیث میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ ہر مسلمان پر آل محمد علیہم السلام کی بیعت کرنا واجب ہے، یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اگر تم ان کی آواز سنو تو ان کی پیروی کرو، چاہے تمہیں اس سے نفرت ہو، یہ تمام الفاظ بیعت اور مدد کے لیے امر کے صیغے میں ہیں۔

امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے:فرماتے ہیں مجھ سے فرمایا اے ابو جارود! جب فلک کا گھماؤ آئے اور لوگ کہیں کہ وہ فوت ہوگئے یا ہلاک ہوگئے ہیں، یا وہ کسی وادی میں چلے گئے ہیں اور ان کی تلاش کرنے والا کہے کہ یہ ہو سکتا ہے اور اس کی ہڈیاں پڑی ہوئی ہوں، تو اس وقت اس کی تلاش کرو اور جب تم اسے سنو تو اس کی پیروی کرو، چاہے تمہیں برف پر رینگنا ہی پڑے) ، غیبۃ النعمانی صفحہ :154

(ب)امام مہدی علیہ السلام اور پہلے مہدی کے اوصاف میں فرق کرنے والی علامات

اور اوصاف کی بحث سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ قائم کے بارے میں بیان کردہ روایات صرف امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں محدود نہیں

ہے،کبھی کبھی قائم سے مراد امام علیہ السلام ہوتے ہیں اور کبھی دوسری بار قائم سے مراد ایک ایسا شخص ہوتا ہے جو امام علیہ السلام کے حکم پر عمل کرتا ہے، جیسا کہ درج ذیل روایت میں ہے:

(امام ابو عبدا للہ جعفر علیہ السلام سے روایت ہے امیر المومنین نے ان چیزوں کے بارے میں فرمایا جو ان کے بعد سے قیام قائم تک ہوں گی ،حضرت حسین علیہ السلام نے فرمایا: اے امیر المومنین، کب اللہ تعالیٰ زمین کو ظالموں سے پاک کرے گا؟ تو امیر المومنین نے فرمایا: ۔۔۔۔۔ پھر فرمایا: جب قائم خراسان میں قیام کریں گے اور کوفہ، ملتان کی زمین پر غالب آئے گا اور بنی کاوان کے جزیرے سے گزر جائے گا، اور ہمارے قائم جیلان میں قیام کرے گا، اور اس کے جواب میں نیک اور بد دونوں لبیک کہیں گے۔۔۔۔پھر قائم الماموں، اور امام مجہول یعنی امام مہدی علیہ السلام قیام کریں گے، اس کے لیے عزت اور فضلیت ہے، وہ تیرے بیٹوں میں سے ہے، اے حسین! اس کی مانند کوئی بیٹا نہیں ہے، وہ دورکنوں کے درمیان دو مسجدوں کے درمیان ظاہر ہوگا۔۔۔) الغیبۃ للنعمانی صفحہ :283 بشارۃ الاحلام صفحہ: 41

اسی طرح، وہ روایات جو امام مہدی علیہ السلام کے اوصاف بیان کرتی ہیں، وہ امام مہدی علیہ السلام تک محدود نہیں ہیں،کبھی کبھی ان سے مراد امام علیہ السلام ہوتے ہیں اور کبھی کبھی ان سے مراد مہدی اول ہوتے ہیں، وہ بارہ مہدیوں میں پہلے ہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصیت نامے میں ذکر ہے، اور وہ امام علی علیہ السلام ان امام مہدی علیہ السلام کے ساتھی بلکہ ان پر ایمان لانے والے سب سے پہلے ہیں، وہ ان کے قیام کے لیے سب سے بڑے راہ ہموار کرنے والے ہیں۔

ا - شیخ علی الکرانی نے درج ذیل الفاظ کا ذکر کیا ہے مفردات: یہ جیحون کے پار کے علاقوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، جن میں سمرقند، بخارا اور دیگر شامل ہیں: اس سے مراد دجلہ اور فرات کے پار کے علاقے بھی ہوسکتے ہیں: یہ ایک شخص کا نام ہے: ایک روایت میں اسے الحارث حراث بھی کہا گیا ہے: عربی میں اس کے نام کے معنی یہ ہوسکتے ہیں: یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ نام اس کی مہارت اور اس کے پیشے کی طرف اشارہ ہو، کیونکہ کسان اپنی زمین کی کاشت میں ماہر ہوتا ہے

2 - ایک روایت صفحہ 37 پر گزر چکی ہے۔ فلک کی گردش (الٹنے) سے مراد شیعوں کا آپس میں اختلاف ہے

اور یہ وہ چیز ہے جو امام مہدی کے اوصاف میں بعض محققین کے خیال میں موجود تضاد کو حل کرتی ہے،کبھی روایات میں ذکر ہوتا ہے کہ وہ امام مہدی علیہ السلام سیاہ ہوں گے،کبھی سرخ رنگ میں گھلے ہوئے ہوں گے، اور ایک دوسری روایات میں ذکر ہے کہ وہ سفید ہوں گے لیکن سرخ رنگ میں گھلے ہوئے ہوں گے، اور ایک روایت میں ذکر ہوتا ہے کہ ان کے ابرو ایک ساتھ ہوں گے، اور ایک دوسری روایت میں ذکر ہوتا ہے کہ وہ الگ ہوں گے،کبھی روایات میں ذکر ہوتا ہے کہ ابرو قریب ہوں گے، اور کبھی ذکر ہوتا ہے کہ ابرو بلند ہوں گے، اور جو کوئی زیادہ جاننا چاہتا ہے، وہ کتاب (ایقاظ لنائم لاستقبال القائم) کو پڑھے،

اور یہاں ہم کچھ روایات ذکر کرتے ہیں جو قائم، مہدی، یا صاحب الامر کے اوصاف بیان کرتی ہیں، وہ کام جو صرف ایک شخص سے پورا نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ ان میں سے بعض امام کے بارے میں معروف تصریحات کے بالکل خلاف ہیں، یعنی وہ سفید رنگ کے ہیں جس میں سرخی ہے، یعنی ان کے ابرو میں ایک دوسرے سے ملی ہوں گی، یعنی اس کی آنکھیں سیاہ ہیں، یعنی اس کے دائیں گال پر ایک تل ہے، وغیرہ: یعنی اور اس کے علاوہ بھی کچھ خصوصیات ہیں، اور شیعوں کے ہاں ملاقاتوں کے قصے مشہور ہیں، جیسے کہ علی بن مہزیار کی ملاقات

، اور علی بن مہزیار کی امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات کے قصے سے انہوں نے کہا: اور وہ امام (مہدی علیہ السلام) ایک پھول کی شاخ یا ریحان کی ڈالی کی طرح ہیں، وہ (امام مہدی علیہ السلام) معاف کرنے والے، سخی،

پرہیزگار، پاکیزہ ہیں وہ نہ تو بہت لمبے ہیں نہ ہی بہت چھوٹے بلکہ درمیانے قد کے ہیں۔ان کا رنگ گوارا اور ان کی آنکھیں سیاہ ہیں، بلکہ وہ درمیانی قد کے ہیں، ان کا سر گرد تھا، ان کی پیشانی صاف تھی، ان کی ابرویں ایک دوسرے سے ملی ہوئی، ان کا چہرہ گھنی داڑھی والا، اور ان کے گال نرم ہیں، ان کے دائیں گال پر ایک تل ہے جو گویا عنبر کے چمکتے ہوئے دانے پر مسک کا پھول ہو۔ الغیبۃ: الشیخ الطوسی صفحہ : 265

اوران صفات کے خلاف جوامام صادق علیہ السلام نے امام مہدی علیہ السلام کی تعریف میں بیان کی ہیں، وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ وہ مشرف الحاجبین ہیں، نہ کہ ازج اور آپ نے فرمایا کہ ان کی پیشانی پراثر ہے، اورلیکن تل نہیں فرمایا، اوراثر میں ہے کہ تل کے بغیر، اس لیے یہ لازمی ہے کہ یہ کوئی اور ہو۔اورآپ کے سامنے یہ روایات ہیں:

حمران بن اعین سے روایت ہے کہ انہوں نے امام ابو جعفر باقر علیہ السلام سے عرض کیا: میں مدینہ میں داخل ہوا اور میرے پاس ایک ہار ہے جس میں ایک ہزار دینار ہیں، میں نے اللہ سے عہد کیا ہے کہ میں ان دیناروں کو آپ کے دروازے پر ایک ایک کرکے خرچ کروں گا، یا آپ مجھے اس سوال کا جواب دیں گے جو میں آپ سے پوچھوں گا، امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے حمران! پوچھو، میں جواب دوں گا، اور اپنے دیناروں کو ضائع نہ کرو، حمران بن اعین نے عرض کیا: میں آپ سے آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قربت کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ اس امر کے صاحب اور قائم کرنے والے ہیں؟ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: نہیں حمران بن اعین نے عرض کیا: پھر وہ کون ہے؟ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ سرخ رنگت والا گہری آنکھوں ولا، ایک دوسرے سے ملے ہوئے ابرو والا۔کندھوں کے درمیان کا حصہ چوڑ،سر کے بالوں میں حزاز، اور ان کے چہرے پر اللہ کے رحم موسی کا اثر ہے۔) الغیبۃ للنعمانی صفحہ 215:

اورحزاز وہ ہے جو بالوں میں نخالہ (چوکر) کی مثل ہوتا ہے) بحارالانوار جلد:51 صفحہ:40

حمران بن اعین رضی اللہ عنہ سے روایت ہ ے میں نے ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو میں نے ان سے کہا: آپ ہی قائم ہیں۔ انہوں نے فرمایا: االلہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں، اور میں خون کا مطالبہ کرنے والا ہوں اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، پھر میں اس کے پاس گیا، اور کہا، میں نے جان لیا کہ تمہارا مبدح البطن ساتھی کہاں جائے گا اور پھر ان کے سر میں حزاز ہوگا،ابن الاروع اللہ فلاں پر رحم کرے) الغیبۃ للنعمانی صفحہ :216

ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام ابو جعفر صادق علیہ السلام یا امام ابو عبدا للہ علیہ السلام نے فرمایا یہ شک ابن عصام کی طرف سے ہے۔: اے ابو محمد! قائم کے دو نشان ہیں: ایک نشان ان کے سر پر ہے جو کہ ان کے سر میں حزاز کی بیماری ہے۔اور ایک نشان ان کے کندھوں کے درمیان ان کی بائیں جانب ہے، ان کے بائیں کندھے کے نیچے ایک ورقہ ، آس (ایک درخت) کے پتوں کے مثل ہے ، الغیبۃ للنعمانی صفحہ :216

یحیی بن فضل نوفلی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں علی بن ابو حسین موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جب وہ بغداد میں عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تھے، آپ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: تو ہی اللہ ہے ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی اول ہے، تو ہی آخر ہے، تو ہی ظاہر

اے اللہ اپنے دشمنوں سے بدلہ لینے کے لیے جلدی سے فرج عطا فرما، اوران کے لیے وہ پورا کر دے جو تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، اے جلال اور کرم والے، ابو بصیر کہتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا: وہ کون ہے جس کے لیے دعا کی جارہی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ مہدی ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل سے ہیں، امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد کی قسم! وہ مہدی لمبے پیٹ ولا، جڑے ہوئے ابرو والا، پر جوش پنڈلیوں والا، کشادہ کندھوں والا، گہری رنگت والا اور رات کی جاگن سے زردی مائل سیاہ رنگت والا ہوگا، وہ رات کو ستاروں کو دیکھتا ہوگا، سجدہ اور رکوع میں مشغول ہوتا ہوگا، بحار الانوار العلامۃ المجلسی جلد: 83 صفحہ:81

سعد بن عبداللہ قمی اپنی طویل حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے امام مہدی علیہ السلام کو دیکھا جب وہ لڑکے تھے، امام علیہ السلام نے فرمایا: ج(۔۔۔ جب ہم نے مولانا ابو محمد علیہ السلام کا نورانی چہرہ دیکھا تو ہمیں اس کی مثال کسی چاند کی سی لگی جو اپنی پوری چودھویں کو پہنچ چکا ہو، اور ان کے دائیں گھٹنے پر ایک غلام بیٹھا ہوا تھا جو اپنے خدوخال اور نظر میں مشتری سے مشابہ تھا، اس کے سر پر دو بڑے بالوں کے درمیان ایک فرق تھا جو دو واؤ کے درمیان ایک الف کی طرح تھا۔۔۔) کمال الدین وتمام النعمہ الشیخ الصدوق صفحہ: 457

امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اگر وہ ظاہر نہ ہوتا تو اس کی گردن پھٹ جاتی، آسمانوں اور اس کے رہنے والے ان کے خروج سے خوش ہوں گے، وہ ایک ایسا شخص ہے جس کی پیشانی صاف اور روشن ہے، نیز ان کی ناک چھوٹی ہوگی، پیٹ ضخیم ہوگا، قوی رانوں والا، ان کی دائیں ران پر ایک نشان ہوگا، ان کے دانت کھلے ہوئے ہوں گے اور وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جیسے کہ وہ ظلم اور زیادتی سے بھری ہوئی ہے، کتاب الغیبۃ محمد بن ابراہیم النعمانی صفحہ: 215

(امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب آل محمد کا قائم قیام کرے گا تو وہ لوگوں کے درمیان داود کی طرح فیصلہ کرے گا اور اسے کوئی گواہی کی ضرورت نہیں ہوگی، اللہ تعالیٰ اسے اپنے علم سے الہام دے گا، اور وہ اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرے گا، ہر قوم کو اس چیز سے آگاہ کرے گا جسے اس نے چھپا رکھا ہے، اور اپنے ولی کو اپنے دشمن کے اشارے سے پہچان لے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو عاجزی اختیار کرتے ہیں اور وہ سیدھا راستہ ہے) الارشاد الشیخ المفید جلد 2 صفحہ: 386

امیر المومنین علیہ السلام سے جب عمر نے قائم علیہ السلام کے نام کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اس سے انکار کیا۔۔۔۔۔ عمر نے کہا: تو مجھے ان کی صفت بتاؤ، اس نے کہا: وہ ایک نوجوان ہیں، درمیانے قد کے، خوبصورت چہرے والے، خوبصورت بالوں والے ہیں، ان کے بال ان کے کندھوں تک بہہ رہے ہیں اور ان کے چہرے کی نورانیت ان کی سیاہ داڑھی اور سر پر غالب ہے، الغیبۃ الشیخ الطوسی صفحہ: 470

اور آگے آنے والی روایت کے مطابق، مہدی علیہ السلام سفید ہیں، جن میں سرخ رنگ کا گھلاؤ ہے، تو پھر پہلی روایتوں میں بھوری رنگت والے کون ہیں؟

امام ابو جعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام علیہ السلام نے اپنے والد، امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی

ہے کہ ان کے دادا، امام علی علیہ السلام نے منبر پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا: آخری زمانے میں میری اولاد میں سے ایک شخص نکلے گا، وہ سفید رنگ کا ہوگا، جس میں سرخ رنگ کا گھلاؤ ہوگا، اس کا پیٹ مبدح ہوگا اور رانیں چوڑی ہوں گی، ان کے کندھوں کے درمیان ایک بڑا نشان ہوگا، اس نشان پر دو داغ ہوں گے، ایک داغ ان کی جلد کے رنگ کا ہوگا اور دوسرا نشان نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نشان کی طرح ہوگا، اس کے دو نام ہیں: ایک خفیہ اور ایک اعلانیہ، جو خفیہ ہے وہ احمد ہے اور جو اعلانیہ ہے وہ محمد ہے، کمال الدين وتمام النعمة الشيخ الصدوق صفحہ: 653

میں کہتا ہوں: اسم اور کوئی شخص ان کے جسم کا نہیں ہے، اس لیے ان کا قول: نام ظاہر کیا گیا، سے مراد امام محمد بن حسین عسکری کا نام ہے، یہ نام سب کو معلوم ہے اور اہل بیت علیہ السلام نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے اور اسے چھپایا نہیں ہے، لیکن جو خفیہ ہے وہ نام ہے جس کے ساتھ وہ اپنے ظہور کے آغاز میں ظاہر ہوں گے، یہ ان کے وصی کا نام ہے، اس کا مطلب ہے کہ امام اپنے ظہور کے آغاز میں اپنے وصی کے ساتھ ظاہر ہوں گے، اور وہ احمد ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصیت نامہ میں مذکور ہے، وہ اولین مومنوں میں سے ہے، یہ احمد امام مہدی علیہ السلام کا بیٹا ہے، جان لیجیے کہ اہل بیت علیہم السلام نے اشارہ کیا ہے کہ امر امام مہدی علیہ السلام میں یا ان کے بیٹے میں ظاہر ہوگا، اس لیے ان کا انکار روا نہیں ہے۔ اور یہ روایت درج ذیل ہے،

ابو بصیر سے روایت ہے ابو عبدا للہ (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عمران کو وحی کی کہ میں تجھے ایک پاکیزہ، اور مبارک بیٹا عطا کروں گا جو اللہ کے حکم سے کوڑھ اور برص کو دور کرے گا اور مردے کو زندہ کرے گا، اور میں اسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا وں گا عمران نے اپنی بیوی حنہ کو یہ خبر سنائی، جو مریم کی ماں تھیں، جب حنہ حاملہ ہوئیں تو ان کے دل میں خیال تھا کہ وہ ایک لڑکا جنم دیں گی، لیکن جب انہوں نے مریم کو جنم دیا تو کہنے لگیں: میرے پروردگار! میں نے ایک لڑکی کو جنم دیا ہے، (مرد عورت کی طرح نہیں ہے)، یعنی بیٹی رسول نہیں ہو سکتی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اللہ جانتا ہے کہ اس نے کیا جنم دیا ہے)، جب اللہ تعالیٰ نے مریم کو عیسی علیہ السلام عطا فرمایا تو وہی بچہ تھا جس کی عمران کو بشارت دی گئی تھی اور جس کا وعدہ کیا گیا تھا، لہذا جب ہم اپنے میں سے کسی مرد کے بارے میں کوئی بات کہیں اور وہ بات اس کے بیٹے یا اس کے بیٹے کے بیٹے میں پائی جائے تو اس کا انکار نہ کرنا)، بحار الانوار جلد 25 120 الكافی صفحہ: 535

محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، فضل بن شاذان نے حماد بن عیسی سے، حماد بن عیسی نے ابراہیم بن عمر یمانی سے اور ابراہیم بن عمر یمانی نے امام ابو عبدا للہ علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا:

اگر ہم کسی مرد کے بارے میں کوئی بات کہیں اور وہ اس میں نہ ہو اور اس کے بیٹے یا اس کے بیٹے کے بیٹے میں ہو تو اس سے انکار نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے) الكافی جلد 1 صفحہ 535

بن محمد، معلی بن محمد سے، الوشاء، احمد بن عائذ سے، اور وہ ابو خدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: لہذا ایک آدمی عدل یا نا انصافی سے کام لے اور اس کی طرف منسوب کیا جائے لیکن اس نے ایسا نہیں کیا تو وہ اس کا بیٹا ہوگا اسکے بعد اس کے بیٹے کا بیٹا تو وہ وہی ہوگا، الكافی جلد 1 صفحہ: 535

اور امام مہدی علیہ السلام کی اہل بیت علیہم السلام کی دعاؤں اور روایات میں ان کے نام اور کنیت کی وضاحت کا بیان ہے۔

مفضل نے کہا: میرے مولا! امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اور ان کی بیعت کیسے ہوگی؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ ایک شِبہ میں ظاہر ہوں گے

تاکہ ان کی شناخت واضح ہو جائے، پھر ان کا ذکر بلند ہوگا، اور ان کا کام ظاہر ہو جائے، اور ان کے نام، کنیت اور نسب سے ان کا اعلان کیا جائے گا، یہ خبر حق پر قائم رہنے والوں، جھٹلانے والوں، موافقین اور مخالفین کے مونہوں سے زیادہ پھیلے گی، تاکہ ان پر حجت قائم ہو جائے کہ انہوں نے ہمیں ان کے بارے میں بتایا ہے اور ہمیں ان کی طرف رہنمائی کی ہے اور ہم نے ان کا نسب، نام اور کنیت بیان کیا، اور ہم نے کہا کہ ان کا نام ان کے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے، اور کنیت بھی تا کہ لوگ یہ نہ کہیں، ہم ان کا کوئی نام، کنیت یا نسب نہیں جانتے، اللہ تعالیٰ ان کے اسم، نسب اور کنیت کے ساتھ اس کی وضاحت ثابت کرے گا یہاں تک کہ بعض لوگوں کو ایک دوسرے کے لیے اس کا نام بتا دیں، یہ سب اس لیے ہے کہ ان پر حجت قائم رہے، پھر اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کر دے گا، جیسا کہ اس کے جد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا وعدہ اللہ عزوجل کے اس قول میں کیا ہے (وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام جہانوں پر غالب کر دے، اگر چہ مشرکین نا پسند ہی کریں)۔بحار الانوار جلد53: صفحہ 3:

جیسا کہ دوسری روایات میں اشارہ ہے کہ امام مہدی کا نہ تو نام بتایا گیا ہے اور نہ ہی ان کی کنیت بلکہ یہ حرام ہے اور ان کا نام بتانا حلال نہیں۔

عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے محمد بن علی بن موسیٰ سے کہا: میں آپ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ اہل بیت محمد کے قائم ہوں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ اسے ظلم وجور سے بھر دیا گیا ہے، امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو القاسم! ہمارے امام صرف وہی ہیں جو اللہ کے حکم پر قائم ہیں اور اللہ کے دین کی طرف ہدایت کرتے ہیں، لیکن وہ قائم جو کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے زمین کو کفر اور فسق کے لوگوں سے پاک کرے گا اور اسے عدل وانصاف سے بھرے گا، وہ وہی ہے جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ ہوگی، اس کی ذات ان سے غائب ہوگی اور اس کا نام لینا ان پر حرام ہوگا، اور وہ قائم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اور کنیت پر ہوگا، اور وہی ہے جس کے لیے زمین سمیٹ لی جائے گی اور ہر مشکل اس کے لیے آسان ہو جائے گی، اور اس کے ساتھ اس کے ساتھیوں کی تعداد بدر کے لوگوں کی تعداد کے برابر ہوگی، یعنی تین سو تیرہ مرد، زمین کے دور دراز علاقوں سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ تم سب کو جمع کرے گا، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے) اور جب اس کے لیے یہ تعداد اہلِ اخلاص میں سے جمع ہو جائے گی، تو وہ اپنا امر ظاہر کرے گا، اور جب اس کے لیے تعداد پوری ہو جائے گی، جو دس ہزار آدمی ہیں، تو وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نکلے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو قتل کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے راضی ہو جائیں، کفایۃ الاثر الخزاز القمی صفحہ: 281

محمد بن زیادہ الازدی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سید موسی بن جعفر سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا (:اور اس نے تم پر ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں) امام علیہ السلام نے فرمایا: ظاہری نعمت امامِ ظاہر ہے اور باطنی نعمت غائب امام ہے، میں نے ان سے کہا: کیا ائمہ میں سے کوئی غائب ہو سکتا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں ائمہ میں سے ایک غائب ہوگا، اور وہ امام مہدی علیہ السلام ہوں گے، امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! ان کی شخصیت لوگوں کی آنکھوں سے غائب ہو جائے گی، لیکن ان کا ذکر مومنوں کے دلوں سے غائب نہیں ہوگا، اور وہ ہم میں سے بارہویں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لیے ہر مشکل آسان کرے گا، اور ان کے لیے ہر مشکل کو پست کرے گا، اور ان کے لیے زمین کے خزانے ظاہر کرے گا، اور ان کے لیے ہر دور کی چیز کو قریب کرے گا، اور اس ان کے ذریعے ہر

سرکش اور عناد کرنے والے کو رسوا کرے گا، اور ان کے ہاتھ سے سرکش اور شیطان ہلاک ہو جائے گا وہ ہے سیدہ اماء علیہا السلام کا بیٹا، جس کی ولادت لوگوں سے چھپی ہوئی ہے اور ان کے لیے اس کا نام لینا حلال نہیں ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرے، پھر وہ اس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جیساکہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہے،

بحار الانوار العلامة المجلسی جلد51 صفحہ 150

جابر جعفی سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: عمر بن خطاب نے امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا: مجھے مہدی کے بارے میں بتائیے، ان نام کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: اس کا نام تو میرے محبوب علیہ السلام نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں اسے اس وقت تک ظاہر نہ کروں جب تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو مبعوث نہ کردے، ۔۔۔)، ارشاد الشیخ المفید جلد 2 صفحہ 382

امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک شخص حسن علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوگا، جس کانام اور لقب ظاہر نہیں ہوگا جب تک کہ اس کا امر ظاہر نہ ہو جائے، پھر وہ زمین کو عدل سے بھر دے گاجیسے وہ ظلم سے بھری ہوئی تھی، وہ امام مہدی علیہ السلام حسن بن علی علیہما السلام کے امر کا قائم مقام ہوں گے، القواعد الفقھیہ جلد1 صفحہ:496

اورکوئی یہ تصور نہ کرے کہ ان ائمہ معصومین علیہم السلام کے کلام میں تضاد ہے، بلکہ روایات دو شخصیات کے بارے میں ہیں، ایک امام مہدی علیہ السلام ہیں اور دوسرے مہدی اول ہیں پس جس شخص کی ائمہ معصومین علیہم السلام نے توصیف کی ہے، اس کا نام اور لقب بیان کیا ہے اور اس کا ذکر لوگوں کی زبانوں پر زیادہ ہے، وہ محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام ہیں، وہی صاحب جس کا نام ظاہر کیا جائے گا، لیکن جس شخص کا ذکر اہل بیت علیہم السلام نے اپنی باتوں میں کیا ہے کہ اس کا نام ظاہر نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ وہ ظاہر نہ ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اسے مبعوث نہ کردے، وہ جس کا نام پوشیدہ ہے، اور وہ احمد بن امام المھدی علیہ السلام ہے، اور یہاں یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کے کلام میں کوئی تضاد نہیں ہے، یہ بات واضح ہے امام علیہ السلام کی اس بات سے آپ نے فرمایا: (پس جب ہم کسی مرد کے بارے میں کوئی بات کہیں اور وہ بات اس کی اولاد یا اس کی اولاد کی اولاد میں پائی جائے، تو تم اسے مسترد نہ کرو)

ابو حمزہ سے روایت ہے کہ میں امام ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ صاحب الامر ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ تو میں نے عرض کیا: آپ کے فرزند؟ آپ نے فرمایا: نہیں، عرض کیا: آپ کے پوتے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، عرض کیا: آپ کے نواسے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، عرض کیا پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جو اس زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے کہ یہ ظلم اور جور سے بھری ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ نے ائمہ کے درمیان ایک وقفہ مقرر کیا ہے، جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولوں میں سے ایک وقفے کے بعد مبعوث ہوئے تھے) الغیبة للنعمانی صفحہ :187

یعنی کہ قائم علیہ السلام آئیں گے اور ان کے اور ائمہ کے درمیان ایک وقفہ ہوگا، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور انبیاء کے درمیان ایک وقفہ تھا، اور یہ بات امام مہدی علیہ السلام میں نہیں ہوگی، کیونکہ انہوں نے امامت کا کام امام حسن عسکری علیہ السلام کے بعد بلا واسطہ سنبھالا تھا اور ان کے درمیان کوئی وقفہ نہیں تھا اور وہ اس وقت سے زمین پر اللہ کے حجت ہیں، اور شیعوں کے بہت سے امور میں ان کا دخل ہے ، اور کبھی کبھی مراجع کے فتاوی کی تصحیح میں بھی

اس کے لوگ اس کے ساتھ تباہ ہو جائیں گے، کیا رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے ظہور سے پہلے کا وقفہ بھی اسی طرح تھا؟ نہیں بلکہ تمام امتیں اس سے موعود تھیں، پھر وہ پیدا ہوئے، تو انہوں نے اس میں ختلاف کیا۔

اور وہ قائم جو آتا ہے اور اس کے اور ائمہ کے درمیان ایک وقفہ ہوتا ہے، وہ مہدی اول ہے، تو امت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی، ایک حصہ ان کی تصدیق کرنے والا اور دوسرا ان کی تکذیب کرنے والا۔

اور امام جعفر باقر علیہ السلام فرماتے ہیں،(کہ اس امر کے صاحب یوسف ابن امۃ سوداء کے مشابہ ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ ایک رات میں ان کے لیے ان کے کام کو درست کردے گا) الغیبۃ للنعمانی صفحہ 163:

روایات اس بات پر متفق ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کی والدہ سیدہ نرجس علیہا السلام رومی تھیں اور وہ قیصر روم کی بیٹی تھیں، جو شمعون الصفا علیہ السلام کی نسل سے تھیں، جو عیسی علیہ السلام کے وصی تھے، ان کا رنگ سفید تھا، تو صاحب امر ابن امۃ سوداء امام مہدی علیہ السلام نہیں ہیں، بلکہ روایت میں جو کچھ ہے، وہ مہدی اول کی صفت سے مطابقت رکھتا ہے اور وہ گندمی رنگ کے ہیں، جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید میں ہونے کی شباحت مہدی اول کے لیے مناسب ہے، لیکن امام مہدی علیہ السلام کو جیل نہیں کیا جائے گا جیسا کہ معلوم ہے، لہذا مذکورہ روایت مہدی اول کے بارے میں بات کرتی ہے، اور یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ یہ سیاہ یا گندمی رنگ، جیسا کہ روایت میں ہے، ایک اور امر کے مطابق ہے جو نبوءۃ نوستراداموس میں آیا ہے، وہ اس میں ذکر کیا گیا ہے کہ وصی سیاہ یا گندمی رنگ کے آدمی ہیں۔ جن کی وجہ سے امریکہ کو عراق پر اپنے قبضے پر پچھتاوہ ہوگا اور یہاں پیشین گوئی ہے:

آخر کار، اس کا ہاتھ آلوس (وصی) میں پھیل جائے گا، وصی خونی، وہ سمندر میں اپنی حفاظت کرنے سے قاصر ہوگا، لشکریوں سے ڈریں گے دو نہروں کے درمیان، اور وہ شخص اس سیاہ غصیلے شخص کو اپنے اعمال پر افسوس دلادے گا تنبوات نوستراداموس، القرن السادس، النبوءۃ الثالثۃ والثلاثون

یمانی لغت اور شخصیت میں

تاکہ ہمارے لیے حدیث اور لغت کی کتابوں سے واضح ہو جائے کہ یمانی لفظ سے کیا مراد ہے، کیا یہ ملک ہے، یا یمن ہے یا، قوت ہے۔ یا یمین (دائیں جانب)، یا کیا مراد ہے؟ اور کیا یہ آج ملکِ یمن کے رہنے والوں تک محدود ہے۔ یا وہ دوسرے ممالک میں اپنے وطن کی نسبت کے طور پر یمانی ہیں۔

کتاب مجمع البحرین صفحہ 582 میں آیا ہے

(ی م ن اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے(**ضربا بالیمین**)(دائیں ہاتھ سے مارنے لگے) یعنی اپنے دائیں ہاتھ سے، اور کہا گیا قوت اور قدرت۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے(**تاتوننا عن الیمین**) (تم ہماری دائیں طرف سے آتے تھے) کہا گیا کہ یہ خیر اور اسکی جانب سے مستعار لیا گیا ہے۔(تم ہمارے پاس دین کی طرف سے آتے تھے اور ہماری گمراہی کو ہمارے لیے مزین کرکے دکھاتے تھے، تو تم اپنی سچائی اور دین سے یہ ظاہر کرتے تھے کہ تم ہمیں گمراہ نہیں کر رہے)۔ اور کہا گیا کہ یہ قوت اور قہر سے مستعار ہے۔ اس لیے کہ یمین قوت سے موصوف ہے۔ اور اس سے گرفت واقع ہوتی ہے، فرمان ہے(**لاخذنا منه بالیمین**)(ہم ان سے قوت کے ساتھ بدلہ لیتے) کہا گیا یعنی قوت اور قدرت، اور کہا گیا کہ ہم اسے قوت سے پکڑتے اور اسے تصرف سے روک دیتے۔۔۔ اور یمین: قسم، اس کی جمع ایمن اور أیمان آتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس طرح نام اس لیے لیا گیا کیونکہ جب وہ قسم اٹھاتے تو ان میں سے ہر ایک اپنا دایاں ہاتھ اپنے ساتھی کے دائیں ہاتھ پر مارتا۔ اور کہا گیا کہ یہ یمین سے اخذ کیا گیا ہے قوت کے معنی میں۔ اس لیے کہ اس سے آدمی کو تقویت ملتی ہے وہ فعل کرنے کی جسے کرنے کی وہ قسم کھاتا ہے۔ اور چھوڑ دے اس چیز کو جسے چھوڑنے کی وہ قسم اٹھاتا ہے۔ اور کہا گیا کہ وہ یمن سے ماخوذ ہے اور اس کا معنی ہے، برکت۔ اللہ کے ذکر سے برکت کے حصول کے لیے۔۔۔ اور

حدیث میں ہے (حجرِ اسود اللہ کا دایاں ہاتھ ہے وہ اس کے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہتا ہے مصافحہ کرتا ہے۔کہا گیا: کہ یہ تمثیل اور تشبیہ ہے۔اور اس میں اصل یہ ہے کہ جب ملک (بادشاہ) کسی سے مصافحہ کرتا ہے، اس آدمی کے ہاتھ ملانے سے پہلے، گویا کہ حجر بادشاہ کے دائیں ہاتھ کے مرتبہ میں ہو جاتا ہے، پس جب وہ (بندہ) استلام کرتا ہے، اور بوسہ دیتاہے تو وہ (حجر) بادشاہ کے دائیں ہاتھ کے مشابہ ہو جاتا ہے۔) اور بے شک یہ اس کے ساتھ خاص ہے، اس لیے کہ میثاق بنی آدم سے لیا گیا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو وہ کہنے لگے؛ کیوں نہیں۔) جیسا کہ نقل کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اسے حجر کے ساتھ بنایا، اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے عہد کریں، اس لیے اس کے پاس پڑھی جانے والی دعا میں آیا ہے، "میں نے اپنی امانت ادا کر دی، اور اپنے میثاق کا اس سے عہد کر لیا، پس قیامت کے دن میرے لیے اپنے رب کے پاس عہد پورا کرنے کی گواہی دینا " اور یمین کا ایک مطلب: انسان وغیرہ کی قسم۔اور یمنہ (دایاں) کا لفظ: یسرہ (بائیں) کے خلاف ہے۔اور یمن: عرب کا ملک: الیمن ہے۔یہ جزیرۃ العرب کے ممالک میں سے اور بحر احمر، مملکت عرب، اور عدن کے درمیان واقع ہے۔بحر احمر میں بعض جزیرے اس سے ملتے ہیں۔اس کی آبادی چار سے پانچ ملین کے درمیان ہے۔اس کی زمین تہامہ کا ساحل ہے۔اس پر یمن کے پہاڑ، اور زیادہ پانی والے زرخیز میدان ہیں۔اور اسی سے یمن کا پرانا نام رکھا گیا، "عرب کا سعادت مند ملک" اور اس کا دارالخلافہ (صنعاء) تھا۔اور ان کی طرف نسبت یمنی سے تھی، اور اس کا مخفف یمان ہے۔اور الف یاء کی نسبت سے عوض ہے، پس وہ دونوں جمع نہیں ہوتے، اور ان میں سے بعض کہتے ہیں (یمانی) شد کے ساتھ سیبویہ سے منقول ہے۔ اور حدیث میں ہے (ایمان یمان ہے، اور حکمت یمانیہ) ہے، کہا گیا کہ بے شک ایسا اس لیے کہا گیا کہ ایمان مکہ سے شروع ہوا، اور یہ تہامہ میں ہے، اور تہامہ یمن کی سرزمین میں سے ہے۔ اور اس لیے کہا جاتا ہے کہ (کعبہ یمانیہ) اور کہا جاتا ہے کہ یہ بات انہوں نے تبوک میں کہی، اس کے اور یمن کے درمیان مکہ اور مدینہ، اس نے یمن کی طرف اشارہ کیا اور اس سے ان کی مراد مکہ اور مدینہ ہے۔ اور کہا گیا کہ اس سے مراد انصار ہیں اس لیے کہ وہ یمانی ہیں، اور انہوں نے ایمان اور مومنین کی مدد کی اور انھیں پناہ دی تو ان کی طرف ایمان کی نسبت کی۔ اور یمن کا معنی ہے: برکت۔ بعض اوقات کوئی اپنی قوم کے لیے برکت کا سبب ہو تا ہے تو وہ میمون ہے۔جب وہ ان پر برکت والا ہو جائے۔ اور آپ اس سے فیض پائیں گے اور آپ اس سے برکت پائیں گے۔اور حدیث میں ہے" نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیمن (دائیں ہاتھ سے شروع کرنے کو) جس قدر ہو سکے پسند فرماتے تھے۔مشہور لغت میں تیمن سے مراد، کسی چیز کے ساتھ تبرک (برکت)، یمن سے ہے برکت۔اور اسے مراد دائیں ہاتھ سے شروع کرنا ہے۔۔۔اور مکہ یمن کی سرزمین تہامہ میں سے ہے، اور مکہ کے باشندے وہ یمانی ہیں، اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے باشندوں میں سے تھے تو وہ بھی اسی طرح یمانی ہیں۔جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

سلیم بن قیس ہلالی سے روایت ہے، فرماتے ہیں جب ہم جنگ صفین سے لوٹے تو ہم نے ایک عیسائی عبادت گاہ کے قریب پڑاؤ ڈالا، تب ایک بزرگ ہمارے پاس آیا۔۔۔جو عیسیٰ بن مریم کے حواری کی نسل میں سے تھا۔۔۔۔[اس نے کہا] میرے پاس عیسیٰ بن مریم کی تحریر اور ہمارے اباجان کا خط ہے۔۔۔بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ عرب میں سے حضرت اسماعیل بن ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد میں سے ایک آدمی کو ایسی سرزمین میں بھیجے گا جسے تہامہ کہا جاتا ہو گا جو کہ مکہ نامی بستی میں سے ہو گی۔اس آدمی کو احمد کہا جاتا ہو گا، اس کے بارہ نام اور ہوں گے۔ اور ان کے مبعوث ہونے، ان کے پیدا ہونے، ان کی ہجرت کی جگہ کا ذکر کیا۔اور کون ان کے ساتھ قتال کرے گا اور کون ان کی مدد کرے گا، اور کون ان کے ساتھ ظلم کرے گا۔وہ کیسی زندگی گزاریں گے اور ان کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم

ابراہیم خلیل اللہؑ کی اولاد میں سے تیرہ آدمی اللہ کی مخلوق میں سے بہتر ہوں گے، اور اللہ کی مخلوق میں سے اس کی طرف محبوب ہوں گے۔ اور بے شک اللہ اسے دوست رکھے گا جو ان کو دوست رکھے گا اور اور اسے دشمن رکھے گا جس ان کے ساتھ دشمنی کرے۔) غیبتِ نعمانی ص 74

مندرجہ ذیل شعر امیرالمومنین کی طرف منسوب کیا جاتا ہے:

ے میں امانت دار قریشی نوجوان ہوں شاندار خوب صورت چہرہ، پہاڑ جیسا شیر

جس سے یمن والے سردار، نجد کے باشندے اور عدن کے رہنے والے راضی ہوئے

اور یہ امر واضح ہے وضاحت کا محتاج نہیں۔ پس نجد اور عدن دونوں یمن میں سے ہیں۔

تہامہ۔ تاء کی زیر کے ساتھ۔: اور وہ تنگ ساحل کا ایک وسیع میدان ہے جو جزیرہ (سینا) شمال سے جنوب میں یمن کے اطراف تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں (نجران)، (مکہ)، (جدہ)، اور (صنعا)، جیسے شہر واقع ہیں۔ تبوک ایک شہر ہے جو شام سے مدینہ جانے والی حج کی راہ میں واقع ہے۔ یہ شہر اس لیے مشہور ہے کہ یہاں نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شمالی عرب کو فتح کرنے کے لیے ایک بڑا غزوہ کیا تھا۔ یہ شہر مکہ اور مدینہ کے شمال میں واقع ہے۔) مجمع البحرین جلد 4 صفحہ 581

رسول اللہ (ص) سے یمن کی تعریف میں روایت ہے: کہ ایمان یمن سے ہے اور حکمت یمن سے ہے۔ اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں اہل یمن میں ہوتا۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بے شک لوگوں میں سے بہترین یمن والے ہیں، اور ایمان یمن سے ہے اور میں یمانی ہوں، اور قیامت کے دن جنت میں زیادہ تر داخل ہونے والے قبائل میں سے (قبیلہ) مذحج کے لوگ ہوں گے۔

بیان: آپ علیہ السلام نے ایسا اس لیے فرمایا کہ ایمان مکہ سے شروع ہوا، اور یہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن کی سرزمین ہے اور اس لیے کہا جاتا ہے: الکعبۃ الیمانیۃ۔ جوہری نے فرمایا: یمن عرب کا ملک ہے، اور ان کی طرف نسبت یمنی ہے۔ اور یمان مخفف ہے، اور الف یاء نسبتی کے بدلے میں آیا ہے، پس وہ دونوں جمع نہیں ہوتے۔ سیبویہ نے کہا اور ان میں سے بعض کہتے ہیں: یمانی شد کے ساتھ، تمام ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں: فیروز آبادی نے اپنے قول میں فرمایا: میں تمہارے رب کی ہوا کو یمن کی طرف سے پاتا ہوں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جس قدر آسانی سے ہو سکے، مدینہ کے لوگ مدد اور پناہ فراہم کرتے ہیں۔) مستدرك سفينة البحار۔ شيخ علي النمازي جلد ا۔ صفحه 601

اور ابو عبداللہ حذیفہ بن الیمان، اور یمان کا نام: حسل، یا حسیل اور انھیں یمان اس لیے کہا جاتا ہے کہ: ان سے ایک قتل ہو گیا تھا پھر وہ مدینہ کی طرف بھاگ گئے اور بنی عبدالاشہل قبیلے کے حلیف بنے۔ تو ان کا نام یمان پڑ گیا یمنیوں کے حلیف بننے کی وجہ سے۔) الاحتجاج جلد ا صفحہ 185

اور جیسا کہ واضح ہے کہ وہ مدینہ کی طرف بھاگے تھے اور یمن کی طرف نہیں۔

اور بعض روایات میں نص ہے کہ کعبہ کو قبلہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ اور بعض روایات میں کعبہ یمانیہ کے الفاظ ہیں۔ اور ان روایات میں سے بعض روایات پیشِ خدمت ہیں۔

کتاب مناقب آلِ ابی طالب میں آیا ہے، ابن شہر آشوب جلد ا صفحہ 133 میں۔ ایک لمبی دعا میں سے ہم بقدر فائدہ الفاظ لیتے ہیں۔ (۔۔۔۔۔مخلوق قیامت کے دن (جمع ہو گی)، عجیب تلوار کا مالک، وسیع فنا، صحیح رائے رکھنے والا، دور

اور نزدیک والوں کے لیے ہمدردی رکھنے والا، پیارے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم، یمانی قبلہ کے مالک، ملت حنیف ، اطمینان بخش قانون، ہدایت یافتہ امت، حسنی اور حسینی اولاد، دین اور اسلام کا صاحبِ اوربیت۔۔۔)۔

اور بحار الانوار میں آیا ہے، علامہ مجلسی جلد 15 صفحہ 310 ولادتِ رسول اللہ (ص) سے پہلے ابو طالب کی دعاکے بارے میں(۔۔۔ میں تم سے کہتا ہوں، حرم کے معبود اور سانس کے خالق کے حق سے، میں جانتا ہوں کہ تھوڑے ہی عرصے میں وہ ظاہر ہو جائے گا جس کی صفت توریت اور انجیل میں بیان کی گئی ہے۔جس کی سخاوت اور فضل کو بیان کیاگیا ہے۔ وہ ذات جس کی زمانے میں کوئی مثال نہ ہوگی،اور یہ خبریں تواتر کو پہنچ چکی ہیں، کہ ان کو اس زمانے میں بھیجا جائے گا۔جو جبار مالک کا رسول ہوگا۔ نور کے تاج کے ساتھ۔ پھر وہ کعبہ کا قصد کرے گا تو لوگ اس کے پیچھے آئیں گے سوائے اکیلے ابو جہل کے۔ اور اس پر ذلت وکمتری اور ذلت و رسوائی آئی۔ پھر جب ابو طالب کعبہ کے قریب ہوئے تو فرمایا: اے اللہ اس کعبہ یمانیہ، پھیلی ہوئی زمین اور جمے ہوئے پہاڑوں کے رب، اگر تیرے حکم میں یہ گزر چکا ہے اور تیرے علم میں یہ بات پوشیدہ ہے کہ تو ہمیں ہماری شان سے بڑھ کر شان اور ہماری عزتوں سے بڑھ کر عزت عطا فرمائے، اس نبی کے ذریعے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ وہ ہستی جس کی بشارت سطیح کے ذریعے دی گئی۔ پس وہ ظاہر ہوئے۔ اے اللہ اس کے ثبوت کے رب، اس کی دلیل کو جلدی کر، اور ہم سے دشمنوں کے فریب کو دور فرما، اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

(اور جزری نے کہا: حدیث میں ہے ایمان یمن سے ہے اور حکمت یمن سے ہے، بے شک آپ (ص) نے یہ اس لیے فرمایا، کیونکہ ایمان مکہ سے شروع ہوا اور یہ تہامہ سے ہے اور تہامہ یمن کی سرزمین سے ہے، اور اس لیے کہا جاتا ہے کہ: کعبہ یمانیہ۔ اور کہاگیا: کہ آپ نے یہ قول انصار کے لیے فرمایا، اس لیے کہ وہ یمانی ہیں، اور انھوں نے ایمان اور مومنین کی مدد کی اور انھیں پناہ دی، تو ان کی طرف ایمان کی نسبت کر دی گئی۔۔۔) بحار الانوار جلد 22 صفحہ 138

علامہ مجلسی نے بحارالانوار کے مقدمہ میں تبصرہ کیا ہے، جلد ۱ صفحہ ۱ ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے علم کے آسمان کو بلند کیا۔اور دیکھنے والوں کے لیے اس کے بروج کے ساتھ اسے مزین کیا۔اور اس پرنور کی قندیلیں لٹکائیں، نبوت کے آفتاب اور امامت کے چاندوں کے ذریعے، اس کے لیے جو یقین کے راستوں پر چلنے کا ارادہ کرے۔اور اس کے ستاروں کو شیطان کے وساوس کے لیے پڑنے والا پتھر بنایا۔اور گمراہ کرنے والے شکوک سے، شہاب ثاقب کے ذریعے اس کی حفاظت فرمائی۔ پھر اس نے فتنوں کی رات کو گمراہی کے اندھیروں سے ڈھانپ دیا اور اس کی صبح کو دلیلوں کے نور سے نکالا۔ اس نے اہل ایمان کے دلوں کی زمینیں یمانی حکمت کے باغات سے تیار کیں اور انھیں سیراب کیا۔ اس نے اسے علم الٰہی کے رازوں کے کھلنے کے لیے تیار کیا اور اس سے ان کا پانی اور چراگاہ پیدا کی۔۔۔)

جیسا کہ معلوم ہے کہ بحارالانوار اہلِ بیت کی روایات کا مجموعہ ہے، تو علامہ مجلسی نے ان کے کلام کو یمانی حکمت کے باغات قرار دیا۔یعنی اہلِ بیت کی طرف اشارہ کیا کہ وہ کعبہ یمانیہ کی نسبت، اور ان کے نانا محمد (ص) کے یمانی ہونے کی وجہ سے یمانی ہیں، جو حدیث میں وارد ہوا ہے اس کے مطابق، اور اس دوران جو وارد ہوا ہے اس سے ہم سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) یمانی ہیں اور جب ایسا ہے تو ان کے گھر کی آل وہ بھی یمانی ہیں، خواہ اللہ کے وسیع ممالک میں

قبلہ یمانیہ ہوگا۔۔۔)کافی جلد 7 صفحہ 139

پس کسی کہنے والا نے کہا کہ الیمانی یُمن اور برکت سے ہے۔ پس ان کے نانا(ص) مصطفیٰ میمون ہیں۔اور مخلوق میں کوئی ان سے زیادہ حق والا نہیں ہے۔ پس حدیث میں وارد ہوا ہے کہ وہ اللہ کے عرش کے یمین (برکت) ہیں۔اور عالمِ مُلک (دنیا) کی برکت کو عالمِ ملکوت (آسمانوں کی بادشاہت) کی برکت پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔اور کوئی نعمت اور برکت والا ایسا نہیں ہے جو ان کی نعمت اور برکت کو پہنچ سکے۔اور وہ ایسے علماء ہیں جن کو اللہ نے انبیاء(ع) پر فضلت دی،جیسا کہ حدیث میں ان کے بارے میں آیا ہے،(میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔)اہلِ بیت کے عہدوں کا دعویٰ کرنے والے کچھ لوگ اس حدیث کو غیر معصومین (ع) کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

ہم سے ابراہیم بن ھاشم نے بیان کیا وہ یحییٰ بن ابو عمران سے روایت کرتے ہیں وہ یونس سے وہ جمیل سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبدا اللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا،کہ لوگ تین اقسام پر صبح کرتے ہیں، عالم، متعلم(علم سیکھنے والا) اور غلاظت۔ پس ہم علماء ہیں اور ہمارے شیعہ متعلم ہیں اور سارے لوگ غلاظت ہیں۔) ا

دنیا میں کوئی بھی شخص جوان کے شیعہ میں سے ہو اس کے لیے متعلم کا قول،ان کی حدیث سے صحیح ہے۔اور ان کے علاوہ باقی غلاظت ہے،اور ایک دوسری روایت میں: فضلہ جات(کے الفاظ) ہیں۔پس علماء وہ آل محمد(ص) میں سے ہیں۔اور وہ بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل ہیں۔اور وہ اللہ کے عرش کے یمین ہیں۔اور کیا کوئی عقل مند کسی غیر معصوم شخص کو اس کا مصداق ٹھہرا سکتا ہے۔(اور میری مراد آج کے موجودہ فقہاء جو دنیا پر لڑتے ہیں۔)اور بندے کو بھلائی پہنچتی ہے جب وہ ان کے شیعہ میں سے ہو،پس وہ ان میں سے متعلم بن جاتا ہے۔یعنی ان سے وارد ہونے والی روایات کو تھام کر۔ پس وہ ان(ع) کے برابر نہیں ہیں۔پس جو لوگ ان کے شیعہ متعلم کے علاوہ ہیں تو وہ غلاظت ہیں،یعنی وہ لوگ جو اپنی رائے سے شریعت سازی کرتے ہیں،اور ان کے علاوہ اور جاہل جو علم کے کوڑا دان میں ڈوب جاتے ہیں۔تو انھیں امام(ع) نے غثاء(غلاظت) کا نام دیا ہے۔

(اور کہا جاتا ہے کہ یمن کو اس کے دائیں جانب ہونے کی وجہ سے یمن اور شام کو بائیں جانب ہونے کی وجہ سے شام کا نام دیا گیا۔) تاج العروس مج 9 صفحہ 371

رسول اللہ (ص) کے چرواہے ابو سلیمان سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا (جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی تو اللہ جل جلالہ نے مجھ سے فرمایا۔۔۔۔۔ اے محمد میں نے زمین میں جھانکا اور اس میں سے تجھے چن لیا۔۔۔ اے محمد اگر میرے بندوں میں سے کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے، کہ ٹوٹ جائے اور پرانے مشکیزے کی طرح ہو جائے۔ پھر وہ میرے پاس آکر تمہاری ولایت کا انکار کرے تو میں اسے نہیں بخشوں گا یہاں تک کہ وہ تمہاری ولایت کا اقرار کرلے۔ اے محمد کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ انھیں دیکھیں؟ میں نے کہا: جی ہاں اے میرے رب۔ فرماتے ہیں۔ فرمایا: عرش کے دائیں جانب توجہ کرو۔ پس میں دائیں جانب متوجہ ہوا تو وہاں علی، فاطمہ، حسن، حسین، اور علی بن حسین اور محمد بن علی اور جعفر بن محمد اور موسیٰ بن جعفر اور علی بن موسی اور محمد بن علی اور علی بن محمداور حسن بن علی اور مہدی نور کی چمک میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور مہدی ان کے درمیان میں ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے چمکتا ہو ا ستارہ۔ اور فرمایا: اے محمد یہ سب حجتیں ہیں، اور آپ کی آل میں سے یہ انقلابی شخصیت ہیں۔ اے محمد میری عزت و جلال کی قسم بے شک وہ میرے اولیاء کے لیے واجب حجت

ہیں۔ اور میرے دشمنوں سے بدلہ لینے والے ہیں۔) الطرائف۔ سید بن طاؤوس حسنی صفحہ 173

رسول اللہ (ص) سے روایت ہے (۔۔۔ چیزیں پیدا کی گئیں تو وہ تاریک تھیں تو انھیں میرے نور اور علی کے سے منور کر دیا گیا۔ پھر ہم عرش کے دائیں جانب ہوئے۔ پھر فرشتوں کو پیدا کیا گیا پس ہم نے تسبیح کی اور فرشتوں نے بھی تسبیح کی، اور ہم نے تہلیل پڑھی تو فرشتوں نے بھی تہلیل پڑھی۔۔۔) غایۃ المرام ج ا صفحہ 47

1- بصائرالدرجات۔محمد بن حسن الصفار ص 27

(میں اور علی بن ابی طالب اللہ کے نور سے ہیں۔ حضرت آدمؑ کی پیدائش سے چار ہزار سال پہلے ہم عرش کے دائیں جانب اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے رہے۔) غایۃ المرام ج ا سید ھاشم البحرانی ص 27

ہم گزشتہ کلام سے استفادہ کرتے ہیں، یمانی کی شخصیت سے کیا مراد ہے جو امام سے پہلے آئیں گے۔ کیا وہ یمن کے ملک سے ہوں گے۔ پس بے شک محمد (ص) کی اولاد یمانی ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے ان کے مکہ سے نسبت کی وجہ سے، اور مکہ تہامہ سے ہے اور وہ تنگ ساحل کا ایک وسیع میدان ہے جو جزیرہ (سیناء) شمال سے جنوب میں یمن کے اطراف تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں (نجران)، (مکہ)، (جدہ)، اور (صنعا)ء جیسے شہر واقع ہیں۔ جیساکہ مجمع البحرین صفحہ 573 میں گزر چکا ہے۔

اور رسول اللہ (ص) کی اولاد آج اللہ کے وسیع مما لک میں ہے۔ اور اس سے ہم سمجھتے ہیں کہ یمانی محدود نہیں ہیں یمن کے مما لک یا کسی اور ملک کے ساتھ، اور جب ان کی نسبت خاص طور پر یمن کے ملک کے ساتھ مقصود ہو، تو کیا سفیانی کی نسبت اس ملک کی طرف ہوگی جس کا نام سفیان ہے۔

اور نبی (ص) کا فرمان ہے: (۔۔۔ اور ایمان یمان سے ہے اور میں یمانی ہوں)

پھر آپؑ یمن کے ملک کی طرف اپنی نسبت کی شرط نہیں لگاتے، جب ان کا ظہور اس حالت میں ہوا، بلکہ آپ اکثر رسول (ص) کی طرف اپنی نسبت کی شرط لگاتے ہیں، یا اس قبیلے کی طرف جو اس وقت تہامہ میں آباد تھا، تا کہ ان کی تصدیق ہو جائے کہ وہ یمانی ہیں۔ اور یہاں ہمارے لیے قرائن اور دوسری علامات پر بحث یمانی کی شخصیت سے تعارف کے لیے ضروری ہے، ظہورِ مقدس کے زمانے میں ہماری آخرت کا انحصار اسی پر ہے، تو حق کا واحد پرچم وہ یمانی کا پرچم ہے۔ اور مومن جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کا حق کھویا ہوا ہے۔ اور اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ یمانی پر دیر کرنے والا ہو، پس ان پر دیر کرنے والا دوزخیوں میں سے ہے، اور جیسا کہ یمن کے اولیاء تھے، اسی طرح اخسا یمن سے تھا اور ابوھریرہ رسول اللہ (ص) پر افتراٗ باندھنے والا بھی یمن سے تھا۔ اور جو کوئی تصدیق کرنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ کتاب ابوھریرہ شیخ المضیر ۃ قصہ اسلام ابوھریرہ پڑھے۔

جب ملک مقصود ہی نہیں ہے بلکہ یمانی سے مراد میمون یعنی مبارک ہے تو یہاں جگہ کی شرط نہیں لگائی جائے گی، بلکہ اس شخص کی ذاتی صفات، اللہ، امام مہدی (ع)، محمد اور ان کی آل (ع) سے قرب شرط ہوگا۔ جیسا کہ روایات میں گزر چکا ہے، جب وہ میمون یعنی انعام یافتہ (خوش قسمت) ہیں تو ان کی قیادت، امام مہدی (ع) کے لشکر کے لیے بابرکت ہے۔ اور یمانی کی شخصیت میں زیادہ صحیح اور مطلوب یہ ہے کہ وہ امام کا دایاں ہاتھ ہے۔

اور یمین: وہ (ہاتھ) ہے جس سے وہ اپنے اولیاء سے مصافحہ کرتا ہے، اور اپنے دشمنوں کو اس کے ذریعے چوٹ لگاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں گزر چکا ہے، (حجرِ اسود اللہ کا دایاں ہاتھ ہے وہ اس کے ساتھ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہتا ہے مصافحہ کرتا ہے۔ کہا گیا کہ: یہ تمثیل اور تشبیہ ہے۔ اور اس میں اصل یہ ہے کہ ملک (بادشاہ) کسی ہاتھ ملانے والے آدمی سے مصافحہ کرتا ہے۔ تو گویا کہ حجر بادشاہ کے دائیں ہاتھ کے مرتبہ میں ہے، پس جب وہ (بندہ) استلام کرتا ہے، اور بوسہ دیتا ہے تو وہ (حجر) بادشاہ کے دائیں ہاتھ کے مشابہ ہو جاتا ہے) مجمع البحرین صفحہ 582

جیسا کہ دائیں ہاتھ والا بائیں ہاتھ والے پر ایک فخر ہے، جیسا کہ ان سے وارد ہوا۔

(پس ابو محمد علیہ السلام سے روایت ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے نازل ہونے کا سبب:(قل من کان عدوا لجبرئیل۔۔۔۔۔ ان میں سے بعض مقامات کے بارے میں فرماتے ہیں، کہ جبرئیل ان کے دائیں جانب تھے اور میکائیل ان کے بائیں طرف، تو جبرئیل اس بات میں کہ وہ علی علیہ السلام کے دائیں جانب ہیں فخر کرنے لگے کہ وہ بائیں جانب والے سے افضل ہیں، جیساکہ ایک بڑے بادشاہ کا مصاحب جو بادشاہ کے دائیں جانب بیٹھے وہ بائیں جانب بیٹھنے والے مصاحب پر فخر کرتا ہے، اور یہ دونوں فرشتے اسرفیل، جو کہ ان کے پیچھے خدمت میں تھے، اورملک الموت جو کہ ان کی خدمت میں کھڑے تھے، ان پر فخر کرتے تھے۔ اور دائیں جانب اور بائیں جانب اس سے زیادہ معزز ہیں۔ جیسے بادشاہ کے وفد کا محل میں اپنے بادشاہ سے زیادہ قرب کی وجہ سے فخر کرنا۔) الاحتجاج جلد ۱ صفحہ 47

اور دائیں ہاتھ سے وعدہ اور میثاق لیا جاتا ہے، جیسا کہ کعبہ میں رکن عراقی سے حجرِ اسود کی مثال دی گئی ہے۔ اور مناسکِ حج کی ادائیگی کے وقت استلام کی ابتداء پر روایات حدِ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اور روایت کیا گیا ہے کہ وہ بندوں اور اللہ کے درمیان واسطہ ہے، اور جس نے بیعت ادا کر دی اس کے لیے وہ گواہی دے گا، جیسا کہ یمانی جو امام مہدی (ع) سے پہلے آئے، وہ امام اور لوگوں کے درمیان واسطہ ہیں۔ اور وہ تو وہ ہیں جو لوگوں سے بیعت، عہد اور میثاق لیں گے، تو وہ امام کے دائیں ہاتھ کے مقام میں ہوں گے اور وہ جنت کا دروازہ ہیں، جس سے بندے داخل ہوں گے، اور امام وہ جنت ہیں۔ اور لوگ دروازے کے راستے سے جنت کی طرف داخل ہوں گے۔ رسول اللہ (ص) نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے، پس جو کوئی شہر کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ دروازے سے آئے۔ پس جس نے دروازے پر التوا کیا، یعنی اس کے بدلے میں کسی اور کا ارادہ کیا پس وہ اہلِ جہنم میں سے چور ہے۔ اسی لیے آپ (ع) نے وصی یمانی میں فرمایا، اس پر التواء کرنے والا اہلِ دوزخ میں سے ہے۔ اور وہ جنت کا دروازہ ہیں۔

جامع السعادات کتاب میں آیا ہے جلد 3 ص 314

(مناسب ہے کہ حجرِاسود کا استلام کرتے ہوئے یاد کیا جائے کہ، وہ زمین میں اللہ کے دائیں ہاتھ کے مرتبہ میں ہے۔ اور اس میں بندوں کے میثاق ہیں۔ رسول اللہ (ص) نے فرمایا: (رکن کا استلام کرو، پس بے شک وہ اللہ کی مخلوق میں اس کا دایاں ہاتھ ہے، جس سے وہ اپنی مخلوق میں سے اپنے بندے یا داخل ہونے والے سے مصافحہ کرتا ہے، اور وہ گواہی دے اس کے لیے جس نے اس کا پورا استلام کیا) اور آپ (ص) کی اس سے مراد رکن: حجرِ اسود ہے، اس لیے کہ وہ اس میں رکھا ہوا ہے۔ اور بے شک اس کو دائیں ہاتھ سے تشبیہ دی گئی ہے، اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان، حصول، وصول، محبت اور رضا کا واسطہ ہے، جیسے مصافحہ کرتے ہوئے دایاں ہاتھ۔ اور صادق (ع) نے فرمایا (بے شک اللہ تعالیٰ نے جب اپنے بندوں سے عہد لیا، تو حجر کو حکم دیا تو اس نے اسے اٹھا لیا، پس اسی لیے کہا جاتا ہے کہ: اپنی امانت کو میں نے ادا کر دیا، اور اپنے میثاق کا عہد کر لیا۔ تاکہ تو میری ادئیگی کی گواہی دے۔) اور فرمایا (ع)(رکنِ یمانی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، جب سے یہ کھلا ہے اللہ نے اسے بند نہیں کیا) اور آپ (ع) نے فرمایا:(رکن یمانی جنت میں داخل ہونے کا ہمارا دروازہ ہے۔، اور اس میں جنت کی ایک نہر ہے جس میں بندوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں)۔

میں کہتا ہوں حجر اسود (یمانی) وہ ہیں جس نے عہدوں کو اٹھایا، تا کہ اس کی گواہی دے جس نے بیعت ادا کردی، وہ اس آقا کی مانند ہیں جس نے امام مہدی کے لیے بیعت کی ذمہ داری لی، اور وہ گواہی دے گا، ان کی جو امانت اور عہد کو ادا کریں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:(اور وعدہ کو پورا کرو، بے شک وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا) (الاسراء : 34)

بہر حال آپ کا قول: رکن یمانی وہ دروازہ ہے جسے اللہ نے جب سے کھولا ہے بند نہیں کیا۔ (اور جس سے واضح ہوتا ہے کہ رکنِ یمانی اور حجر دونوں ایک یمانی شخص کی طرف اشارہ کرتے ہیں) پس یمانی کا مسئلہ، تمام الٰہی دعوتوں میں موجود رہا ہے، جو کسی قوم یا امت کی فکری اور عسکری سطح پر رہنمائی کے قابل ہو، اور آپ وصی اور اس کی اطاعت کے مسئلہ کو ایک مشکل گھاٹی پائیں گے جس سے بہت سے لوگ گر جائیں گے، جن میں سے الٰہی دعوتوں کی پیروی کرنے والے لوگ بھی ہوں گے، اور اس کے ساتھ وہ حجت کی ان کے زمانے میں نافرمانی کریں گے، اور لوگ غیر وصی اور اس کی وصیت کی طرف راغب ہوں گے۔ تو وہ قبلہ سے التواء، اور دوسرے دین کو اختیار کرنے کے برابر ہوگا۔ حجت لوگوں کے سامنے قبلہ ہوں گے، پس کیا تم نے کوئی ایسی قائم نماز دیکھی ہے کہ جس کا قبلہ اس کے پیچھے ہو؟

علی بن ابراہیم اپنے ابو سے، وہ ابنِ ابی عمیر سے ، وہ ابن اذینہ سے وہ فضیل سے، وہ ابو جعفر (ع) سے روایت فرماتے ہیں، فرمایا: آپ نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے لوگوں کی طرف نظر کی، تو فرمایا: (اس طرح لوگ جاہلیت میں طواف کرتے تھے، بے شک انھیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس کا طواف کریں، پھر وہ ہمارے پاس آئیں، پس وہ ہمیں اپنی ولایت اور مودت بتائیں، اور ہم پر اپنی نصرت پیش کریں۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف تڑپائیں) الکافی جلد : 1 صفحہ 392

اور اس سے مقصود یہ ہے کہ وہ حجت کی طرف ان کے زمانے میں جمع ہوں، پس وہ ان کی بیعت کریں۔ اور وہ ان کے لیے اپنی ولایت، مودت اور مدد پیش کریں۔ تاریخ کے احاطے میں ہے کہ زیادہ تر الٰہی دعوتوں میں وصی کے ساتھ امتحان رہا ہے، جس نے وصی کو قبول نہیں کیا اس نے وصی مقرر کرنے والے کو بھی بالکل قبول نہیں کیا۔ اور بے شک قبول زیادہ ظاہر ہے، جیسا حال ہارون (ع) کے ساتھ، یا امیر المومنینؑ کے ساتھ ہوا۔ پس جو علی (ع) کو قبول نہیں کرتا وہ محمد (ص) کو قبول نہیں کرتا۔ اور جو کوئی اپنی مودت، مدد اور بیعت علی (ع) پر پیش نہیں کرتا، تو اس کے لیے کوئی حجت نہیں ہے سوائے بدبختی کے۔ پس حدیث واضح طور پر صراحت کرتی ہے، کہ حج وہ ہر زمانے میں اللہ اور اس کے رسول سے حجت کے منصب کو قبول کرنا ہے۔ وگرنہ بیعت قبول کیے بغیر طواف، زمانہ جاہلیت کا طواف ہے۔

اور یمانی کی بیعت پر ظہور کے زمانے میں اہلِ بیعت کی روایات نص ہیں۔

جبکہ عام وخاص کے نزدیک یمانی کی شخصیت کی اہمیت، اللہ کے عظیم ولی کی تمہید میں، رسول اللہ (ص) اور اہلِ بیت کی احادیث سے ثابت ہے، پس توجہ مرکوز کرنا اور یہ سوال پوچھنا ضروری ہے کہ یمانی اور امام مہدی کا یمین کون ہے، اور کیا ممکن ہے کہ ہم اس پر دلیل طلب کریں اور بہت سی شخصیات جو امام مہدی سے پہلے آئیں۔ ان کے درمیان، ان کا امتیاز کریں۔ اس طرح کہ اہلِ بیت کا کلام ہماری آنکھوں کے سامنے ہو، اور رسی آسمان سے زمین

تک پھیلی ہوئی ہواوراس سے چمٹے رہنا گمراہی سے حفاظت ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے، دو بھاری چیزوں کو جو بھی ان سے چمٹے ہوئے ہے، اس کے لیے گمراہی سے تحفظ ہے، اور جو ان میں اضافہ کرے، اور ان کو کسی اور چیز کے برابر قرار دے۔ یا دو بھاری چیزوں کو کس نے چار کر دیا؟ پس قرآن، عترت، عقل اور اجماع نے فرمایا، پس بہترین فیصلہ اور بہترین قیامت کا وعدہ ہم ضرور دیکھیں گے کہ کیا رسول اللہ (ص) نے ثقلین (دو بھاری چیزیں) کا لفظ فرمایا، یا چار کا۔

الیمانی کی تعداد

اہلِ بیت (ع) کی روایات سے واضح ہوتا ہے، کی یمانی کی شخصیت کا تذکرہ بہت بار مختلف الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے، اور ہر دفعہ ہم ان کی صورت کی ایک (جہت) جانب کو سمجھتے ہیں۔ اور واضح ہوتا ہے کہ یمانی وہ ہے جو یمن سے آئیں گے وہ غیر یمانی اس امام کے ساتھ خاص ہے جس کا ذکر رسول اللہ (ص) اور امام باقر (ع) نے کیا ہے، اور فرمایا کہ ان پر التواء کرنے والا دوزخیوں میں سے ہوگا، اس سے مراد امام مہدی کا دایاں ہاتھ ہے، اور ان کے لشکر کا قائد وہ آقا ہے جو لوگوں سے امام کے لیے بیعت لے گا۔ اور اس لیے یمانی بھی اپنے لشکر پر قائد ہوں گے، اور اس سے مراد الیمانی کے یمانی ہیں۔
جیسا کہ آل محمد (ص) کے انقلابات قائم (ع) کے لیے تمہیدی ہیں، یہ یمانی انقلابات ہیں اس لیے کہ وہ نسب سے یمانی ہیں اور انقلاب کا سبب اور رہبر بھی یمانی ہیں جو اہلِ بیت علیہم السلام کی نسبت سے ہیں۔ جیسا کہ جو لوگ سفیانی سے منسوب ہوں گے وہ بھی سفیانی ہوں گے۔ اور اس سے ہم سمجھتے ہیں کہ تین سو اور امام مہدی کے تیرہ انصار سب کے سب یمانی ہوں گے اپنے قائد یمانی کی نسبت کی وجہ سے، اس لیے کہ وہ ان کے اول ہوں گے اور ان کے ساتھی ہوں گے۔ پس ان میں سے جو کوئی انقلاب برپا کرے گا اسے یمانی کے انقلاب کا نام دیا جائے گا۔

پس جب کوئی ایسی روایات دیکھے جس میں یمانی کی تعداد کا ذکر ہے تو اسے الجھن میں نہیں پڑنا چاہیے، یعنی یمانی کئی رہنما ہیں۔ مگر ایک یمانی بیعت کے ساتھ خاص ہیں، اور ان پر التواء کرنے والا اہلِ جہنم میں سے ہوگا۔ وہ زمین میں اللہ کی حجتوں میں سے ایک حجت ہیں۔ اور وہ معصوم ہیں۔ اور انبیاء میں سے کسی نبی نے بھی، معصوم کے علاوہ کسی سے بیعت کا اشارہ نہیں کیا۔ پس کس طرح، رسولوں کے سردار، اور تمام جہانوں کے معبود کے حبیب کی بیعت، کسی ایسے شخص سے طلب کی جاسکتی ہے جو معصوم نہیں۔ اور ہم پر روایات گزر چکی ہیں، اس سے بیعت اور نصرت طلب کی جاتی ہے جس نے آلِ محمد (ع) کے داعی الیمانی کے بارے میں سنا، یا ان کو دیکھا۔

اور شیخ کورانی کی کتاب عصر الظہور (ظہور کے زمانے) کے بارے میں آئی ہے، جو یمانی کے انقلاب کے دوران بہت سے احتمالات کو شمار کرتی ہے۔
اور یہ نص ہے جو آپ نے فرمایا:

(اور احتمال ہے کہ یمانی کا انقلاب، ان کی تنفیذی تیاری کے ساتھ ان کی گہری سیاست کی وجہ سے زیادہ ہدایت والا ہو۔ برابر ہے چاہے وہ صرف مخلص فرماں بردار اقسام کا انتخاب کریں۔ اور اس کا محاسبہ ان کے لیے دائمی اور شدید ہے، اور یہ وہ سیاست ہے جس کا اسلام حکم دیتا ہے۔ اور امر کے ولی کے لیے اپنے عاملین کے ساتھ اس کی پیروی ہے۔ جیسا کہ امیر المومنین علیہ السلام کے دور میں وہ اپنے عامل مالک اشتر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ اور جیسا کہ

امام مہدی علیہ السلام کی صفات کے بارے میں آیا ہے، کہ وہ عُمال پر سخت ہوں گے، مساکین پر رحم کرنے والے ہوں گے، جبکہ ایرانی اس سیاست کو نہیں اپناتے۔ اور جو لوگوں کے سامنے مسلمانوں کے مفادات سے خیانت کرتا ہے، نہ ہی وہ اس ذمہ دار کو سزا دیتے ہیں جو خطا کار ہے۔ تاکہ وہ دوسروں کے لیے عبرت بن سکے۔ پس وہ ڈرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے اسلامی ریاست جو کہ اسلامی وجود ہے، کمزور ہو جائے گی۔ اور احتمال ہے کہ یمانی کا جھنڈا اپنے عالمی اسلامی نقطہ نظر میں زیادہ ہدایت والا ہے۔ اور بہت سے ذیلی عنوانات اور موجودہ زمانے کے تصورات اور مساوات کو پیشِ نظر رکھنے میں اس کی ناکامی، جن کے بارے میں ایرانی اسلامی انقلاب کا خیال ہے کہ اسے ضرور مدنظر رکھنا چاہیے۔ اور لیکن راجح یہ ہے کہ یمانی انقلاب کے زیادہ ہدایت والا ہونے میں بنیادی سبب یہ ہو کہ، انھیں مہدی علیہ السلام سے براہِ راست رہنمائی کا شرف حاصل ہے، اور وہ ان کی تحریک کے منصوبے کا براہِ راست حصہ ہیں، اور یمانی علیہ السلام کو ان سے ملاقات اور ان سے رہنمائی لینے کا شرف حاصل ہے۔ اور اس کی تائید یمانیین کے انقلاب کی احادیث سے ہوتی ہے، جو انقلاب کے قائد ایک شخص یمانی کی تعریف پر مرکوز ہیں۔ اور بے شک وہ حق کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں، اور وہ تمہارے صاحب کی طرف بلاتے ہیں، اور بے شک کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ ان پر التواء کرے پس جو کوئی ایسا کرے وہ دوزخ کی طرف ہوگا۔۔۔۔۔

پھر کورانی نے ایرانی اور اس کے علاوہ انقلابات کی طرف اشارہ کیا، جو امام (ع) کی جانب سے ہوں گے، اور فرمایا:

اس طرح کا ابتدائی آغاز فقہاء کے اجتہاد اور ان کے سیاسی وکیلوں کے اجتہاد پر مبنی ہے۔ اس کے لیے تزکیہ اور اخلاص کی وہ شرائط نہیں ہیں جو یمانی انقلاب کے لیے درکار ہیں جس کی رہنمائی براہِ راست امام مہدی علیہ السلام سے ہوگی اور اس سے یہ بھی احتمال ہے کہ یمانی کئی ہوں۔ اور ان میں سے دوسرا یمانی موعود ہو، پس تحقیق یمانی کے ظہور پر پہلے روایات گزر چکی ہیں جو سفیانی کے ظہور سے متصل ہیں۔ یعنی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے سال، لیکن امام صادق علیہ السلام سے صحیح سند کے ساتھ دوسری روایت پائی جاتی ہے، جو کہتی ہے کہ (سفیانی سے پہلے ایک مصری اور یمانی نکلے گا) البحار ج 52 صفحہ 210 غیبت طوسی سے۔

جہاں تک اس یمانی اول کے خروج کا تعلق ہے، تو، روایات شریفہ میں حد بندی ہے کہ وہ فقط سفیانی سے پہلے ہوگا۔ اور تحقیق وہ اس سے پہلے آئیں گے، تھوڑی مدت یا طویل عرصے کے ساتھ۔ اور اللہ جاننے والا ہے۔ اور اس میں سے خبر ہے، (دھنسی آنکھ والا صنعاء سے نہیں نکلا ہوگا) جس نے بحار میں اسے روایت کیا ہے جلد 52 صفحہ 245 عبید بن زرارہ سے روایت ہے، وہ امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ (ابو عبداللہ (ع) کے پاس سفیانی کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: کہ اس کا خروج کب ہوگا، اور ابھی دھنسی آنکھ والا صنعاء سے نہیں نکلا ہوگا)۔ یہ ان قابل ذکر احادیث میں سے ایک ہے جو پہلے درجے کے ماخذ مثلاً غیبت النعمانی میں مذکور ہے۔ شاید کہ سند صحیح ہو۔ اور احتمال ہے کہ سفیانی سے پہلے ظاہر ہونے والا یہ شخص یمانی ہے جو یمانی موعود کی تیاری کرے گا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ اور امکان ہے کہ (کاسر عینہ) کی تفسیر میں بہت سے احتمالات ہوں، سب سے زیادہ راجح یہ ہے کہ اس سے علامتی وصف مقصود ہے۔ امام صادق (ع) سے روایت ہے کہ اس کا معنی واضح نہیں ہوگا مگر اس وقت میں۔۔۔۔۔) آخر تک۔

کتاب عصر الظهور (ظہور کا زمانہ)۔ شیخ کورانی صفحہ 147 -146

یمن کے یمانی

زیادہ تر محققین جنہوں نے الیمانی کی شخصیت پر تحقیق کی، وہ اس شخصیت پر مرکوز ہے جس پر عدلِ الٰہی کی ریاست کی راہ ہموار کرنے کا منصوبہ ہے۔ان کی توجہ حالیہ یمن کے ملک پر تھی، وہ یمانی موعود اور ان کے معظم کے چلنے کا نقطہ ہے۔یمانی جو یمن سے نکلیں گے اور امام مہدی (ع) کے یمانی، اور ان کے وزیرِ خاص جن کے لیے بیعت مطلوب ہے، ان میں فرق نہیں ہے۔اور اس کے باوجود آل محمد (ع) نے اپنے یمانی کو مکمل صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔اور اس کا ارادہ حکمتاً کیا۔اور ظہورِ مقدس کی تحریک کے دشمنوں کے خوف سے بچنے کے باب میں سے ہے۔اس لیے زیادہ تر بات دوسرے یمانی کے بارے میں ہے جو یمانی موعود کے علاوہ ہے اور عموم کی وجہ ان کا یمن سے ہونا ہے، جیسا کہ بہت سی محقق اور عظیم شخصیات نے دوسری روایات میں ایک شخص کی طرف اشارہ دیا ہے، اور یمانی وہ ہے جو یمن سے نکلیں گے جو اخوص (سفیانی) سے جنگ کریں گے تو ان پر اخوص نکلے گا۔

ابو جعفرؑ سے روایت ہے فرماتے ہیں:(۔۔۔ پھر ان کی طرف یمانی کے منصور(مدد کیا گیا) صنعاء سے اپنا لشکر لے کر چلیں گے، ان کے لیے ایک سخت لمحہ ہوگا جب لوگ جاہلیت کے قتل کو قبول کر لیں گے پس وہ (یمانی)۔ اور ان کے جھنڈے زرد ہوں گے، اور ان کے کپڑے رنگین ہوں گے، پھر ان دونوں کے درمیان سخت جنگ ہوگی، پھر اخوص سفیانی ان پر غالب آ جائے گا۔۔۔) شرح احقاق ج 29 صفحہ 515

جہاں تک یمانی موعود کا تعلق ہے وہ تو سفیانی کو شکست دیں گے جیسا کہ زیادہ تر روایات میں آیا ہے۔

(۔۔۔ پس اللہ سفیانی کے خلاف اہل مشرق میں سے امام مہدی کے وزیر کو نکالیں گے، پھر سفیانی شام کی طرف شکست کھائے گا۔۔۔) شرح احقاق الحق جلد 29 صفحہ 620

اور معروف ہے کہ امام کے یمانی مشرق کے جھنڈوں والے ہوں گے۔۔۔

بہرحال جو یمانی یمن کے ساتھ خاص ہیں پس وہ زید کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک خبر میں ہے کہ ان کا نام حسن یا حسین ہوگا، مگر یہ کہ یہ خبر سطیح الکاھن سے وارد ہوئی ہے۔(۔۔۔ پھر یمن کے صنعاء سے ایک بادشاہ نکلے گا جو روئی کی طرح سفید ہوگا، اس کا نام حسین یا حسن ہوگا۔۔۔) بحار الانوار جلد 51 صفحہ 162

معصومین کے بارے میں دور و نزدیک کے اطلاق کو رد نہیں کیا گیا۔اور سطیح سے مراد وہ شخص ہے جو رسول اللہ (ص) کی ولادت کے دن فوت ہو گیا تھا، اور اس کی وفات کی خبر نبی (ص) کی ولادت کے فضائل کے تذکرہ میں دہرائی جاتی ہے، اور یہ کاھن جنات کے ذریعے خبریں لیا کرتا تھا، (یعنی چوری سننے والوں سے آسمانوں کے تحفظ سے پہلے) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (مگر جو کوئی چوری سننے کی کوشش کرے گا اس کے پیچھے واضح شعلہ آئے گا) (الحجر 18) پس اس میں کچھ صحیح ہوتا اور اس میں کچھ غلط۔ معلوم ہوا کہ زیادہ تر محققین جنہوں نے یمانی کی شخصیت پر تحقیق کی ہے وہ کہتے ہیں کہ یمانی کا نام حسن یا حسین ہوگا، بغیر کسی دلیل کے، بلکہ ان کا اعتماد سطیح کی خبر سے پختہ ہوا، وہ اس کاہن کی خبر کو مسلمانوں کی خبر کے طور پر لینے لگے اور ان

ہی میں سے شیخ علی کورانی اور شیخ محمد السند ہیں، اور وہ اس کا اعتبار اللہ کے کلام کی طرح کرنے لگے کہ جس میں آگے یا پیچھے سے باطل نہیں آئے گا۔ اور جہاں تک اہلِ بیت کے کلام کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کے لیے نہیں سنا۔ (اوران میں سے کوئی ہے جو تمہاری جانب کان لگا کر سنتا ہے، اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کردیے ہیں، اور ان کے کان میں ڈاٹ (روئی) ہے۔ اور اگر وہ ساری نشانیاں دیکھ بھی لیں تو ایمان نہیں لائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ تمہارے حضور تم سے جھگڑتے حاضر ہوں تو کافر کہیں گے کہ یہ تو صرف پہلے لوگوں کے قصے ہیں۔ (الانعام: 25) اور وہ کہتے ہیں، اہلِ بیت کے کلام میں بار بار دہراتے ہیں کہ وہ ضعیف اور قوی اور۔۔۔ اور۔۔۔ ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے) تم برے لوگ ہو اور اللہ کی قسم، تم ایک کاہن کے کلام کو تسلیم کرتے ہو اور اسی پر اپنا عقیدہ بناتے ہو، اور باتوں سے یہ ظاہر کرتے ہو کہ وہ اللہ کی کتاب سے ملا ہے۔ اور رسول اللہ (ص) نے فرمایا، وہ دونوں ہر گز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ دونوں حوض پر واپس آ ئیں۔

اور امامؑ کے یمانی کے لیے بیعت منصوص ہے جیسا کہ اہل بیت کی روایات میں ہے کہ وہ امام مہدی (ع) کی اولاد میں سے ہوں گے، اور وہ وصی، معصوم اور رسول اللہ (ص) کی جانب سے ان کی بیعت پر نص موجود ہے، اور ان کو بیعت کا حکم دیا۔ اور حد مقرر کی کہ وہ امام مہدی (ع) کی آل میں سے ہوگا اور اس کا نام احمد ہوگا۔ اور یہ مراد نہیں لیا کہ وہ زید کی اولاد میں سے ہوگا جیسا کہ رسول اللہ (ص) کی وفات کی رات والی وصیت میں ہے۔ اور معصوم کا خلیفہ معصوم کے سوا اور نہیں ہوسکتا، اور وہ اپنے ابو کے خلیفہ ہیں (اوران میں سے بعض، بعض کی اولاد ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (آل عمران: 34) اور جیسا کہ روایات میں آیا ہے۔

رسول اللہ (ص) نے فرمایا: (تمہارے خزانے کے پاس تین لوگ جنگ کریں گے، ان میں سے ہر ایک خلیفہ کا بیٹا ہوگا، پھر یہ (خزانہ) ان میں سے کسی کے ہاتھ نہیں آئے گا۔ پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے، پس وہ ان سے ایسی جنگ کریں گے جو کسی قوم نے نہیں کی ہوگی، پھر ایک نوجوان کا ذکر کیا اور فرمایا: جب تم ان کو دیکھو تو ان کی بیعت کرلینا، پس بے شک وہ خلیفہ مہدی ہوں گے) بشارۃ الاسلام ص30

ابو حسن (ع) سے روایت ہے فرماتے ہیں: (گویا کہ مصر سے آنے والے سبز، رنگ برنگے جھنڈے دیکھ رہا ہوں، جو شام کی طرف آئیں گے اور صاحب الوصیات کے بیٹے کی طرف پیش کیے جائیں گے) ارشاد الشیخ المفید ج 2 صفحہ 376

بہر حال وہ شخص زید کی اولاد میں سے ہوگا۔

صادق (ع) سے روایت ہے، تعقیب نماز ظہر کی حدیث میں ظہور کی علامات کے بارے میں فرمایا: ایک جھنڈا مشرق سے نکلے گا اور ایک مغرب سے، اور زوراء کے لوگوں پر ایک فتنہ پڑے گا، اور میرے چچا زید کی اولاد میں سے ایک آدمی یمن میں اٹھے گا،۔۔۔) مستدرک سفینۃ البحار ج 7 ص 47 فلاح السائل ص 170-171

مشرق اور مغرب سے دو جھنڈے ظاہر ہوں گے، اور وہ یمانی اور سفیانی کے ہوں گے۔ زید کی اولاد میں سے ایک آدمی کے جھنڈے کے علاوہ، جس کا میں نے مستقل ذکر کیا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ ان میں سے نہ ہو جو مشرق کے جھنڈے کی پیروی کرے گا اور ان کے صاحب (یمانی) کی بیعت کرے گا، جن کی بیعت پر نص (دلیل) ہے۔ یا وہ نکلے گا اور اس کا معاملہ اس کے وقت میں ختم ہو جائے گا۔ اور گویا کہ اسے ظہور کی علامات میں سے ایک علامت کے

اور قصص الانبیاء میں کعب سے روایت ہے: (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمین کی طرف نزول ہو گا، اور ضروری ہے کہ ان کے آگے کچھ علامات اور فتنے ظاہر ہوں، پس پہلے جو خروج کرے گا اور اصحب کے ملکوں پر غالب آئے گا۔ وہ جزیرہ کے ملکوں سے نکلے گا۔ پھر اس کے بعد جرھمی شام سے نکلے گا اور قحطانی یمن کے ملک سے خروج فرمائیں گے، کعب احبار نے کہا: اس دوران یہ سب اور یہ تینوں اپنی اپنی جگہ پر ظلم کے ساتھ غالب آجائیں گے، تو دمشق سے سفیانی نکل پڑے گا۔ معجم احادیث امام مہدی (ع) شیخ علی کورانی ج ا ص 483 شرح احقاق الحق۔ مرعشی ج 29 ص530

یقیناً، قحطانی جس کا خروج یمن کے ملک سے ہوگا، اس سے مراد وہ یمانی نہیں ہے جس کا وعدہ کیا گیا ہے، اس لیے کہ روایت میں اس کے لیے ظلم کی نسبت کی گئی ہے، تو فرمایا کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر ظلم کے ساتھ غالب آئیں گے، اور یہ یمانی امام مہدی علیہ السلام کے لائق نہیں، ان کے معصوم ہونے کی وجہ سے، ان کی بیعت فرض واجب ہے، جو لوگوں کو باطل میں داخل نہیں کریں گے اور ان کو حق سے نہیں نکالیں گے۔

اور دوسرے باب سے یہ ہے کہ یمانی جن کا وعدہ کیا گیا ہے وہ رسول اللہ (ص) کی اولاد میں سے ہوں گے، اور بالخصوص امام مہدی کی ذریت میں سے ہوں گے، اور رسول اللہ (ص) کا نسب عدنان کی طرف لوٹتا ہے، اور وہ قحطانی نہیں ہیں۔ پس رسول اللہ وہ ہیں جن کا نسب عدنانی ہے نہ کہ قحطانی۔ اور اکیلے کافی ہوجاتے ہیں، اور یہاں تک کہ انقلابی زید کی نسل میں سے ہوں گے پس وہ بھی عدنانی ہوں گے اور قحطانی نہیں ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نسب عدنان تک

پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابوالقاسم محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، یہاں تک اجماع ہے، اور اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام تک اس کے بارے میں اختلاف ہے اور اس متعلق کوئی چیز ثابت نہیں ہے) المجموع محیی الدین النووی ج ا ص 7

یمانی امام مہدی (ع)

بے شک اہم شخصیات میں سے ایک شخصیت جس پر عدلِ الٰہی کی ریاست کی راہ ہموار کرنا مرکوز ہے، وہ شخص یمانی ہیں جو اہلِ بیت میں سے جھنڈے کے حامل ہوں گے، اور واحد حق کے جھنڈے والے ہوں گے۔ اور اس شخصیت کی تعداد کو دیکھنے میں جیسا کہ اہلِ بیت کی روایات سے واضح ہے، امام کے یمانی کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے، کہ امام کے یمانی وہ ان کے وصی ہیں۔ اور وصی ان ناگزیر چیزوں میں سے ہیں جن کی طرف روایات نے اشارہ کیا ہے، اس طور پر کہ وہ بداء (ابتداء) میں شامل نہیں ہے، اور وہ اس کے علاوہ پانچ حتمی علامات میں سے ایک علامت ہے، پس وہ بداء میں شامل ہے، اور پانچ حتمی علامات جو امام مہدی (ع) سے پہلے ہوں گی، اس میں سے وہ ہے جو ظہور کے علاقے سے ثابت ہوگی بلکہ وہ ظہورِ مقدس کا حصہ ہے، اور وہ تلوار کے ساتھ قیام سے پہلے ہوں گی۔

ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے، فرماتے ہیں : پانچ چیزیں قائم کے قیام سے پہلے ہوں گی: (یمانی، اور سفیانی کا خروج، اور ایک اعلان کرنے والا آسمان سے پکارے گا، بیداکے مقام پر خسف (دھنسنا)، اور ایک پاکیزہ جان کا قتل) الامامۃ والتبصرۃ ص 128

اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یمانی امام مہدی (ع) سے پہلے خروج فرمائیں گے، اور وہ ان ناگزیر علامات میں سے ہیں جو بداء کے ساتھ شامل نہیں ہیں جیسا کہ ان (ع) سے روایت ہے مگر جیسے اللہ چاہے۔

ابو جعفر محمد بن علی (ع) سے روایت ہے۔ (-----اور جھنڈوں میں سے یمانی کے جھنڈے سے زیادہ ہدایت والا جھنڈا کوئی نہیں۔ یہ ہدایت کا جھنڈا ہے، اس لیے کہ یہ تمہارے صاحب کی طرف بلاتا ہے، پس جب یمانی خروج فرمائیں گے تو لوگوں اور تمام مسلمانوں پر ہتھیار کی خرید و فروخت حرام ہو جائے گی۔ اور جب یمانی خروج کریں گے تو ان کی طرف اٹھ کھڑے ہونا پس بے شک ان کا جھنڈا ہدایت کا جھنڈا ہے، اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ ان پر دیر کرے، پس جس نے ایسا کیا وہ اہلِ جہنم میں سے ہوگا، اس لیے کہ وہ حق اور سیدھے رستے کی طرف بلانے والے ہوں گے) الغیبۃ محمد بن ابراہیم النعمانی ص264

اور گزشتہ روایات سے گزرنے کے بعد، جن میں گمراہی کے جھنڈوں کی تعداد، اور ان کے درمیان صرف ایک ہدایت کے جھنڈے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور جب ہم اوپر والی روایت سے گزریں تو ہم ہدایت کے جھنڈے کو واحد پاتے ہیں، اور اس کے علاوہ جو بھی جھنڈے ہیں وہ باطل ہیں، پس ہم ان (ع) کا قول پاتے ہیں: جھنڈوں میں سے یمانی کے جھنڈے سے زیادہ ہدایت والا کوئی جھنڈا نہیں۔ وہ ہدایت کا جھنڈا ہے، پھر سبب کے دوران فرماتے ہیں: اس لیے کہ تمہارے صاحب لوگوں کو دعوت دیتے ہیں، یعنی ان کو امام مہدی (ع) کی بیعت کی طرف کھلے عام اور بغیر کسی ابہام یا گھومانے کے دعوت دیتے ہیں۔ خواہ کسی جماعت کے نام سے، کسی حوالہ، تحریک یا کسی سیاسی ادارے کے نام سے، یمانی پر صاحب الامر کی دعوت کا اعلان واجب ہے، یعنی ان (ع) کا قول: اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ ان کے بارے میں دیر سے کام لے، پس جس نے ایسا کیا تو وہ اہل دوزخ میں سے ہو گا۔

1-اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے، اور جو اس کا ذکر اس کتاب میں اہم ظہور کے اسباب کے عنوان کے تحت گزر چکا ہے، اور جو کوئی ان روایات کے مزید حوالے دیکھنا چاہے: النص والاجتہاد ص 95 کتاب سلیم بن قیس ص169 کمال الدین ص662 وسائل الشیعۃ ج27 ص50 کنز الفوائد ص 297 اور قریب ہے کہ شیعہ اور سنی مصادر میں سے کوئی مصدر اس سے خالی نہ ہو۔

دوسری روایات کی طرف اضافت کے ساتھ جو کہ ان کی بیعت کو واجب قرار دیتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ لوگوں کو یمانی کی طاعت اور اتباع کے ساتھ آزمایا جائے گا، اور ان پر دیر کرنا دوزخ میں داخل ہونے کا سبب ہوگا، پس ضروری ہے کہ یمانی کھلے عام دعوت دینے والا ہو، اور وہ جو دعویٰ کرتا ہے اس کی دلیل پیش کرنے والا ہو، اور وہ عنوان کے تحت چھپنے والا نہ ہو۔ جیسا کہ بعض لوگ ان دنوں گدلے پانیوں میں شکار کرنے والے کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو اشارہ کرتا ہے لیکن وہ یہ دعویٰ کرنے کی ہمت نہیں کرتا کہ وہ اس شخصیت کا مالک ہے۔ اور لیکن وہ اس کی تمنا رکھتا ہے، اور طبعی بات یہ ہے کہ وہ ان سب حسد کرنے والوں کی طرح جھوٹ بولے، حقیقی دعویٰ کرنے والے کی دعوت پر جب وہ اس کا دعویٰ کرے، اس کی نسبت اس طرف ہے کہ جب غیر صاحب یہ دعویٰ کرے تو وہ اس پر نہیں ٹھہر سکے گا مگر تھوڑی دیر، یہاں تک کہ اللہ اس کو رسوا کردے گا۔ (اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بناکر کہیں تو ضرور ہم ان سے قوت کے ساتھ بدلہ لیں گے، پھر ان کی رگِ دل کاٹ دیں گے۔) (الحاقۃ 44-46)

ابو عبداللّٰہ (ع) سے روایت ہے فرماتے ہیں (بے شک اس امر کا اس کے صاحب کے علاوہ جو کوئی بھی دعویٰ کرے گا اللّٰہ تعالیٰ اس کی عمر تباہ کر دے گا)

پھر دعوت کے بعد، فترت کی مدت جس کی طرف بعض روایات اشارہ کرتی ہیں وہ بہتر (72) مہینے ہیں۔ یعنی تقریباً 6 سال، امام مہدی اول (الیمانی) جو کہ اپنے والد امام مہدی (ع) کے لیے راہ ہموار کریں گے، ان کے خروج کے درمیان اور ان کی دعوت کی راہ ہموار کرنے اور جنگ کے لیے خروج اور جھنڈوں کے خروج جو کہ ان کے سامنے جنگ کریں گے، اور سفیانی کا خروج، اور وہ بیک وقت نکلیں گے، جس وقت یمانی اور خراسانی نکلیں گے، اور ان کے درمیان جنگ سفیانی کی حکومت میں لمبی مدت کے لیے جاری رہے گی، اور یہ آٹھ مہینے رہے گی، امر (معاملہ) امام مہدی (ع) کے سپرد ہونے تک۔

1- معجم احادیث الامام المهدی (ع)۔ الشیخ علی الکورانی العاملی ج3 ص28/ الکافی: ج اص373 ح5/ ثواب الاعمال وعقابها: ص255 ح4 اوران اسناد سے (میرے ابو رحمہ اللہ، سعد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں) وہ محمد بن الحسین سے روایت کرتے ہیں وہ ابن سنان سے، وہ ادیم کے بھائی یحییٰ سے، وہ ولید بن صبیح سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:- جیسا کہ کافی میں ہے،، اور اس میں لکھا ہے (کٹنے کے بدلے کٹنا): البحار: جلد 25 ص 112، 3 ح9 اعمال کے ثواب کے بارے میں۔

ابن الحنفیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خراسان سے سیاہ جھنڈوں کے خروج، اور شعیب بن صالح اور امام مہدی کے خروج اورامام مہدی کے لیے امر کی سپردگی کے درمیان بہتر مہینوں کا وقت ہو گا) کتاب الفتن نعیم بن حماد ص 165 معجم احادیثِ الامام مہدی (ع) ج ا ص 397

پھر آپ علیہ السلام نے خروجِ یمانی کی روایت میں فرمایا: پس جب یمانی کا خروج ہو گا یعنی وہ سفیانی سے جنگ کے لیے نکلیں گے تو وہ دونوں مالہ کے نظام کی طرح ہوں گے، اور یمانی امام مہدی(ع) کے لشکر کے قائد ہوں گے، اور سفیانی امام مہدی (ع) کے دشمنوں کو جنم دے گا۔ اور یمانی کا جنگ کے لیے نکلنا امام مہدی(ع) کے خروج کے لیے ہوگا، اس وقت لوگوں اور تمام مسلمانو ں کے لیے اسلحہ کی تجارت حرام ہو جائے گی۔یعنی وہ اسلحہ کی تجارت کو حرام کر دیں گے اور ضروری ہے کہ وہ جنگ کے لیے اپنے خروج کے وقت مسلمانوں کو مفت میں (اسلحہ) دیں(تاکہ وہ امام(ع) کے دشمنوں سے جنگ کریں))، پس جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ امام کا ہے، جو بندوں کے لیے اللہ مالکِ حقیقی کے خلیفہ ہیں۔ اس لیے جو مجاز ہے وہ حقیقی مالک کو فروخت نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ولقد جئتمونا فرادی کما خلقناکم اول مرة و ترکتم ما خولناکم وراء ظُھورکم) اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور تم اپنے پیچھے وہ سب مال و متاع چھوڑ آئے جو ہم نے تمہیں دیا تھا۔(الانعام:94)، اور امام تم سے تمہاری جان سے زیادہ اولی ہیں۔جس اسلحہ اور مال کے تم مالک ہو۔پس وہ کیوں اس سے اولی نہ ہوں۔اسی لیے ان پر اسلحہ کی تجارت حرام کردی جائے گی۔ بلکہ ان کے سامنے آپ پر قتال واجب ہوجائے گا، اور یہ کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے اسلحہ وغیرہ وہ آپ ان کی صفوں میں اپنے مجاہدین بھائیوں کے لیے خرچ کریں۔ اور یہ امر کسی فتویٰ کے حوالہ کا محتاج نہیں ہے۔

اور جہاں تک ان کے دشمنوں کے لیے بیچنے کا تعلق ہے، تو معاملہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔اسی لیے حدیث میں آیا ہے، پس جب یمانی کا خروج ہو گا، تو لوگوں اور تمام مسلمانوں پر اسلحہ کی تجارت حرام ہو جائے گی۔پس اسلحہ کا فیصلہ قتال کے لیے خروج کے فیصلہ سے جڑا ہوا ہے، اور جہاں تک تمہارے صاحب کے لیے ان کی دعوت کا تعلق ہے تو وہ ان کے خروج سے پہلے ہوگی اور یہ روایت سے واضح ہے، اور لوگوں کو دعوت دینا امام مہدی (ع) کی نصرت کے لیے ضروری ہے۔اور ان (یمانی) کے لیے ضروری ہے کہ وہ قاعدہ کو جمع کریں اور ان پر اپنی حجیت واضح کریں، پس آپ (ع) کا فرمان ہے، (پس کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ ان پر دیر کریں، پس جس نے ایسا کیا تو وہ اہلِ دوزخ میں سے ہوگا، اس لیے کہ وہ حق اور سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں) ہمارے لیے واضح ہوگیا کہ یمانی بندوں پر اللہ کی حجت ہیں، اور ان پر التواء (دیر) کرنے والا اہلِ جہنم میں سے ہوگا یعنی ان کی طاعت سے نکل جانے والا دوزخیوں میں سے ہوگا، اور ایسا صرف معصوم کے بارے میں ہے، یعنی ان پر دیر کرنے والا آلِ محمد کی ولایت اور ان میں سے حجت کی طاعت سے نکل جائے گا۔

علی بن موسی رضا (ع) سے روایت ہے، وہ موسی بن جعفر (ع) سے روایت کرتے ہیں وہ جعفر بن محمد (ع)، وہ محمد بن علی (ع)، وہ علی بن حسین (ع) سے، وہ حسین بن علی (ع) سے وہ علی بن ابی طالب (ع) سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی (ص) سے، وہ جبرئیل (ع) سے وہ میکائیل (ع) سے وہ اسرافیل (ع) سے، وہ لوح سے، وہ قلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: (علی بن ابوطالب کی ولایت میرا قلعہ ہے، پس جو میرے قلعہ میں داخل ہوگیا وہ میری آگ سے امن پا گیا) الامالی ص 306

امام رضا (ع) نے فرمایا (میں نے ابوموسیٰ بن جعفر سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ابوجعفر بن محمد سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابومحمد بن علی سے سنا، فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ابوعلی بن حسین سے سنا فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ابوحسین بن علی سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ابوامیر المومنین علی بن ابوطالب علیھم السلام سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی (ص) کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے ہوئے سنا: (لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے پس جو میرے قلعہ میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے امن میں آگیا، پس جب قافلہ روانہ ہوگیا تو ہم سے مخاطب ہو کر

فرمایا کہ اس کی اپنی شرطیں ہیں اور میں اس کی شرطوں میں سے ہوں۔)
عیون الاخبار الرضا (ع) ص 145

پس یمانی پر خالی التواء سے ہی دوزخ واجب ہو جاتی ہے، پس لازم ہے کہ ان پر التواء اس قلعہ (ولایت) سے نکلنا ہے۔ اس لیے کہ حجت اللہ پر ان کے زمانے میں یہ خروج ہے۔ اس حیثیت سے کہ وہ اللہ کا قلعہ ہے کہ جو اس میں داخل ہو گیا وہ عذاب سے امن میں ہو گا وہ (لا الہ الا اللہ) ہے۔ اور کوئی انسان اسے اخلاص کے ساتھ نہیں کہہ سکتا جب تک کہ وہ حجت اللہ کی ان کے زمانے میں پیروی اور اطاعت نہ کرے، اس لیے کہ وہ اللہ کی طرف سے منصب ہے۔ پس جو اللہ کے منصب کا اقرار نہیں کرتا، وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہیں کرتا اگرچہ وہ زبان سے کہتا بھی ہو۔ پھر پس امام مہدی ان کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اور ان کے بیٹے مہدی اول (ع) اس کی نشانیوں میں سے ہیں اور ان کے بیٹے مہدیین (ع) اس کی نشانیوں میں سے ہیں پس زمین میں انبیاء، رسولوں اور ائمہ کے بعد کوئی حجت نہیں ہے مگر وہ مہدیین جو امام مہدی (ع) کی اولاد میں سے ہوں۔

پس یمانی (امام مہدی اول) کے لیے ضروری ہے کہ وہ اول مومنین ہوں، پس ان پر ان کے خروج سے پہلے دعوت ضروری ہے، تاکہ وہ نصرت کے ساتھ اپنے غیر پر اپنے حق کو واضح کر سکے۔ اور امام مہدی کے ساتھ اپنے تعلق اور اپنی حیثیت کو ظاہر کر سکے۔

مثال کے طور پر: صدام اس پر اللہ کی لعنت ہو، اس کے دورِ حکومت میں اسلامی جماعتوں میں سے ہر گروہ دوسرے کی طاعت سے عاری تھا، اور ان میں سے ہر ایک وہ دیکھتا تھا جو دوسرے کی عصمت پر یقین نہ ہونے کی وجہ سے، دوسرا نہیں دیکھتا تھا۔ اور ان میں سے ہر ایک نے اس راہ میں جدوجہد کی جو انھیں نظر آتی تھی۔ ان میں سے کسی ایک کی تحریف اور نافرمانی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی ایک اس وقت اہلِ جہنم میں سے ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کے خلاف حجت نہیں کی تھی اور وہ دونوں جہاد کر رہے تھے۔

بہر حال یمانی پر التواء کرنے والا اہلِ جہنم میں سے ہو گا، ان کے اللہ کی طرف سے حجت کے منصب پر ہونے کی وجہ سے، اور اسی مناسبت سے مشرق کے وہ جھنڈے جو یمانی کی موجودگی میں ہیں، جن میں خراسانی، شعیب بن صالح اور دوسرے شامل ہیں، یعنی وہ جھنڈے جو امام کی تیاری میں جنگ کریں گے، یمانی کے جھنڈے کے تحت لپٹے ہوں گے، پس اگر وہ ایسے نہ ہوئے تو وہ اہل جہنم میں سے ہوں گے۔ جیسا کہ امام باقر (ع) نے فرمایا: (کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ ان پر التواء کرے پس جس نے ایسا کیا تو وہ دوزخیوں میں سے ہو گا، اس لیے کہ وہ سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں) اور سیدھا راستہ اس سے مراد اللہ کا سیدھا راستہ ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وہ کہنے لگے اے ہماری قوم بے شک ہم نے ایک ایسی کتاب سنی جو نازل موسیٰ کے بعد نازل کی گئی، جو اس سے پہلے ہے اس کی تصدیق کرنے والی ہے، وہ ہدایت اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے) (الاحقاف: 30)
(ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کے قاعدے بنادیے کہ وہ ان پر چلے تو وہ ہرگز تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور اپنے رب کی طرف بلاو بیشک تم سیدھی راہ پر ہو۔) (الحج: 67) اور سیدھے راستے سے مراد علی بن ابی طالب کی ولایت کا راستہ ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (فرمایا یہ میری طرف آنے کا سیدھا راستہ ہے) (الحجر: 41) پس کیا کوئی ہے علی (ع) کے راستے کی پیروی کرنے والا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا (تو کیا جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھی راہ پر سیدھا چلے؟) (الملک: 22) (اور یونہی ہم نے تمہاری طرف اپنے حکم سے روح (قرآن) کی وحی بھیجی۔ اس سے پہلے نہ تم کتاب کو جانتے تھے اور نہ شریعت کے احکام کی تفصیل کو۔ لیکن ہم نے قرآن کو نور کیا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں راہ دکھاتے ہیں اور بے شک تم ضرور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہو۔) (الشوریٰ: 52)، (اور بے شک وہ ساعت کی ایک خبر ہیں تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میری پیروی

اورنہیں ہے استقامت مگر اللہ کی طرف سے اوراس سے جو اللہ کی نمائندگی کرتا ہے،اور معصوم (ع) کا یمانی کے بارے میں فرمان (بے شک وہ بُلائیں گے حق اور سیدھے راستے کی طرف) اوراس سے کلمہ مراد لیا جاتا ہے اس کے مکمل معانی کے ساتھ بغیر مختصر یا مبالغہ کیے،اوراس کے معانی اللہ کی حجتوں میں سے کسی حجت کے بغیر پورے نہیں ہوتے۔اور ایک معصوم انسان گندگی سے پاک،آل بیت نبوت میں سے،اور اللہ کی حجتوں میں سے اہلِ بیت اور اللہ کی حجتوں میں سے اس کے وقت میں (یعنی یمانی کے ظاہر ہونے کے زمانے میں) اہلِ بیت میں سے امام مہدی (ع) اوران کے بیٹے اوران کے وصی مہدیین کے اول کے سوا اور کوئی نہیں پایا جاتا۔ جیسا کہ روایات میں ہے،اور یمانی وہ امام مہدی (ع) نہیں ہیں۔ پھر وہ مہدیین میں اول ہیں پس ان کے علاوہ وصی نہیں ہے، اور یہ کہ باقی گیارہ مہدی پہلے مہدی کی اولاد میں سے ہوں گے،پس ضروری ہے کہ مہدی اول وہ یمانی ہوں جن کے بارے میں امام باقر (ع) نے فرمایا اور جھنڈوں میں سے زیادہ ہدایت والا جھنڈا یمانی کا جھنڈا ہے، یہ ہدایت کا جھنڈا ہے، اس لیے کہ وہ تمہارے صاحب کی طرف بلاتا ہے، پس جب یمانی خروج فرمائیں گے تو لوگوں اور تمام مسلمانوں پر اسلحہ کی تجارت حرام ہو جائے گی، اور جب یمانی خروج فرمائیں تو ان کی طرف اٹھ کھڑے ہونا، پس بے شک ان کا جھنڈا ہدایت کا جھنڈا ہے، اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ ان پر دیر کرے، پس جس نے ایسا کیا وہ دوزخیوں میں سے ہو گا اس لیے کہ وہ حق اور سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں

اوررسول اللہ (ص) کی بہت سی روایات میں ان کے لیے بیعت طلب کی گئی ہے،اور انہی میں سے ایک روایت یہ ہے:

اس سند کے ساتھ ثوبان سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ (ص) نے فرمایا: (مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے آئیں گے، گویا کہ ان دل لوہے کے ہوں گے، پس جو اُن کے بارے میں سنے تو اسے چاہیے کہ وہ ان سے بیعت کرے اور اگرچہ برف پر رینگ کر جانا پڑے) غایۃ المرام ج 7ص 104

1- وصیت اور صاحب وصیات کے بیٹے کی روایت، اور اھلِ بیت میں سے ایک آدمی کی روایت...الخ، اس کتاب میں بیعت کے لیے مقرر کردہ اوصیاء کے موضوع میں ان کا ذکر کیا گیا ھے۔
2- اس کتاب میں بیعت کے لیے مقرر کردہ اوصیاء کے موضوع میں ان کا تذکرہ کیا گیا ھے۔

اور وہاں رسول اللہ (ص) کا فرمان (پس جواُن کے بارے میں سنے تو اسے چاہیے کہ وہ ان کی بیعت کرے) یعنی آپ (ص) نے ان کے لیے بیعت طلب فرمائی۔ اور ان کی طلب ہر اس شخص پر واجب ہے جو اس کے بارے میں سنے اور معصوم بیعت طلب نہیں کرتا مگر معصوم کے لیے، منصب اللہ کی طرف سے ہے، اور رسول اللہ (ص) نے یمانی کی تفویض، اور ان کے لیے بیعت کی طلب اپنی طرف سے نہیں فرمائی (یہ گمان ہے ان لوگوں کا جنہوں نے کفر کیا، پس ہلاکت ہے آگ سے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے کفر کیا) (پس وہ خواہشِ نفس سے نہیں بولتے) (النجم :3) اور اولین اور آخرین میں سے کوئی نبی، یا امام، یا وصی کسی غیر معصوم شخص کے لیے کبھی بھی بیعت طلب نہیں کرتا۔ بلکہ ان کا شعار یہ ہوتا ہے کہ بیعت اللہ کے لیے، اور حکم اللہ کا، اور منصب اللہ کے لیے۔ اور جہاں تک لوگوں کی تنصیب (عہدے) اور اختیار کا تعلق ہے تو یہ شیطان کے مطالب میں سے ہے، جیسا کہ آپ (ع) نے اس بیعت پر شدید تاکید فرمائی اور کسی شخص کے لیے اس میں کوئی عذر نہیں ہے، خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا، مرد ہو یا عورت۔ پس آپ (ع) نے فرمایا پس ان کی بیعت کرو اگر چہ برف پر رینگتے ہوئے جانا پڑے۔ آپ نے اپنے علم سے غافل لوگوں اور جھوٹے حیلوں سے کام لینے والوں کے لیے کوئی عذر نہیں چھوڑا۔ اور میں پڑھنے والے بھائی سے یہ امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے آپ سے سوال کرے کہ وہ غافلوں میں سے ہے یا نہیں، پس کوئی عذر نہیں۔۔۔ اور اگر چہ برف پر رینگنا پڑے، اور اللہ کے لیے اٹھو، اور اپنی ذات کے لیے نہ اٹھو، ورنہ تم اور شیطان جہنم میں برابر ہو گے۔

اور جب ہمارے لیے یہ واضح ہو گیا کہ یمانی معصوم ہیں اور وہ اللہ کی حجتوں میں سے اس کی مخلوق پر ایک حجت ہیں، اور یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ کی حجتیں معصومین وہ انبیاء ہیں، ان کا سلسلہ محمد (ص) پر ختم ہو گیا، اور ائمہ وہ وفات پا گئے، اس سے پہلے پس ظہور کے زمانے میں امام مہدی اور وصی امام مہدی کے سوا اور کوئی معصوم باقی نہیں رہا۔ اور یہی وجہ ہے کہ یمانی سے مراد امام مہدی محمد بن حسن (ع) نہیں ہیں، اور یہ کہ یمانی حتمی علامات میں سے ہیں جو امام مہدی سے پہلے ہوں گی۔ اور روایات میں اس امام مہدی کا ذکر ہے جو مشرق سے خروج فرمائیں گے اور اس امام مہدی کا ذکر ہے جو مکہ میں رکن اور مقام کے درمیان خروج فرمائیں گے اور وہ مشرق سے نہیں ہوں گے۔

تو مشرق کے جھنڈوں والے صاحب جو بیعت کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے خاص ہیں اس سے مراد مہدی اول (یمانی) ہیں، جو ان کے وصی اور اپنے والد کے لیے راہ ہموار کرنے والے ہوں گے، اور وصی عصمت کے ساتھ مخصوص ہیں، جب تک وہ وصیت اور بیعتِ الٰہیہ کے ساتھ خاص ہیں، اور یہ وہ امور ہیں جن کے ساتھ یمانی خاص ہیں جیسا کہ روایات میں گزر چکا ہے۔

پس ضروری ہے کہ وہ ایک شخص ہو، پس رسول اللہ (ص) اور اہلِ بیت ایک وقت میں دو شخصوں کے لیے بیعت طلب نہیں فرماتے۔ (یعنی ظہور کے زمانے میں)

اور تحقیق میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ (ص) کے بعد چوبیس حجتیں ہوں گی، ان میں سے دو ظہور کے زمانے میں موجود ہوں گی، صرف، ان دونوں سے مراد امام اور وہ شخص ہے جو امام مہدی کے لیے تیاری کرنے والا ہو گا، مہدیین میں سے پہلے مہدی کے لیے۔

صادق (ع) سے روایت ھے: (بے شک ہمارے پاس قائم علیہ السلام کے بعد بارہ مہدی امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں) بحار الانوار ج 35 ص 138 مختصر بصائر الدرجات ص38

رسول اللہ (ص)نے فرمایا: (جب تم خراسان سے آتے ہوئے سیاہ جھنڈے دیکھو تو ان کی طرف آو اگرچہ تمہیں برف پر گھسٹ کر آنا پڑے۔ پس بے شک ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا) غایۃ المرام ج 7 سید ھاشم البحرانی ص 103

تو مشرق کے جھنڈوں میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہو گا، اور مہدیوں کے خلفاء امام مہدی کی اولاد میں سے بارہ مہدی ہوں گے، اس میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ ان میں سے مہدی اول مشرقی جھنڈوں والے ہوں گے۔ جیسا کہ مہدی اول حجۃ اللہ اور معصوم ہیں اور مشرقی جھنڈوں کی قیادت معصوم کے سوا اور کوئی نہیں کر

سکتا، پس ان صاحب پر دیر کرنے والا اور ان کی اطاعت سے نکل جانے والا، ولایت سے خارج ہے اور دوزخیوں میں سے ہے۔ پس وہ معصوم ہوگا۔ اور روایات اس بات کی تاکید کرتی ہیں کہ اس کا قائد واحد یمانی ہوگا۔ جو سفیانی کو شکست دے گا جیسا کہ روایات میں تاکید ہے کہ اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہو گا۔ اور امام مہدی (ع) کسی کے جھنڈے کے تابع نہیں ہوں گے۔ اور دوسری جانب روایات میں تاکید آئی ہے کہ اس کا قائد یمانی ہوگا اور کسی پر حلال نہیں کہ وہ ان کے بارے میں دیر سے کام لے۔ پس وہ یمانی محمد (ص) کی نسل پاک سے ہوں گے۔ پس محمد (ص) یمانی ہیں جیسا کہ حدیث میں گزر چکا ہے۔ اور تصدیق ہوچکی ہے کہ ہر اہلِ مکہ یمانی ہے، مکہ کے تہامہ سے ہونے کی وجہ سے پس ان کی ذریت (اولاد) یمانی ہے، لیکن امام (ع) کے یمانی مطلوب ہیں۔

اور جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ امام (ع) مکہ سے خروج فرمائیں گے اور وہ نہ تو سفیانی سے پہلے اور نہ ہی یمانی سے پہلے خروج فرمائیں گے۔ پس وہ دونوں ان حتمی علامات میں سے ہیں جو کہ ان سے پہلے رونما ہوں گی، تو اللہ کا خلیفہ مہدی مشرق کے جھنڈوں میں موجود ہوگا اور وہ مہدیوں میں اول ہیں اور مشرق کے جھنڈوں سے مراد یمانی کے جھنڈے ہیں اور وہ امام کے وصی اور ان کے وزیر اور ان کے لشکر کے قائد ہوں گے، لیکن یہاں امر زیادہ واضح نہیں ہے اگر چہ یہ کافی ہے اور وہ یہ کہ مشرق کے جھنڈوں والے کا نام اور امام مہدی کی اولاد میں سے مہدی اول کا نام ایک ہی ہے۔

یمانی اول المہدیین

ابو عبداللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے رویت کرتے ہیں، وہ امیر المومنین سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے (جس رات آپؐ کی وفات ہوئی اس رات حضرت علیؑ سے فرمایا اے ابو حسن صحیفہ اور دوات لے آو، پس رسول اللہ (ص) نے وصیت لکھوائی یہاں تک کہ اس مقام پر پہنچ گئے تو فرمایا اے علی عنقریب میرے بعد بارہ امام ہوں گے اور ان کے بعد بارہ مہدی ہوں گے پس اے علی آپ ان بارہ اماموں میں سے سب سے اول ہیں، اور حدیث جاری رہی یہاں تک آپؐ نے فرمایاکہ حسن(ع) اسے اپنے بیٹے محمدکے سپرد کردیں، جو آل محمد(ص) میں سے تحفظ کرنے والے ہیں۔ پس وہ بارہ امام ہیں پھر ان کے بعد بارہ مہدی ہوں گے، پس جب ان کی وفات کا وقت آئے تو انھیں چاہیے کہ اسے اپنے بیٹے کے سپرد کر دیں اور مہدیوں میں سے اول مہدی کے تین نام ہوں گے۔ ایک نام میرے نام کی طرح ہے، اور ایک نام میرے والدکے نام پر عبداللہ ہے اور احمد ہے اور تیسرا نام مہدی ہے اور وہ مومنین میں سے سب سے اول ہوں گے) بحار الانوار ج 53 صفحۃ 147 اور غیبت طوسی ص 150 غایۃ المرام ج 2 ص 241

اور روایت کی سند معتبر ہے، جیسا کہ مرزا نوری نے نجم الثاقب میں ذکر کیا ہے، دلیل واضح ہے، تاویل کی ضرورت نہیں۔ یعنی مہدی اول امام (ع) کے بیٹے ہیں۔ اور امام کے اول مددگار ہیں۔ اور امام مہدی (ع) کے ظہور کی دعوت پر پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہیں۔ اس لیے کہ اللہ پر ایمان لانے والے مومنین بہت سے ہیں اور اکثر مسلمان ہیں۔ پس ان کا قول اول ایمان لانے والے، اس سے مراد امام (ع) کی دعوت کے ظہور کے وقت ان پر اول ایمان لانے والے ہیں۔ اس لیے کہ وہ لوگوں کے لیے ایسے رسول ہیں جو کافی ہیں۔ اور ان سے مراد وصی ہیں جو عدل الٰہی کی ریاست پر اپنے والد کے بعد

حکومت کریں گے۔ اوران کے نام (احمد،عبداللہ،مہدی) ہوں گے پس عبداللہ یہ صفت ہے،اور بہرحال مہدی نام امام مہدی (ع) کے بیٹوں میں اول مہدی ہونے کی وجہ سے ہے،پس ان کے ناموں میں سے احمد کے سوا کوئی نام باقی نہیں بچتا۔

الف نام کی مطابقت

اس کے بعد کہ ہمارے لیے یہ واضح ہوگیا ہے کہ رسول اللہ (ص) کی وصیت کے مطابق مہدی اول ان کا نام احمد ہوگا، پھر ہم ان روایات کی طرف دیکھتے ہیں جو یمانی کی طرف اشارہ کرتی ہیں،اوران روایات سے مراد وہ روایات ہیں جن کا تعلق سیاہ جھنڈوں اور طلقان کے خزانوں،اور خراسان کے جھنڈوں اور مشرق کے جھنڈوں سے ہے، کیونکہ ایسی کوئی روایت نقل نہیں کی گئی ،جس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ جھنڈے یمانی کے جھنڈے سے باہر یا اس پر تاخیر کرنے والے ہیں،پس ان پر دیر کرنے والا دوزخیوں میں سے ہوگا بلکہ تمام روایات اس بات پر تاکید کرتی ہیں کہ یہ وہ جھنڈے ہیں جو امام مہدی (ع) کی تمہید میں جنگ کریں گے۔

اورامام باقر(ع) سے مذکورہ طریق کے ساتھ جابر سے مرفوع روایت ہے۔ فرماتے ہیں: (بے شک طلقان میں اللہ کے خزانے ہیں جو نہ سونے کے ہیں اور نہ چاندی کے، بارہ ہزار سوار ہوں گے جن کا نعرہ ہو گا (احمداحمد) ان کی قیادت بنی ھاشم کا ایک نوجوان کرے گا جو سرمئی خچر پر سوار ہو گا، اس پر سرخ پٹی ہو گی،گویا کہ میں اسے دریائے فرات پار کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ پس جب تم ان کے بارے میں سن لو تو ان کی طرف جانے میں جلدی کرنا اگرچہ تمہیں برف پر رینگ کرہی جانا پڑے۔) منتخب الانوار المضیئة ص 343

پس اس روایت سے بھی واضح ہوا کہ یمانی کا نام احمد ہوگا،اور یہ مہدی اول کے نام کے مطابق ہے،جیسا کہ رسول اللہ (ص) کی وصیت میں گزر چکا ہے،جس میں رسول اللہ (ص) نے وصی اور خلیفہ امام مہدی (ع) کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

اور میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ جھنڈے جن کی طرف رسول اللہ (ص) نے بلایا،اور بیعت جس کی آپ (ص) نے تاکید فرمائی کہ اگرچہ برف پر گھسٹ کر جانا پڑے،اس سے مراد مشرق کے جھنڈے ہیں (یعنی یمانی موعود کے جھنڈے) جن کے بارے میں دیر کرنے والا جہنمیوں میں سے ہوجائے گا۔اور طلقان کے خزانے جن کی روایت کے مطابق توصیف کی گئی ہے اور بنی ھاشم میں سے وہ نوجوان جو طلقان کے خزانوں کی قیادت کرے گا،وہ یمانی کے لشکر کا ایک قائد ہوگا۔اس لیے کہ مشرق کے جھنڈے یمانی کے جھنڈے کے تحت لپٹے ہوں گے،اوران کا نعرہ (احمد احمد) ہوگا اور یہ بھی معلوم ہے کہ (احمد احمد) عبارت ہمارے معروف نعروں کی طرح ایک نعرہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک عام قائد کی جانب اشارہ ہے،گویا کہ میں اسے فرات عبور کرتے ہوئے دیکھتا ہوں،اور طلقان کا ایران میں ہونا بھی معلوم ہے۔اور یہ بھی معلوم ہے کہ دریائے فرات،فرات کے دجلہ میں ملنے کے بعد بصرہ کی سرحد کے علاوہ ایران کے کسی علاقے سے نہیں گزرتا۔ پھر اس میں شط العرب کے ساتھ داخل ہوتا ہے۔ جہاں تک اسے پار کرنے کا تعلق ہے تو بصرہ کے علاوہ عراق کے دوسرے شہروں سے اس کا عبور ہوتا ہے۔پس لازم ہے کہ اس کی تعبیر دجلہ سے کی جائے نہ کہ فرات سے، پھر یہاں یمانی کے علاقے بصرہ کی طرف واضح اشارہ ہے،اور یہ عراق کی جنوبی سرحدوں میں سے ایک ہے،جس کے ساتھ فرات کی نہر گزرتی ہے،ناصریہ شہر میں اور وہ جو (بصرہ کا فرات) کہلاتا ہے،جیسا کہ میسان کی سرحد (بصرہ کا دجلہ)

امیر المومنین علی بن ابی طالب (ع) سے روایت ہے (۔۔۔ پھر ہدایت یافتہ اور ہدایت کرنے والے مہدی خروج فرمائیں گے، جو عیسیٰ بن مریم کے ہاتھ سے جھنڈا لے لیں گے پھر اس کے بعد دجال کا خروج ہو گا۔ بصرہ کے نواح میں میسان سے دجال کا خروج ہو گا) الملاحم والفتن۔ سید بن طاووس ص134

جیسا کہ امیر المومنین (ع) سے دوسری روایت میں واضح ہے، وہ یہ کہ قدیم بصرہ کے نواح میں میسان ہے۔ اوران دونوں روایتوں میں دجال میسان کی طرف اشارہ ہے (شیخ حیدر مشتت) وہ جو کہ یمانی کے طور پر آل محمد (ع) میں اترے گا اور اس کا جھوٹا دعویٰ کرے گا اور اللہ پاک جلد ہی اسے بے نقاب کر دے گا، اور وہ دن ہوگا جب انھیں جریدہ میں نئے عنوان کے تحت بلایا جائے گا (القائم) عنوان ہوگا (قحطانی)، اللہ تعالیٰ نے فرمایا(وہ قرآن میں تدبر کیوں نہیں کرتے اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات پاتے)(النساء 72) اور مزید شیخ ناظم العقیلی کی کتاب سامری عصر الظہور کی طرف رجوع کریں۔

اور اہلِ بیت نے دریا عبور کرنے والے کی پیروی طلب فرمائی ہے، فرات کا عراق میں ہونا پس حدیث کا رُخ اول عراق والوں کی طرف ہے اور پھر دوسروں کی طرف، آپؑ نے فرمایا(گویا کہ میں فرات پار کرنے والوں کی طرف دیکھ رہا ہوں، پس جب تم ان کے بارے میں سن لو تو ان کی طرف جلدی کرنا چاہے تمہیں برف پر (حبا) رینگ کر ہی جانا پڑے۔) اور کہا جاتا ہے کہ حبا الرجل: وہ آدمی اپنے ہاتھوں اور پیٹ کے بل چلے۔ (قاموس:4/455) ذہین آدمی اشارہ سے بات سمجھ جاتا ہے، اور یہ ایک واضح بات ہے، اور یہ صرف ذہین یا اس کے علاوہ کی طرف اشارہ نہیں ہے۔ اور ان پر دیر نہیں کرے گا مگر ضدی، متکبر کافر اور آل محمد (ص) کا انکار کرنے والا (ان کے دشمنوں میں سے)۔ یا غیر اللہ کی عبادت کرنے والا (غدار گمراہ علماء میں سے کسی کی) جن کے بارے میں بات کرتے ہوئے حضرت محمد (ص) نے اللہ سے روایت فرمایا ہے (اس زمانے کے فقہاء آسمان کے نیچے بدترین فقیہ ہوں گے) اور وہ لوگوں اور خود کو اس وہم میں ڈالیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اولیأ ہیں (کہہ دیجیے کہ کیا ہم تمہیں خبر دیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں۔ جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں گم ہو گئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ (الکھف: 103-104)

اور ان سے مستثنٰی ہونے والی نسبت کے قلیل ہونے کی وجہ سے انھیں ان سے مستثنٰی نہیں کیا اور یہ وہ ہیں جن پر اس وقت غور نہیں کیا گیا اور اس باغی اور منحرف معاشرے کو اثر انداز نہیں کیا۔ اور وہ کمزوروں میں سے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا(اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان لوگوں پر احسان کریں جو کمزور بنا دیے گئے تھے اور ہم انھیں امام بنائیں اور ہم انھیں وارث بنائیں) (القصص:5)

ب-- حجۃ اللہ اور رسول اللہ (ص) نے ان (ع) کی بیعت کا حکم فرمایا ہے۔

مہدیین کی روایت سے واضح ہے کہ امام مہدی (ع) کے بعد بارہ مہدی ہوں گے وہ ان کی اولاد میں سے ہوں گے اور وہ اوصیا ہوں گے جن پر نص قائم ہوگی جیسا کہ ان سے پہلے بارہ اماموں پر رسول اللہ (ص) کی وصیت نص ہے۔ اور وہ اپنے والد امام مہدی (ع) کے بعد ہوں گے۔ بندوں پر اللہ کی حجتیں ہوں گے تا کہ زمین حجت سے خالی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا(رسول بشارت دینے والے اور ڈرانے والے ہوں گے تاکہ لوگوں کے لیے رسولوں کے بعد اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے ۔ اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے) (النساء :165) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا(کہہ دیجیے کہ اللہ کے لیے ہی حجتِ بالغہ ہے پس اگر وہ چاہے تو تم سب کو ہدایت دے) (الانعام: 149)

ابو جعفر باقر (ع) سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم جب سے اللہ نے آدم کو اٹھایا زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا جو اللہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ اور وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہے۔ اور بندوں پر اللہ کی حجت امام کے بغیر زمین باقی نہیں رہے گی) الغیبۃ للنعمانی ص 138

(ابو عبداللہ (ع) سے روایت ہے فرماتے ہیں اگر زمین میں دو لوگ بھی باقی رہ جائیں تو ان میں سے ایک اپنے ساتھی پر حجت ہوگا) الغیبۃ للنعمانی ص:140

فرمایا بے شک آخر میں جو فوت ہوگا وہ امام ہوگا تاکہ کوئی اللہ پر احتجاج نہ کرے کہ اس نے زمین کو اللہ کی حجت کے بغیر چھوڑا ہے) الغیبۃ للنعمانی ص 140

اوراس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حجۃ اللہ معصوم ہوں گے تاکہ ان کی حجت مکمل ہوجائے۔ (وہ غیب کا جاننے والا ہے پس اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرے دار مقرر کر دیتا ہے۔) (الجن:27)

پس اللہ پاک اپنی حجتیں ان کے آگے کر دیتا ہے اور پہرے داران کے پیچھے۔ان کی عزت کو بلند کرنے اوران کی شان کی تعظیم کے لیے۔تاکہ وہ رسولوں کے بعدلوگوں کے لیے اللہ پر حجت نہ ہو۔اورتاکہ وہ اللہ کی کامل حجت ہوناقص نہ ہو۔اور جب ہمارے لیے یہ واضح ہوگیا کہ اول المھدیین وہ اللہ کی حجتوں میں ایک حجت ہیں۔اورمعصوم ہیں اوروہ اپنے والد کے بعدوصی اوراس کے خلیفہ ہیں۔اوران پراول ایمان لانے والے ہیں اوروہ اپنے سردار کے لیے تیاری کرنے والے اوران لشکروں کے قائدہوں گے جو.ان کی حکومت قائم ہونے سے پہلے جنگ کریں گے۔

جہاں تک مشرقی سیاہ جھنڈوں کے قائدکاتعلق ہے پس وہ مہدی کے خلیفہ ہوں گے،اور یہ کہ خلیفہ صرف ایک ہی ہے۔پھر وہ مہدی اول خودہوں گے۔اوراسی طرف یہ روایت ہے:

(جب تم خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلتے دیکھوتوان کی طرف آواگرچہ تمہیں برف پر رینگ کرہی آناپڑے پس اس میں اللہ کاخلیفہ مہدی ہوگا)

الملاحم والفتن سیدبن طاووس الحسنی ص53

اورمیں نے پہلے بھی عرض کیاہے کہ یمانی مشرقی جھنڈوں کے قائدہوں گےاوروہ معصوم اورحجت اللہ بھی ہوں گے۔جیساکہ روایات دلالت کرتی ہیں کہ وہ اپنے سرداراامام (ع) کے لیے تیاری کرنے والا ہوگا۔

رسول اللہ (ص) نے فرمایا: (تمہارے خزانے کے پاس تین لوگ جنگ کریں گے ان میں سے ہر ایک خلیفہ کا بیٹا ہوگا اور پھر یہ خزانہ ان میں سے کسی ایک کے بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ پھر مشرق سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے، پھر وہ ان سے ایساقتال کریں گے جو کسی نے نہیں کیا ہوگا۔ پھر ایک نوجوان کا ذکرکیا تو فرمایا۔ جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کر لینا پس بے شک وہ مہدی کا خلیفہ ہوگا) بشارۃ الاسلام ص 30

اوراس نوجوان سے مرادیمانی ہیں۔اوررسول اللہ (ص) کاان کی بیعت کی خاص دعوت دیناان کی عصمت اورحجیت پردلیل ہے، جیساکہ امام باقر (ع) کا قول: (ان پر دیر کرنے والا دوزخیوں میں سے ہوگا) یمانی کی حجیت پرزیادہ تاکیدکرتا ہے،اورمہدی اول کے وصی ہونے،اوران کی عصمت اور حجیت ثابت کرتا ہے۔ اورپچھلی روایت تصریح کرتی ہے کہ وہ مہدی کے خلیفہ ہوں گےاورمہدی کے خلیفہ ایک ہی ہیں۔ اوروہ مہدی اول کے یمانی کے سوا کوئی اورنہیں ہے۔بہرحال جب ہم نے کہاکہ یمانی مہدی اول کے علاوہ کوئی شخص نہیں ہے۔تومیں کہتاہوں کہ ضروری ہے کہ ان میں سے کوئی ایک حجت ہو اوردوسراان کے جھنڈے تلے بندہو۔

پس جب میں نے کہاکہ مہدی اول سے مرادحجت ہیں۔اور یہاں یمانی کادوسرادورآتا ہے،اوروہ مہدی اول کے جھنڈے کے تحت لپٹا ہوا ہے۔اور یہ صحیح نہیں ہے،روایات اس بات پردلالت کرتی ہیں کہ یمانی امام کے لیے تیاری کرنے والا رہنما ہوگا،اورکسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ ان پر دیر کرے اورجس نے ایساکیاتووہ دوزخیوں میں سے ہوگااوررسول اللہ (ص) نے ان سے بیعت طلب کی اوراگرچہ برف پر رینگ کرہی کیوں نہ ہو۔اورروایات واضح ہیں کہ وہ اللہ کاخلیفہ مہدی (ع) ہوگا۔

اورجب میں نے کہاکہ یمانی حجت ہوگا۔تومیں عرض کرتاہوں کہ رسول اللہ (ص) نے مہدی اول کی وصیت کی طرف اشارہ فرمایاہے،اورفرمایا، چاہیے کہ

وصی اوراس کے خلیفہ ہیں۔پس وہ اپنے والد کے سوا کسی اور کے جھنڈے کے تحت نہیں آئیں گے۔اور رسول اللہ (ص) نے ایک وقت میں دو شخصوں کی بیعت طلب نہیں فرمائی اور وہ بھی اس حال میں کہ ان دونوں کا ظہور ایک ہی زمانے میں ہو۔اس لیے کہ مہدی اول ان کے ظہور کے وقتوں میں امام مہدی (ع) پر سب سے اول ایمان لانے والے ہوں گے۔جیسا کہ آپ (ص) نے فرمایا (۔۔۔اور وہ مومنین میں سب سے اول ہوں گے) اور یمانی ان کے ظہور کے زمانے میں ان کے لشکر کے قائد ہوں گے پھر وہ دونوں ایک ہی زمانے میں ہوں گے۔تو رسول اللہ (ص) نے ظہور کے زمانے میں بیعت طلب فرمائی۔جو صرف ایک شخص کے لیے ہوگی اور اس سے مراد مہدی اول (یمانی) ہیں۔

ج-- امام کا امر امام کے سوا اور کسی کے لیے نہیں ہے

مہدیین کی روایات (رسول اللہ (ص) کی وصیت) میں صراحت آئی ہے کہ مہدی اول امام مہدی (ع) کے وصی ہوں گے۔جیسا کہ بہت سی روایات اس بات پر دلیل ہیں کہ مشرق کے جھنڈوں والے صاحب کی بیعت نص سے ثابت ہے۔اور اگر چہ اس کے لیے برف پر رینگ کر ہی جانا پڑے۔وہ مہدی کے خلیفہ ہوں گے اور روایات میں ہے کہ اللہ کا خلیفہ مہدی۔اور یہ معلوم ہے کہ امام مہدی (ع) مکہ میں رکن اور مقام کے درمیان خروج فرمائیں گے۔اور مشرق سے نہیں اور مشرق کے جھنڈے یعنی یمانی کے جھنڈے وغیرہ اُن حتمی علامات میں سے ہیں جو امام مہدی سے پہلے ہوں گی۔اور روایات میں صراحت آئی ہے کہ مہدی یا مہدی کے خلیفہ وہ مشرقی جھنڈوں میں ہوں گے جو امام مہدی (ع) سے پہلے ہوں گے۔پس یہ امام مہدی وہ حتمی علامات میں سے ہیں یا اس خلیفہ میں سے جو امام مہدی (ع) کا خلیفہ ہوگا۔جب معصوم نہ ہوں جیسا کہ روایات میں صراحت آئی ہے کہ امام کا خلیفہ امام کے سوا کوئی نہیں ہوتا۔اور تحقیق:--

(سید مقرم نے اپنی کتاب (زین العابدین) صفحہ 402 میں ان احادیث کو ذکر کیا ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام کے امر کا ذمہ دار اس کے مثل امام کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا۔) کتاب امام حسین علیہ السلام - الحاج حسین شاکری ص 202۔

(مسیب کی خبر میں جو کچھ بیان کیا گیا وہ علی بن ابو حمزہ کی حدیث ہے جب انہوں نے رضا سے پوچھا۔فرمایا: ہم نے آپ کے اباء سے روایت کیا ہے، کہ امام کے امر کا ذمہ دار، اس کے مثل امام کے سوا کوئی نہیں ہے ؟ تو ابو الحسن رضا (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا: پس مجھے حسین بن علی کے بارے میں خبر دیجیے، وہ امام ہیں یا غیر امام ہیں؟ فرمایا: وہ امام ہیں، پوچھا: تو ان کے امر کا ولی کون ہے؟ فرمایا: علی بن حسین۔ پوچھا: اور علی بن حسین کہاں ہیں؟ وہ تو عبید اللہ بن زیاد کے ہاتھ میں قید تھے۔ فرمایا: وہ قید سے نکل گئے تھے یہاں تک کہ اپنے والد کے امر کے ولی بنے ۔ پھر انہوں نے منہ پھیر لیا)۔ امام موسی کاظم علیہ السلام۔ حاج حسین شاکری ص 421

اور سعد بن عبدا للہ سے روایت ہے، وہ ابو عبداللہ بن ابی عبداللہ رازی جامورانی سے روایت کرتے ہیں وہ حسین بن سیف بن عمیرہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سیف سے وہ ابو بکر حضرمی سے وہ ابو جعفر(ع) سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں نے ان سے کہا: زمین کا کونسا حصہ اللہ کے حرم اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)کے حرم کے بعد سب سے زیادہ افضل ہے۔ تو فرمایا:کوفہ۔ اے ابو بکر یہ پاکیزہ طاہر ہے، اس میں نبیوں،رسولوں، اور رسولوں کے علاوہ سچے اوصیاء کی قبریں ہیں۔ اور اس میں سھیل مسجد ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی بھیجا اس نے اس میں

نبیوں ،اوصیاء اور صالحین کی منزلیں ہیں۔) کامل الزیارات ص 76

شریف مرتضٰی نے مذکورہ بالا روایت پر،اوراس کے بعد قوام کی عبارت پر اور مہدیوں کی روایتوں پر جو امام مہدی (ع) کے بعد ہوں گے تبصرہ کیا ہے۔

شریف مرتضٰی (رحمہ اللہ) نے اپنے رسائل کے تیسرے مجموعہ:145 میں فرمایا۔اگر ہم یہ کہیں کہ ان کے بعد کوئی امام ہے تو ہم بارہ کے عقیدہ سے خارج ہو گئے اور اگر ہم یہ نہ کہیں کہ ان کے بعد کوئی امام ہے تو ہم نے اس اصول کو باطل کر دیا جو کہ عقیدہ کی بنیاد ہے۔زمانے کا امام سے خالی ہونا برا ہے۔۔۔جائز ہے کہ ان کے بعد دنیا کئی زمانے تک باقی رہے،اوراس کے بعد زمانے کا ائمہ سے خالی ہونا جائز نہیں ہے،اوراس بات کا جواز ہے کہ اس کے بعد بہت سے ائمہ ہوں جو دین کی حفاظت اوراس کے رہنے والوں کی خیر خواہی پر قائم ہوں۔اوراس سے ہمیں امامت کے طرق کے بارے میں کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ اس لیے کہ اس نے اسی کا ہمیں مکلّف بنایا اوراس سے ہم بندگی کرتے ہیں،کہ ہم ان بارہ کی امامت کو جانیں،اوراسے تسلی بخش وضاحت کے ساتھ بیان کریں۔۔۔اور یہ بیان ہمیں بارہ کے نام سے خارج نہیں کرتا۔کیونکہ یہ نام بارہ اماموں کی امامت کو ثابت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔اور ہم نے ثابت کیا کہ اس مذہب میں ہم سے کوئی متفق نہیں ہے۔اوراس نام سے ہمارے علاوہ اورکوئی بھی منفرد نہیں) ھامش کتاب الرجعۃ۔محمد مومن استرابادی ص 99

جیسا کہ روایات جو حد تواتر تک پہنچی ہیں اور واضح سلسلہ روایت اور شواہد یہ بتاتے ہیں کہ وہ حضرت علی اور حضرت فاطمہ (ع) کی اولاد میں سے ہوں گے یعنی حضرت علی،حضرت فاطمہ اور رسول اللہ (ص) کے ساتھ تعداد پندرہ ہو جاتی ہے۔اور یہ واضح طور پر پہلے مہدی کی طرف اشارہ ہے،امام مہدی (ع) کی اولاد میں سے۔اوراسی سے ہے:--

محمد بن یحیی ،محمد بن احمد سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن حسین سے روایت کرتے ہیں وہ ابو سعید عصفوری سے وہ عمرو بن ثابت سے وہ ابو جارود سے ،اور وہ ابو جعفر (ع) سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا: میں اور میری اولاد میں سے بارہ (امام) ہیں۔ اور اے علی آپ زمین کو تھامنے والے، یعنی اس کی کھونٹی،اس کی رسیاں ہو۔ ہمارے ساتھ اللہ نے زمین کو اس لیے رکھا ہے کہ یہ اپنے رہنے والوں کے ساتھ دھنس نہ جائے اور جب میری اولاد میں سے بارہ چلے جائیں گے تو زمین اپنے رہنے والوں کے ساتھ دھنس جائے گی اور وہ نظر نہیں آئیں گے) کافی ج: ا ص535

ابو سعید سے روایت ہے، جسے انہوں نے ابو جعفر سے مرفوعا نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے فرمایا میری اولاد میں سے بارہ پیشوا، نامور اور علمِ حدیث کی فہم رکھنے والے ہوں گے ان کے آخر میں حق کے ساتھ قائم آئے گا، وہ اسے عدل کے ساتھ بھر دے گا جیساکہ وہ ظلم کے ساتھ بھر چکی ہے) کافی ج ا ص 535

ابو علی الاشعری حسن بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ حسن بن موسیٰ خشاب سے روایت کرتے ہیں وہ علی بن سماعہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ علی بن حسن بن رباط سے وہ ابن اذینہ سے روایت کرتے ہیں وہ زرارہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر (ع) کو فرماتے ہوئے سنا: آلِ محمد میں سے بارہ امام ہوں گے ان میں سے ہر ایک رسول اللہ (ص) کی اولاد میں سے اور حضرت علی بن ابی طالب (ع) کی اولاد میں سے محدث ہو گا۔ پس رسول اللہ (ص) اور حضرت علی ع دونوں والد ہیں) الکافی جلد : ا ص: 534

محمد بن یحیی عبداللہ بن محمد خشاب سے روایت کرتے ہیں وہ ابن سماعہ سے وہ علی بن حسن بن رباط سے وہ

محمد(ع) میں سے بارہ امام ہوں گے ان میں سے ہر ایک رسول اللہ (ص)کی اولاد میں سے اور حضرت علی بن ابی طالب (ع)کی اولاد میں سے محدث ہو گا۔ پس رسول اللہ (ص) اور حضرت علی ع دونوں والد ہیں) الکافی جلد : ا ص532

رسول اللہ(ص) نے حضرت علی (ع)سے فرمایا اے علی میں اپنی بیٹی فاطمہ سیدہ نساء العالمین سے تمہاری شادی کرنے والا ہوں۔ اور میں تمہارے بعد ان سے محبت کرتا ہوں، اور تم دونوں سے اہلِ جنت کے جوانوں کے دو سردار ہوں گے۔ اور میرے بعد زمین میں مظلوم شہداء ہوں گے جن پر قہر ڈھایا جائے گا اور پھولوں جیسے برگزیدہ آدمی ہوں گے جن سے اللہ ظلم کو بجھا دے گا اور ان سے حق کو زندہ کرے گا اور ان کے ذریعے باطل کو موت دے گا۔ ان کی تعداد سال کے مہینوں کی تعداد کے برابر ہے۔ ان میں سے آخری وہ ہیں جن کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے) غیبۃ النعمانی ص: 58

اصبغ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں(فرمایا: ایک روز میں امیر المومنین علی (ع)کے پاس آیا تو میں نے انھیں فکر مند پایا وہ زمین کرید رہے تھے، میں نے کہا: اے امیر المومنین آپ زمین کرید رہے ہیں کیا آپ کو اس میں رغبت ہے، تو فرمایا: نہیں اللہ کی قسم ! مجھے نہ اس میں اور نہ ہی دنیا کی کسی گھڑی میں کبھی کوئی رغبت ہوئی۔اور لیکن میری فکر میری نسل سے پیدا ہونے والے گیارہ اولاد (بچوں)کے بارے میں ہے۔مہدی وہ ہیں جو زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے جیساکہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہے، اوران کے لیے غیبت اور حیرت ہوگی، اس میں قومیں گمراہ ہو جائیں گی اور اس میں آخری لوگ ہدایت پائیں گے، تو میں نے کہا: اے امیر المومنین حیرت اور غیبت کتنے عرصے کے لیے ہوگی؟ فرمایا: چھ دن یا چھ مہنے یا چھ سال1کے لیے، تو میں نے کہا: اور کیا یہ ہونے والا ہے؟ فرمایا: جی ہاں، جیساکہ وہ مخلوق ہے، اور میں اس معاملے میں تمہیں بتاتا ہوں اے اصبغ؟ وہ اس نسل کے بہترین نیکوکاروں کے ساتھ اس امت کے بہترین لوگ ہوں گے۔2

1- انکار کرنے والے کے لیےضروری ہے کہ وہ خود سے سوال کرے، کہ کیاامام مہدی (ع) کی غیبت چھ دن یا چھ ماہ یا چھ سال کے لیے ہے،اور کیاامیرالمومنین یہ جانتے تھے یانہیں،یایہ کہ امیرالمومنین نے ایک ایسے شخص کے بارے میں بات کی جوکہ ان یعنی امام مہدی (ع) کی اولاد میں سے گیارہواں امام ہوگا،اور یہ شخص اپنے والد کے لیے راہ ہموار کرے گا،گیارہویں امام حضرت علی (ع) کی اولاد میں سے ہوں گے 72 مہینوں یعنی چھ سال کے دوران جیساکہ روایات میں آیا ہے۔اوروہ اس وقت کے ظالموں،سفیانی اوراس طرح کے لوگوں سے چھپیں گے۔

2- اس حدیث کے مصادر جاننے کے لیےامامت کے دلائل دیکھیے۔محمد بن جریر طبری (الشیعی) ص529،اور کتاب (المہدی المنتظر) (ع) ج ا - الحاج حسین شاکری ص 180 اورشیخ کلینی سے روایت کیا گیاہے،شیخ صدوق اورشیخ طوسی وغیرہ

ایک یہودی نے امیرالمومنین (ع) سے فرمایا: مجھے اس بارے میں بتایئے کہ اس امت میں کتنے امام ہدایت ہوں گے؟ اور مجھے بتایئے کہ جنت میں تمہارے نبی محمد (ص) کا گھر کہاں ہوگا؟ اور مجھے بتایئے کہ جنت میں ان کے ساتھ کون ہوگا؟ تو اس سے امیرالمومنین (ع) نے فرمایا۔

(بے شک اس امت کے نبی کی اولاد میں سے بارہ امام ہدایت ہوں گے اور وہ مجھ سے ہوں گے ۔ اور بہر حال ہمارے نبی کا گھر جنت میں ہوگا، پس اس میں سب سے افضل و اشرف جنتِ عدن ہے، اور ان کی منزل میں جو ان کے ساتھ ہوں گے وہ ان کی ذریت میں سے بارہ امام ان کی ماں، اوران کی نانی اور ان کی ماں کی ماں اور ان کی اولاد ہوں گے،اور کوئی اس میں شرکت نہیں کرے گا) 1

اور یہی بات حضرت انس بن مالک سے وارد ہوئی ہے،فرماتے ہیں رسول اللہ (ص) سے حضرت عیسٰی کے حواری کے بارے میں سوال کیا گیا،تو فرمایا: وہ اس کے اشراف اور اس کے بہترین لوگوں میں سے تھے،اور وہ بارہ تھے۔ یہاں تک کہ فرمایا، پس میں نے کہا: پس آپ کا حواری کون ہے اے اللہ کے رسول؟ تو فرمایا: میرے بعد حضرت فاطمہ اور علی (علیھما السلام) کی صلب سے بارہ امام ہوں گے، اور وہ سب میرے حواری اور مددگار ہوں گے،ان پر اللہ کی طرف سے سلام اور آداب ہیں)۔ 2

شیخ خزاز نے جنادہ بن ابی امیہ سے روایت نکالی ہے فرمایا: میں حسن بن علی بن ابی طالب پر ان کی حالتِ مرض میں داخل ہوا۔۔۔یہاں تک کہ فرمایا۔۔۔تو میں نے کہا: اے میرے آقا آپ کو کیا ہے کہ آپ اپنا علاج نہیں کرتے؟ تو فرمایا: اے اللہ کے بندے میں موت کا علاج کس سے کروں؟ تو میں نے کہا:انا للہ وانا الیہ راجعون(ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: اللہ کی قسم وہ ایک عہد ہے، جو رسول اللہ (ص)نے ہم سے لیا تھا۔بے شک اس امر کے مالک حضرت علی اور حضرت فاطمہ علیہما السلام کی اولاد میں سے بارہ امام ہوں گے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یا زہر دیا جائے گا یا قتل کر دیا جائے گا) 3

اور یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تیرہ امام ہوں گے،جن کی اطاعت فرض ہوگی،ان میں سے بارہ حضرت علی اور حضرت فاطمہ علیہما السلام کی صلب میں سے ہوں گے۔ اور رسول اللہ (ص) سے ایک حدیث روایت ہے فرمایا:

اصبغ بن نبات سے اسناد۔ الاختصاد للمفید ص 209 : حاشیہ .6 .4.5 وصاحب کتاب قد یکون الامام المعصوم غائبا۔ مرکز المصطفیٰ (ص) صفحہ 94 ان سے اثبات الھداۃ 3/510: ح اور بحار میں 112/52 ح 23 اور ان سے اور غیبۃ النعمانی 208ح 16۔ محمد بن منصور الصیقل سے اسناد کے ساتھ۔ اور منتخب الاثر میں : 314 ح 1 ، اور کمال الدین سے روایت ہے: 346 ح 32 اس کی اسناد مختصر اس کے مثل منصور سے۔ اور اسے بحار میں تخریج کیا گیا: 111/52 ح 20 کمال الدین سے روایت ہے۔ اور اسے کافی میں روایت کیا ہے: 1/380 ح 6 قد یکون الامام المعصوم غائبا۔ مرکزِ مصطفی(ص) ص98

1- شیخ کلنی کی کافی ج ا ص 532 غیبت طوسی ص 135 محقق نے سند کے صحیح ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ پس عبداللہ طھرانی اور احمد ناصح کی تحقیق کی طرف رجوع کیجیے۔ المناقب جلد ا صفحہ256، بحار الانوار ج 20 صفحہ 108 جلد 36 ص 381 معجم احادیث الامام المہدی ج 3 ص 158

2- کفایۃ الاثر جو انس بن مالک سے روایت آئی ہے۔ اور کتاب لمحات۔ شیخ صافی کی ص220

3- کفایۃ الاثر میں امام حسن (ع) کی روایت سے جو باب آیا ہے، جیسا کہ اسے صراط مستقیم نے تخریج کیا ہے ج دوم صفحہ 128 اور انصاف ص 121 اور لمحات شیخ لطف اللہ صافی ص220

(یاد رکھو بے شک اللہ نے زمین والوں کی طرف نظر ڈالی تو ان میں سے دو آدمیوں کو چنا: ان میں سے ایک میں ہوں تو اس نے مجھے رسول اور نبی بنا کر بھیجا، اور دوسرے علی بن ابی طالب ہیں، اور اس نے میری طرف وحی کی کہ میں انھیں اپنا بھائی، خلیل، وزیر، وصی اور خلیفہ بناوں۔ یاد رکھو وہ میرے بعد ہر مومن کے ولی ہیں، جس نے ان سے دوستی رکھی اللہ اس سے دوستی رکھے گا، اور جس نے ان سے دشمنی کی اللہ اس کو دشمن رکھے گا، ان سے محبت نہیں کرتا مگر مومن اوران سے بغض نہیں رکھتا مگر کافر۔ وہ میرے بعد زمین اور اس کے (ساکنوں) رہائشیوں کے تھامنے والے ہیں۔ اور وہ اللہ کا پاک کلام ہیں اور اس کا مضبوط حلقہ ہیں۔

(وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے، اگرچہ کافر ناپسند ہی کریں) (الصف:8)

آگاہ ہو جاو اور بے شک اللہ نے دوسری نظر ڈالی تو ہمارے بعد بارہ اوصیاء کو میرے اہلِ بیت میں سے چنا، تو انھیں ایک کے بعد ایک میرے امت میں سے بہترین بنایا، ستاروں کی مثال آسمان میں، جب بھی کبھی ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طلوع ہوجاتا ہے، وہ سب ہدایت کے امام ہیں ہدایت یافتہ ہیں انھیں کسی دھوکہ دینے والے کا فریب نقصان نہیں پہنچاتا، اور نہ ہی کسی رسوا کرنے والی کی رسوائی۔ وہ زمین پر اللہ کی حجتیں ہیں۔ اور اس کی مخلوق پر اس کے شہداء ہیں۔ اسکے علم کا ذخیرہ ہیں اور اس کی وحی کے تراجم ہیں، اور اس کی حکمت کی کانیں ہیں۔ جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ وہ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن ان کے ساتھ ہے۔، وہ اس سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر وارد ہوں۔ پس چاہیے کہ (یہ حدیث) موجود غائب تک پہنچا دے۔ اے اللہ گواہ ہو جا، اے اللہ گواہ ہو جا۔ تین مرتبہ فرمایا) [1]

رسول اللہ (ص) نے ائمہ کی تعداد کے بارے میں فرمایا: پھر ان میں سے ایک امام جب تک اللہ چاہیں گے غائب رہیں گے، اور ان کے لیے دو غیبتیں ہوں گی، ان میں سے ایک دوسری سے طویل ہوگی، پھر رسول اللہ (ص) ہماری طرف متوجہ ہوئے تو بلند آواز سے فرمایا: خبردار: ہوشیار جب میری آل میں سے ساتویں کا پانچواں گم ہو جائے۔) [2]

اور جو مزید (تفصیل) چاہے تو اسے چاہیے کہ استاد ضیاء زیدی کی کتاب (المهدی والمهدیین فی القرآن والسنة) کی طرف رجوع کرے۔ اور وہ انصار امام مہدی (ع) کی اشاعتوں میں سے ایک ہے۔

د-- ان کی عصمت

روایات دلالت کرتی ہیں کہ یمانی معصوم ہیں۔ اور مہدی اول معصوم ہیں۔ پس اس امکان میں کوئی روایت یا کچھ بھی اس سے مانع نہیں ہے کہ یمانی کے شخص وہ خود مہدی اول کے شخص ہوں، یا مہدی اول کے شخص خود یمانی کے شخص ہوں۔ بلکہ یمانی، مہدی اول اور ان کی عصمت کے اتحاد کے قول کے بغیر روایات کا سمجھنا ممکن نہیں ہے۔

ھ -- امام (ع) سے قرب میں ترتیب

1- (کتاب السفینة) سلیم بن قیس ص 380

2- بحار الانوار ج 52 ص 380

مہدیین کی روایات نص ہیں کہ امام مہدی پر اول ایمان لانے والے وہ اس کے وصی ہوں گے، جیسا کہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام مہدی (ع) کا ٹھکانہ اس مولی کے سوا کوئی نہیں جانتا جو، ان کے امر کے تحت ہو گا یعنی (ان کا خلیفہ)

ابو عبداللہ (ع) سے روایت ہے فرماتے ہیں: (اس مر کے صاحب کے لیے دو غیبتیں ہیں، ان میں سے ایک اتنی طویل ہو گی کہ ان میں سے بعض کہیں گے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور بعض کہیں گے کہ چلے گئے ہیں، یہاں تک کہ ان کے ساتھیوں میں سے تھوڑے سے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے۔ ان کے ٹھکانے کے بارے میں ان کی اولاد یا غیر میں سے کسی کو بھی نہیں پتہ ہو گا، سوائے اس مولیٰ کے جو ان کے امر کا مالک ہو گا) منتخب الانوارالمضیئۃ سید بہاءالدین النجفی ص 155

ابو عبداللہ حسین بن علی (علیہ السلام) سے روایت ہے فرمایا: (اس امر کے صاحب یعنی مہدی(ع) کے لیے دو غیبتیں ہیں: ان میں سے ایک اتنی طویل ہو گی کہ لوگ کہیں گے کہ وہ فوت ہو گئے، اور کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ چلے گئے: ان کے ٹھکانے کا کسی کو بھی پتہ نہیں ہو گا مگر سوائے اس مولی کے جو کہ ان کے امر کا ولی ہو گا۔) الزام الناصب فی اثبات الحجۃ الغائب ج ا ص 298

اور یہ روایت اور اس سے پہلے والی روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ امام مہدی (ع) کے ٹھکانے کے بارے میں ان کے ظہور کے زمانے میں کوئی بھی نہیں جانتا ہو گا۔ یہاں تک کہ ان کی اولاد میں سے بھی سوائے اس مولی کے جو۔ ان کے امر کا ولی ہو گا اور کوئی نہیں جانتا ہو گا، اور ان کی حکومت، امام (ع) کی حکومت کے بعد آئے گی۔ اور وہ بغیر کسی اختلاف اور اشکال کے ان کے وصی یعنی مہدی اول ہوں گے۔

عبدالاعلی حلبی سے روایت ہے، وہ ابو جعفر (علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔ فرمایا: یہاں تک کہ جب وہ ثعلبیۃ تک پہنچیں گے تو ان کے والد کی صلب میں سے ایک آدمی ان کی طرف کھڑا ہو گا، اور اس معاملے کے مالک کے علاوہ، وہ اپنے بدن میں سب لوگوں سے زیادہ سخت ہو گا، اور ان میں سب سے زیادہ دلیر دل ہو گا، تو وہ فرمائے گا: اوہ یہ تم کیا کرتے ہو؟ خدا کی قسم! تم لوگوں کو نعمتوں کی ہولناکی سے چونکا دیتے ہو۔ کیا یہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے کوئی عہد ہے۔ یا ایسا کیا؟ تو وہ مولی جو بیعت کے ولی ہیں فرمائیں گے: اللہ کی قسم یا تو تم خاموش رہو گے یا جس شخص میں تمہاری آنکھیں ہیں میں اسے ماروں گا۔ تو ان سے قائم فرمائیں گے: اے فلاں خاموش ہو جاو، یعنی اللہ کی قسم بے شک میرے ساتھ رسول اللہ (ص) سے عہد ہے، اے فلاں میرے پاس عیبہ یا زنفیلجہ لاؤ۔ پس جب انکے پاس لایا جائے گا تو وہ رسول اللہ (ص) کا عہد اس میں سے پڑھیں گے۔ پھر وہ کہیں گے: مجھے اللہ آپ پر فدا کرے، ہمارے لیے بیعت کی تجدید فرمائیں، تو وہ ان کے لیے بیعت کی تجدید کریں گے) المہدی المنتظر (ع) ج 2 ۔ الحاج حسین شاکری ص 436

جہاں تک یمانی کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ شخص ہیں جو لوگوں کو امام مہدی (ع) کی بیعت کی طرف بلائیں گے، جیسا کہ امام باقر (ع) کی روایت اور اس کے علاوہ روایات نص ہیں، (وہ تمہارے صاحب کی طرف بلاتے ہیں) اور ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ (مہدی کے خلیفہ) ہیں۔ اور ایک دوسری

(جب تم سیاہ جھنڈے خراسان سے نکلتے دیکھو تو ان کی طرف آو، اگرچہ برف پر رینگ کر ہی آنا پڑے پس بے شک اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہو گا) الملاحم والفتن سید بن طاووس الحسنی ص 52

امیر المومنین(ع) سے روایت ہے فرماتے ہیں (ـ ـ ـ ـ یہاں تک کہ جب میری اولاد میں سے غائب ہونے والے(امام) غائب ہوں گے ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ تو اس سال حضرت علی کے شیعہ اور ان کے مخالفوں میں سے لوگ خلف کے خلیفہ کی جستجو اور تجسس میں حج کریں گے۔ پس وہ کوئی اثر نہیں دیکھیں گے اور نہ ہی ان کی کوئی خبراور نہ خلیفہ پائیں گے۔ تو اس وقت حضرت علی (ع) کے شیعہ اپنے دشمنوں پر لعنت بھیجیں گے اور ان پر شریر اور فاسق لوگ احتجاج کے ساتھ ظاہر ہوں گے ـ ـ ـ ـ ـ ـ) غیبت نعمانی ص :144

رسول اللہ (ص) نے فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین لوگ جنگ کریں گے ان میں سے ہر ایک خلیفہ کا بیٹا ہو گا، پھر یہ خزانہ ان میں سے کسی ایک کے ہاتھ بھی نہیں آئے گا، پھر مشرق سے سیاہ جھنڈے نمایاں ہوں گے ـ ـ ـ ـ پس جب تم ان کے امیر کو دیکھو تو اس کی بیعت کرنا اگرچہ تمہیں برف پر رینگ کر ہی جانا پڑے۔ پس بے شک وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہو گا) غایۃ المرام ج - سید ھاشم البحرانی ص 108

پس ان دونوں میں سے خلیفہ کون ہوگا مہدی اول یا یمانی، جب وہ دونوں شخص ایک نہ ہوں، پس یمانی مشرق کے جھنڈوں کے امیر ہوں گے جن کے لیے اللہ کے رسول (ص) نے بیعت طلب کی اور مہدی اول امام مہدی کے وصی ہوں گے، جن کی بیعت پر رسول اللہ (ص) کی وفات کی رات والی وصیت میں نص ہے۔ تو خلیفہ صرف وہی شخص ہوں گے۔

ابو جعفر محمد بن علی (ع) سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اس امر کے صاحب کے لیے غیبت ہو گی، ان میں سے کچھ راستوں میں، اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے ذی طوی کی طرف اشارہ کیا، حتیٰ کہ ان کے خروج سے پہلے تو وہ مولیٰ جو، ان کا ساتھی ہے، وہ آئے گا یہاں تک کہ اپنے بعض ساتھیوں سے ملاقات کرے گا۔ تو ان سے کہیں گے کہ تم یہاں کتنے لوگ ہو، تو وہ کہیں گے مثلاً ہم چالیس آدمی ہیں۔ تو وہ کہیں گے تمہاری حالت کیا ہو گی اگر تم اپنے صاحب کو دیکھو، تو وہ کہیں گے اللہ کی قسم! اگر وہ ہمیں پہاڑوں پر لے جائیں تو بھی ہم ان کے ساتھ چلیں گے۔ پھر وہ ان کے سامنے آئیں گے اور کہیں گے کہ اپنے سرداروں کی طرف اشارہ کرو یا اپنے بہترین کی طرف۔ پس وہ ان کی طرف اشارہ کریں گے تو وہ ان کے ساتھ چلیں گے، یہاں تک کہ اپنے صاحب سے ملاقات کریں گے اور وہ اس کے بعد آنے والی رات کو شمار کرتے ہیں۔) غیبت نعمانی ص 182

پس روایت کے ظاہر سے واضح ہے کہ امام مہدی (ع) کے ساتھ ایک شخص ایسا ہوگا جو امام مہدی کی نصرت کے لیے آنے والے گروہ کی طرف رہنمائی کرے گا تو یہ گروہ اس مولی کی بیعت کرے گا جو بیعت کے ولی ہوں گے، اور اس سے مراد وہ شخص ہیں جو، ان کے ساتھ ہوں گے۔ اور لوگوں کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ خود سے امام مہدی کی پہچان کریں، پس جو شخص امام (ع) کو تلاش کرے گا تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس مولی کو بھی پہچانتا ہو جو ان کے ساتھ ہوگا، اور وہ امام اور لوگوں کے درمیان واسطہ ہوں گے، اور وہ امام کی دعوت میں ایک ممتاز شخص ہوگا۔ تو وہ اپنے چالیس آدمیوں سے کہیں گے کہ اپنے میں سے دس کی

تعداد اور دشمنوں کی تعداد سے قطع نظر، جنگ کے لیے ان کی تیاری کا کیا مطلب۔ اور جب ایک کہنے والے نے کہا کہ جنگ کے لیے ان کی تیاری شہادت کے لیے ان کی تیاری سے پھوٹتی ہے اگر چہ ان کی تعداد کم ہی کیوں نہ ہو۔ تو میں کہتا ہوں: تو کیا وہ امام کے آنے سے پہلے شہادت کی تیاری میں ہوں گے، اس سے پہلے کہ ان کی مہم پوری ہو، جب وہ صرف چالیس ہوں گے اپنے پیچھے بغیر کسی تابع تعداد کے۔

اس کے لیے یمانی مقرر کیے گئے

تاریخ کے واقعات سے گزر کر خاص طور پر دعوتِ الٰہیہ کو ہم دیکھتے ہیں کہ ہر قائد کے لیے ایک وزیر ضرور ہوتا ہے جو اس کا دایاں ہاتھ ہوتا ہے، اور اکثر اوقات وہ اس کا وصی اور اس کے بعد اس کا خلیفہ ہوتا ہے، اور ہماری بحث کا موضوع وہ وزیر اور یمانی ہیں جو عالمی عدل الٰہی کی سلطنت کے قائد ہوں گے، اور یہ اس لیے کہ روایات میں اکثر یمانی کا ذکر ہوا ہے، اور اس شخصیت اور جو شخصیات امام مہدی (ع) سے پہلے ہوں گی ان کے بارے میں روایات آئی ہیں۔

اور ہر صاحبِ دعوت کے لیے ضروری ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسا شخص ہو جس پر وہ اپنی آگاہی یا لشکری مہم میں ہر وقت یا اکثر اوقات اعتماد کر سکے اور وہ اس کے لیے ایسے ہو جیسے اس کا دایاں بازو، گویا کہ وہ اس کے لشکر کا قائد یا وزیر یا وصی ہو، اور غالب اوقات یہ تمام صفات ایک شخص میں جمع ہوں اور وہ دعوت الٰہیہ کے صاحب کی نسبت سے ایک ہو اور آپ کے لیے بعض مثالیں یہ ہیں:

ھارون (ع) موسیٰ (ع) کا دایاں ہاتھ تھے وہ ان کے لیے راہ ہموار کرنے والے، ان کے وصی، ان کے خلیفہ اور ان کے وزیر تھے (اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا تم میری قوم میں میری خلافت کے فرائض ادا کرنا، اصلاح کرتے رہنا اور فساد کرنے والوں کے راستہ کی پیروی نہ کرنا) (الاعراف: 142) (اور ہم نے اپنی رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون بھی دیا جو نبی تھا۔) (مریم: 53) (اور تحقیق ہارون(ع) نے ان سے اس سے پہلے کہا: اے قوم! بے شک آپ کو اس کے ذریعے آزمایا گیا ہے اور بے شک تمہارا رب رحمن ہے پس تم میری پیروی کرو اور میرے امر کی اطاعت کرو) (طه:90) اور موسیٰ علیہ السلام کی غیر موجودگی میں ہارون (ع) حجت تھے، جن کی اطاعت فرض تھی، اور ان کی اطاعت کی طرف بلانا یہ اللہ کی اطاعت تھی۔ پس جس نے ان کی اطاعت کی وہ بچھڑے کے فتنے سے نجات پا گیا اور جس نے نافرمانی کی وہ اس فتنے میں پڑ گیا (اور تحقیق ہم نے موسیٰ(ع) کو کتاب عطا کی اور ہم نے اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون (ع) کو اس کا وزیر بنایا) (الفرقان: 35) (اور میرے گھر میں سے میرے لیے وزیر بنا دیجیے۔ میرا بھائی ھارون۔ اور اس سے میری کمر مضبوط کر دے) (طه: 31- 29) تحقیق اللہ نے موسیٰ (ع) پر احسان کیا اور ان کے لیے ان کے گھر میں سے خلیفہ مقرر کیا اور وہ ہارون (ع) تھے۔ اور تحقیق ہارون (ع)، موسیٰ (ع) سے پہلے وفات پا گئے۔ اور اگر موسیٰ ہمارے زمانے میں ہوتے تو ان پر بعض شیطان کے دوست یہ کہہ کر اعتراض کرتے کہ کیسے اللہ ایک وصی، خلیفہ اور وزیر کو ایک نبی کا منصب دے گا۔ پھر وہ ان سے پہلے فوت ہو گئے۔ اور کیا نبی کے بعد وصی کا فائدہ ہے۔ تو اپنے آپ سے پوچھ، اے پڑھنے والے! کیا تم بھی ان کے ساتھ اعتراض کرو گے یا نہیں۔

اور ایک دن شیطان کے دوست اعتراض کریں گے کہ کیسے سید احمد حسن، امام مہدی (ع) کے وصی اور ان کے رسول ہوں گے۔ اور وہ امام مہدی سے پہلے آئے تھے اور ان کے بعد حکومت کریں گے۔ میں کہتا ہوں کہ ہارون موسیٰؑ سے پہلے آئے، اور مصر میں ان کے لیے راہ ہموار کی اور یہ ان سے کئی سال پہلے کی

بات ہے،اور جو کوئی مزید ارادہ کرے اسے چاہیے کہ قصص الانبیاء کی طرف رجوع کرے۔

اور امیرالمومنین رسول اللہ (ص) کے یمانی اور ان کے وزیر اور ان کے وصی اور ان کے لشکر کے قائد اور ان کے جھنڈے کے صاحب تھے۔اور ایک حدیث میں امیرالمومنین (ع) سے روایت ہے فرمایا(۔۔۔کیا تم جانتے ہو جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دائیں ہاتھ لڑ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا(تم میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ(ع) کے ہارون (ع) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو وہ کہنے لگے: اے اللہ ، ہاں) نہج الایمان ص 531

رسول اللہ (ص) سے روایت ہے (حضرت علیؑ کی ولادت کے وقت میرے حبیب حضرت جبرئیلؑ اترے تو مجھ سے کہنے لگے: اے اللہ کے حبیب! اللہ پاک آپ پر سلام بھیجتا ہے اور آپ کو آپ کے بھائی علیؑ کی ولادت پر مبارک باد دیتا ہے اور وہ کہنے لگے: یہ آپ کی نبوت کے ظہور اور وحی کے اعلان اور رسالت کے انکشاف کے وقت ، جب میں آپ کے بھائی ، آپ کے وزیر، آپ کے برادر اور آپ کے خلیفہ کے ساتھ آپ کی مدد کروں گا اور یہ وہ ہیں جن سے میں آپ کی کمر مضبوط کروں گا، اور ان کے ذریعے آپ کے ذکر کو بلند کروں گا۔ تو میں جلدی سے کھڑا ہوا تو میں نے حضرت علی کی امی فاطمہ بنت اسد کو پایا تو انھیں درد زہ آ پہنچی تھی وہ عورتوں کے درمیان تھیں اور دائیاں ان کے گرد تھیں، تو میرے دوست جبرائیل نے کہا اے محمد ان کے درمیان اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیجیے پھر جب حضرت علی (ع) کی ولادت ہو جائے تو حضرت علیؑ کو آپ کے پاس لایا جائے، تو میں نے وہی کیا جو مجھے کرنے کا کہا گیا تھا پھر مجھ سے کہنے لگے اپنا ہاتھ بڑھایئے اے محمد(ص) پس وہ آپ کا دایاں ہاتھ ہیں تو میں نے اپنا ہاتھ ان کی ماں کی طرف بڑھایا تو حضرت علیؑ میرے ہاتھ کی طرف مائل ہو رہے تھے۔۔۔) روضۃ الواعظین۔ الفتال النیسابوری ص 83

یعنی کہ امام علی (ع) وہ رسول کے یمانی یعنی ان کے خلیفہ اور ان کے لشکر کے قائد ہیں۔

ابو محمد (ع) سے روایت ہے :۔۔۔۔ رسول اللہ (ص) سے روایت ہے حضرت علی (ع) کے بعض فضائل کے بارے میں فرماتے ہیں (۔۔۔۔ جبرائیل ان کے دائیں جانب تھے اور میکائیل ان کے بائیں جانب تھے اور جبرائیلؑ اس پر فخر کرتے تھے کہ وہ حضرت علی (ع) کے دائیں جانب ہیں۔ جو بائیں جانب سے افضل ہے جیساکہ دنیا میں ایک بڑے بادشاہ کا مصاحب جو بادشاہ کے دائیں جانب بیٹھتا ہے تو وہ دوسرے مصاحب پر جو کہ بائیں جانب والا ہو اس پر فخر کرتا ہے، اور وہ دونوں حضرت اسرافیلؑ پر فخر کرتے تھے جو کہ حضرت علیؑ کے پیچھے خدمت میں تھے، اور ملک الموت جو خدمت میں ان کے پاس کھڑے تھے۔ اور یہ کہ دائیں اور بائیں جانب اس سے زیادہ معزز ہے، جیساکہ بادشاہ کے دربار میں اس کے محل میں اپنے بادشاہ کے زیادہ قرب پر فخر کرنا) الاحتجاج ج ا ص 47

ابوفضل عباس (ع) حضرت امام حسین (ع) کے یمانی، اور ان کے جھنڈے کے حامل تھے۔

اور امام مہدی (ع) اللہ کی زمین میں اس کے خلیفہ اور اللہ کے لشکر کے قائد ہیں۔اور وہ اللہ جل وعلا کے عرش کے یمین ہیں۔پس اس کے ذریعے وہ حضرت امام حسینؑ کے قتل کا انتقام لے گا،اور وہ اور ان کے والد معصومین اور ان کے بیٹے مہدیین اللہ جل وعلا کے عرش کے دائیں جانب ہوں گے،جیسا کہ سید بن طاووس نے کتاب المقتل میں روایت کیا ہے۔۔۔ اور فرمایا: کہ جب امام حسینؑ الطف کے دن اپنے گھوڑے سے گرے تو فرشتے کہنے لگے: اے ہمارے رب امام حسینؑ کے ساتھ یہ، کیا جارہا ہے اور آپ گھات میں ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان

میں اس کا بدلہ ان سب سے ان کے ذریعے لوں گا۔ مشارق انوار الیقین ۔حافظ رجب البرسی ص 341

پس جب قائم اللہ کے یمانی ہیں۔اور اللہ کے انبیاء اور اس کے رسول (ع) وہ سب اللہ کے یمانی ہیں اور اس کے عرش کے یمین ہیں تو اس بات سے کون سی چیز مانع ہے کہ امام مہدی کے رسول جو وہ مولی ہیں جو بیعت لیں گے اور جو، ان کے امر کے ولی ہیں وہ ان کے یمین ہوں ۔۔۔

میں کہتا ہوں: مانع وہ خبر والے ہیں جیسا کہ ان میں سے بعض کے نام لیے گئے ہیں، اور تاریخ میں غیر عامل علماء، جنہوں نے اللہ کے خلفاء کے عہدوں کو غصب کیا، جان کی سختیوں اور تلوار کے ساتھ، پس وہ نہیں لوٹائیں گے مگر جان کی سختیوں اور تلوار کے ساتھ، اسی لیے قائم انھیں صبر کا پیالہ پلائیں گے جیسا کہ روایت میں آیا ہے۔

امیر المومنین (ع) کی اولاد میں سے اس بہترین کنیز کے فرزند یعنی قائم (ع) پر میرے باپ قربان جائیں ، وہ ان کو دھنسا کر سزا دے گا، اور ان کو صبر کا پیالہ پینا پڑے گا۔ اور وہ ان کو نہیں دیں گے مگر تلوار فتنہ کے طور پر، اور اس وقت قریش خواہش کریں گے کہ کاش اس دنیا میں جو کچھ ہے وہ بطور فدیہ لے لیا جائے اور ان کو بخش دیا جائے۔ اور ہم ان سے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اللہ راضی ہو جائے) غیبت نعمانی ص 229

پس اگر ہم انسانی بتوں کی عبادت سے خالی ہوتے، اور ہم اللہ، اس کے انبیاء اور اس کے اوصیاء کے فرمان کے مطابق عبادت کرتے تو یمانی کے معاملہ کے بارے میں کوئی بحث کی ضرورت نہیں تھی یعنی مصیبت۔ اور جب خبر والوں کی طرف امر محتاج نہیں ہے، تو اہل بیت کے کلام سے ہم ان کی صفات کو پہچانتے ہیں۔مثلاً نیچے والی دو روایتوں میں:

حبۃ العرنی سے روایت ہے: امیر المومنین (ع) حیرۃ کی طرف نکلے تو اپنے ہاتھ سے کوفہ اور حیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ اس کے ساتھ متصل ہو گا۔ یہاں تک کہ دیناروں کے لیے ان کے درمیان ایک بالشت بیچ دیا جائے گا۔اور وہ حیرہ میں ایک مسجد تعمیر کریں گے جس کے پانچ سو دروازے ہوں گے۔ اس میں قائم کے خلیفہ نماز پڑھیں گے۔ اس لیے کہ کوفہ کی مسجد ان کے لیے چھوٹی ہو گی۔اور اس میں صرف بارہ امام نماز پڑھ سکیں گے۔ میں نے کہا :اے امیر المومنین جس مسجد کی آپ بات کر رہے ہیں کیا وہ اس دن لوگوں کے لیے وسیع ہو گی؟!! فرمایا:ان کے لیے چار مساجد تعمیر کی جائیں گی، ان میں سے سب سے چھوٹی مسجد یہ کوفہ والی مسجد ہو گی، اور دو مسجدیں کوفہ کے اطراف میں ایک اس جانب اور ایک اُس جانب اور اپنے ہاتھ سے بصریین اور غریین کی طرف اشارہ فرمایا۔) تہذیب الاحکام شیخ طوسی ج 3 ص 253

رسول اللہ (ص) نے فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین لوگ جنگ کریں گے ان میں سے ہر ایک خلیفہ کا بیٹا ہو گا، پھر ان میں سے کوئی ایک بھی نہیں بچے گا، پھر مشرق سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے۔۔۔ جو ایسی جنگ کریں گے جو کسی قوم نے نہیں کی ہو گی۔پس جب تم ان کے امیر کو دیکھو تو اس کی بیعت کرنا اگرچہ تمہیں برف پر رینگ کر ہی جانا پڑے پس بے شک وہ مہدی کا خلیفہ ہو گا) بشارۃ الاسلام ص30

نوجوان امام مہدی (ع) کے خلیفہ، وہ ان کے وصی ہیں وہ امام کے یمانی بھی ہیں۔اور اس طرف مصطفیٰ نے بیعت کے ساتھ اشارہ کیا ہے۔ جانتے ہوئے کہ ان تین جھنڈوں کا قتال اور مشرق سے سیاہ جھنڈوں کا نمودار ہونا، امام مہدی (ع) کے قیام سے پہلے، جیسا کہ بہت سی روایات سے ثابت ہے۔ بلکہ سیاہ جھنڈے ان علامات میں سے ہیں جو امام (ع) سے پہلے ہوں گی، (اور میں امید کرتا ہوں کہ بعض بزرگ علماء کی تقلید سے یہ بات سمجھ میں آجائے پس

ہجرت کررہا ہے جب کہ وہ عمر ہے،اورآج جوکوئی اس کا پیروکار بننا چاہے تو اسے چاہیے کہ اس کا قول کہے اوراس کے فعل کرے،اللہ تعالیٰ نے فرمایا(اور جس کا ساتھی شیطان ہو ا تو وہ برا ساتھی ہے) (النساء: 38)

حضرت امام مہدی کے یمانی اورخلیفہ یہ نوجوان ہوں گے جومشرق کے سیاہ جھنڈوں والے ہیں جن کا شعار(احمد احمد) ہے،جن کی بیعت کی رسول اللہ(ص) نے ترغیب فرمائی ہے،خواہ برف پر رینگ کر(ہی جانا پڑے)اور جو یمانی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔اور جیسا کہ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ بیعت طلب نہیں کی گئی مگر حضرت علی(ع)اوران کے معصوم بیٹوں(ع) کے لیے،اورقوی سند کے ساتھ روایات وارد ہوئی ہیں جو حدتواتر[1]کو پہنچی ہوئی ہیں جنھیں میں پہلے بھی ذکر کرچکا ہوں۔ 2 کہ محمد(ص)اورعلی(ع)اورفاطمہ(ع) کے علاوہ وہ بارہ امام ہیں(یعنی ان کے ساتھ تعداد پندرہ ہوجاتی ہے)،مہدیین میں اول کی طرف اشارہ ہے،توامام مہدی کے خلیفہ،حضرت امام مہدی(ع) کے بیٹوں میں سے ہوں گے،(اور جو واضح کرتا ہے جو مسیّب کی خبر میں وارد ہوا ہے، علی بن ابو حمزہ کی حدیث میں جس وقت امام رضا (علیہ السلام) نے سوال کیا، فرمایا: ہم نے آپ کے اباء سے روایت کیا ہے، کہ امام کے امر کا ولی، اسی کے مثل امام ہی ہو تا ہے؟ تو ابو الحسن رضا (علیہ السلام) نے فرمایا: تو مجھے حسین بن علی (ع) کے بارے میں خبر دیجیے کہ وہ امام تھے یا غیر امام؟ فرمایا: وہ امام تھے، پوچھا ان کے امر کا ولی کون ہے؟ فرمایا: علی بن حسین۔ پوچھا: اور علی بن حسین کہاں ہیں؟ وہ تو عبید اللہ بن زیاد کے ہاتھ میں قید تھے، فرمایا: وہ نکل گئے تھے اور وہ لوگ انھیں نہیں جانتے یہاں تک کہ وہ اپنے والد کے امر کے ولی بنے پھر انہوں نے منہ پھیر لیا) امام موسی کاظم علیہ السلام۔ حاج حسین شاکری ص 421

اورمہدیین کی روایات کے دوران ہم سمجھے کہ مہدی کے خلیفہ اول المھدیین کے بیٹے احمد ہوں گے جیسا کہ رسول اللہ(ص) نے فرمایا(پھران کے بعد بارہ مہدی ہوں گے پس جب ایک کی وفات کاوقت آئے گا تو اول المہدیین اسے اپنے بیٹے کے سپرد کردیں گے۔اس کے تین نام ہوں گے،ایک نام میرے نام کی طرح اورایک نام میرے والد کے نام پرعبداللہ ہوگا اوراحمد ہوگا اور تیسرا نام مہدی ہوگا اوروہ اول مومنین میں سے ہوں گے)بحارالانوار ج53ص 147

[1]- علماء اصول کے نزدیک قاعدہ فائدہ دیتا ھے کہ عقیدہ صرف سند والی متواتر روایات پر مبنی ہوتا ھے

2- ذکر کیا گیا ھے ص 123 -127 اس کتاب میں

اور یہ بھی معلوم ہے کہ امام مہدی(ع) کے خلیفہ ایک ہی ہیں اور یہ وہ جس سے ہمارے قول کو تقویت ملتی ہے کہ یمانی اورمہدی اول،اورامام مہدیؑ کے خلیفہ ایک ہی ہیں پھراس پرابن حماد کی روایت سے تقویت ملتی ہے۔

ابن حماد سے روایت کیا گیا ہے : ص103 فرمایا(امام مہدی نہیں ہیں مگر قریش سے، اور ان میں خلافت نہیں ہے مگر یمن میں ان کی اصل اور نسب ہے) اور اسی طرح ص 109 میں مذکورہ سند کے ساتھ روایت کیا گیا ہے صفحہ 107 میں ارطاۃ سے روایت ہے(پس وہ جمع ہوں گے اور دیکھتے ہوں گے کہ کس کی بیعت کریں، پس اس دوران وہ اسی طرح جب وہ ایسی آواز سنیں گے جو نہ کسی انسان کی ہو گی اور نہ ہی جن کی: فلاں کی بیعت کرو، اس نام والے کی، تو وہ نہ یہ اور نہ وہ ہوں گے لیکن وہ خلیفہ یمانی ہوں گے)۔۔۔ معجم احادیث امام مہدی (ع) شیخ علی کورانی ج

ا ص 299

پھر سفیانی ملعون نکلے گا، خشک وادی سے اور وہ عتبہ بن ابو سفیان کی اولاد میں سے ہو گا، پس جب سفیانی ظاہر ہو گا اور مہدی چھپے ہوں گے پھر وہ اس کے بعد نکلیں گے) الغیبۃ - شیخ طوسی ص 444

اورمہدی مذکور سے مراد اس روایت میں مہدی اول (یمانی) ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ امام مہدی (ع) سفیانی سے غائب نہیں ہوں گے۔اس لیے کہ سفیانی ان سے پہلے ہوگا۔اور یہ حتمی علامات میں سے ہے جو امام مہدی (ع) کے ظہور پر دلالت کرتی ہیں۔ اور جو سفیانی سے مخفی ہوں گے وہ اس سے پہلے ظاہر ہوں گے،اور یہ اس قول سے واضح ہے (پس جب سفیانی ظاہر ہوگا تو مہدی مخفی ہوں گے)، پس جو مخفی ہوں گے پس وہ سفیانی سے پہلے ظاہر ہو چکے ہوں گے وہ مہدی اول (اول ایمان لانے والے) وہ شخص ہوں گے جو امام کے لیے راہ ہموار کریں گے اور قاعدہ جمع کریں گے اور لوگوں سے بیعت لیں گے۔ اور ظہور سے مراد امر کا ظہور ہے اور خروج جنگ کے لیے خروج ہے۔ وہ امرِ اول کے پہلے ناصر کے جدا ہونے،اور بیعت کرنے والوں کے کم ہونے کی وجہ سے چھپے ہوں گے۔ اور آل محمد کے ساتھ اور تمام زمانوں میں دعوتِ الٰہی کے ساتھیوں کے ساتھ لوگوں کا یہی طریقہ رہا ہے۔

قرآن میں اصحاب یمانی

خاص طور پر اولیاء اللہ کی تعریف اور ان کے لیے ثوابِ جزیل اور ان کے درجات کی تقسیم میں آیات وارد ہوئی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا (جب واقعہ ہونے والی واقعہ ہوگی) یعنی تیسری علامت (جنگ)۔ جیسا کہ سید احمد حسن یمانیِ موعود کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرمایا (بے شک یہ بڑی وقعہ میں سے ایک ہے) یعنی قیامت صغری۔ اور بڑے الٰہی وقعات تین ہیں وہ: قیامتِ صغریٰ، رجعت اور قیامتِ کبریٰ ہیں) اور تیسری واقعہ ہونے والی قیامتِ کبریٰ ہے۔جیسا کہ وہ واضح ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اور تم تین قسم ہو جاوگے تو داہنی طرف والے، کیسے داہنی طرف والے، اور بائیں طرف والے، کیسے بائیں طرف والے، اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے۔ وہی مقربین میں سے ہیں نعمتوں کے باغوں میں اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے۔) (واقعہ 7-13)

امام صادق (ع) سے روایت ہے (اللہ کے دن تین ہیں: جس دن قائم علیہ السلام قیام فرمائیں گے، اور کرہ کا دن، اور قیامت کا دن) معجم احادیث امام مہدی (ع) شیخ کورانی ج 5 ص192

اور مکمل سورۃ واقعہ پڑھنے کے بعد ہم اس میں قیامتِ کبری کے درجات کے بارے میں بات پاتے ہیں۔لوگوں کو تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے، دوسرا گروہ اہل جنت اور دائیں ہاتھ والوں کا ہے،اور تیسرا گروہ اہلِ جہنم والوں کا، جہاں تک پہلے گروہ کا تعلق ہے تو وہ سبقت کرنے والے اور مقربین ہیں اور ان کی تعداد اولین میں بڑی ہے اور آخرین میں تھوڑی ہے۔یعنی وہ آخرالزمان میں تھوڑی تعداد والے ہیں،اور دائیں ہاتھ والے سورۃ واقعہ میں دوسرے درجہ میں ہیں۔ بہرحال سورت مدثر میں دائیں ہاتھ والے وہ نہیں ہیں جو سورت واقعہ میں ہیں بلکہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے حساب سے مستثنیٰ کر دیا ہے، ہر جان اس میں گروی ہے جو اس نے کمایا اور جو آگے بھیجا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ہر جان اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے مگر دائیں طرف والے۔) (سورت مدثر 39-38) یعنی انہوں نے کسی گناہ کو گروی نہیں رکھا اور وہ پہلے درجے کے لوگ ہیں، یعنی وہ

سورۃ واقعہ میں مقربوں میں سے ہیں۔ اور وہ آلِ محمد میں سے خاص حجت والے لوگ (اللہ کے عرش کے یمین) ہیں۔ ان کے خاص اصحاب، بارہ امام، اور بارہ مہدی ہیں۔ اور ان ہی میں سے یمانی کے ساتھ غضب کے لشکر والے 313 ہیں۔ اور روایات میں تذکرہ ہے کہ وہ قیامتِ کبریٰ کے دن جمع کیے جائیں گے۔ تو لوگ کہیں گے یہ امت تمام انبیاء کی ہے۔

ابو عبدا للہ (ع) سے روایت ہے، (فرماتے ہیں کہ اس امر کے صاحب کے ساتھی محفوظ ہیں اور اگر سب لوگ چلے جائیں تو اللہ ان کے ساتھیوں کو لے آئے گا، اور وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ پس اگر سب لوگ اس کا انکار کریں گے تو ہم نے اس کے لیے ایسی قوم لگا رکھی ہے جو انکار والی نہیں ہے۔ اور یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پس عن قریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لائے گا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے وہ مومنین پر نرم ہوں گے اور کافروں پر سخت) الغیبۃ للنعمانی ص 316

تفسیر اھل بیت میں آیا ہے کہ عمرو بن شمر سے روایت ہے وہ جابر سے روایت کرتے ہیں وہ ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں: (اسے مجھ پر چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔) فرماتے ہیں: فرمایا: اس آیت میں ابلیس لعین مراد ہے۔ جس کی تخلیق اکیلے کی ہوئی بغیر ماں اور باپ کے، اور اللہ کا فرمان ہے (اور میں نے اسے وسیع مال دیا۔) یعنی یہ دولت مقررہ وقت تک کے لیے ہوگی، جس دن قائم کا قیام ہوگا (سامنے حاضر رہنے والے بیٹے دیے) اس قول تک: (ہرگز نہیں، یقیناً وہ تو ہماری آیات سے دشمنی رکھتا ہے۔ فرماتے ہیں: ائمہ کے لیے دشمنی رکھنے والے، وہ لوگوں کو اس راستے کے علاوہ بلاتے ہیں اور لوگوں کو اس سے روکتے ہیں، اور یہ (ائمہ) اللہ کی آیات ہیں، اور اللہ کا فرمان: (جلد ہی میں اسے صعود پر چڑھاوں گا) ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: صعود جہنم میں ایک پہاڑ ہے، جو تانبے کا بنا ہے اور اس پر جبتر ہے تا کہ اس پر مشقت سے چڑھے، پس اگر وہ اپنے دونوں ہاتھ پتھر پر مارے تو وہ پگھل جائے، یہاں تک کہ وہ گھٹنوں سے مل جائے پس جب وہ اس پر چڑھے گا تو لوٹ جائے گا پس برابر ایسا ہوتا رہے گا جب تک خدا چاہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (پس اس نے سوچا اور دل میں کوئی بات ٹھہرا لی۔ پس اس پر ہلاکت، اس نے کیسی بات ٹھہرائی) اس قول تک: (یہ کسی بشر کا کلام نہیں) کہا: اس کا مطلب، اس کی تدبیر، اس کی نظر، اس کی فکر۔ اور اس کا اپنے نفس میں تکبر، اور اپنے لیے ایک سچا دعویٰ ہے نہ کہ اپنے گھر والوں کے لیے، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (میں اسے عن قریب جہنم میں داخل کروں گا) اس قول تک: (جلد (کھال) جل جائے گی) فرمایا: اسے اہل مشرق اور اہل مغرب اسی حالت میں دیکھیں گے جب وہ جہنم میں ہوگا۔ اہلِ مشرق اور اہل مغرب اسے دیکھیں گے اور اس کا حال ظاہر ہو جائے گا۔ اور ان سب آیات میں مطلب جبتر ہے۔ فرمایا: (اس پر انیس ہوں گے) یعنی انیس آدمی پس وہ سب مشرق اور مغرب کے لوگوں میں سے ہوں گے۔ اور ان کا فرمان: (اور ہم نے اہلِ دوزخ (کے لیے) نہیں بنائے مگر فرشتے) فرمایا: آگ سے مراد قائم علیہ السلام ہیں۔ جن کی آگ سے روشنی ہو گی اور ان کا خروج اہل مشرق اور مغرب کے لیے ہوگا۔ اور فرشتے وہ ہوں گے جو اہلِ بیت صلوات اللہ علیھم کے جھنڈوں کے مالک ہوں گے۔
---، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (بلکہ ان میں سے ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے دیے جائیں۔ فرمایا: مخالفین میں سے ہر آدمی چاہتا ہے کہ اس پر آسمان سے کتاب نازل کر دی جائے، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے) وہ قائم علیہ السلام کی دولت ہے، پھر اس کے بعد کہ انھیں پتہ چلا کہ تذکرہ سے مراد ولایت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بے شک یہ ولایت ہے (ہرگز نہیں یہ تذکرہ ہے ۔ پس جو چاہے نصیحت حاصل کرے، اور وہ نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر یہ کہ اللہ چاہے، وہ تقویٰ والا اور مغفرت والا ہے) فرمایا: اس مقام پر تقویٰ

مراد نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور مغفرت سے مراد امیر المومنین (ع))۔ بحار الانوار ج 24 ص 326 -325

اور وہ اسی طرح مقربین میں سے ہوں گے یا غیر مقربوں میں سے پس وہ اپنے گناہ کو رہن رکھنے والے ہوں گے (پس جو کوئی ذرہ برابر اچھا عمل کرے وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جو کوئی ذرہ برابر بھی بُرا عمل کرے وہ اسے دیکھ لے گا) (الزلزلہ:8-7) تو سورت مدثر میں چونکہ بڑی علامات میں سے ایک قیامتِ صغریٰ کی بات کی گئی ہے، اور اس سے مراد قائم کا قیام ہے یعنی وہ اس دنیا میں ہے۔ اور آیات وہ ہیں جو اس کے بعد ہوں گی۔ اسی سورت سے اس کی وضاحت ہوتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان (بلکہ ان میں سے ہر آدمی یہ چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے ہاتھ میں دیے جائیں۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے ڈرتے نہیں۔ سن لو! بے شک وہ تذکرہ (ولایت) ہے ۔ تو جو چاہیے اس سے نصیحت کرے اور وہ اللہ کے چاہنے سے ہی ذکر کر سکتے ہیں۔ وہی لائق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہ مغفرت فرمانے والا ہے۔) (مدثر: 56-52) اور اگر یہ آیت قیامت کبری کے بارے میں ہوتی تو کیسے وہ کھلے صحیفوں کا ارادہ کرتے اور وہ اس سے صرف استدلال طلب کرتے ہیں یعنی دنیا میں۔ وگرنہ وہ اس کا کیا کریں گے جب ان کا معاملہ جہنم میں ختم ہو جائے گا۔ اور کیسے وہ آخرت سے خوفزدہ نہ ہوں جب وہ اس میں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ جو چاہے وہ نصیحت حاصل کرے۔ جب یہ قیامتِ کبریٰ کے بارے میں ہے تو ذکری نصیحت کا کیا فائدہ۔ اور لیکن یہ جیسا کہ سید احمد حسن نے فرمایا۔ کہ قائم کے قیام اور ان سے جھگڑے کے بارے میں ہے اور ان سے کھلے صحیفے طلب کرنے کے بارے میں ہے۔ کھلے صحیفے یعنی ظاہر دلائل اور ہر کوئی اپنے خاص مزاج کے مطابق دلیل چاہے گا۔ اور نصیحت اسے فائدہ دیتی ہے جو خوب توجہ سے اسے سنتا ہے اور اس سے نصیحت پکڑتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی۔ آدمی کی کھال جلا دینے والی ہے اس پر انیس مقرر ہیں۔) (مدثر: 30-28) اور انیس کے بارے میں سوال کرنے والے کو چاہیے کہ وہ سید احمد حسن کے بیانات کی طرف رجوع کرے جو کہ یکم شوال 1424 ھ میں شایع کیے گئے (الندا ءات)
اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے ہیں۔ فرمایا: پس آگ سے مراد قائم (ع) ہیں جن کا نور روشن ہوگا اور وہ اہلِ مشرق اور مغرب کے لیے خروج فرمائیں گے اور (ملائکہ) یہ وہی ہیں جن کے پاس آل محمد (ص) کا علم ہے، تاویل الآیات۔ شرف الدین حسینی ج دوم ص 735

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اس پر انیس داروغہ ہیں ۔ اور ہم نے جہنم کے داروغہ مقرر نہیں کیے مگر فرشتے، اور ہم نے ان کی یہ گنتی نہ رکھی مگر کافروں کو آزمانے کے لیے۔ اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین آئے اور ایمان والوں کا ایمان بڑھے، اور کتاب والوں اور مسلمانوں کو کوئی شک نہ رہے اور جن کے دلوں میں مرض ہے وہ اس تعجب کی بات پر کہیں گے کہ اللہ کا کیا مطلب ہے۔ یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے۔ اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہیں ہے یہ مگر آدمی کے لیے نصیحت۔ (سورت مدثر: 31) اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں آیا ہے (پھر بغیر سوچے سمجھے گھاٹی میں کیوں نہ کود پڑا۔ اور تمہیں کیا خبر وہ گھاٹی کیا ہے۔) (سورت البلد: 12-11)

جاوں، اللہ کے فرمان ۔ فلا اقتحم العقبۃ تو فرمایا جسے اللہ نے ہماری ولایت کے ساتھ معزز کیا تو وہ گھاٹی پار کر گیا اور ہم وہ گھاٹی ہیں کہ جو اس گھاٹی پر آگیا وہ نجات پاگیا فرمایا پھر وہ خاموش ہوگئے۔ پھر مجھ سے فرمایا کیا میں تمہیں ایک حرف سے فائدہ نہ دوں، جو تمہارے لیے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہوگا۔ میں نے کہا کیوں نہیں میں آپ پر قربان۔ فرمایا اللہ کا فرمان فک رقبۃ کسی بندے کی گردن چھڑانا۔ پھر فرمایا کہ سب لوگ آگ کے بندے ہیں تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے علاوہ۔ پس بے شک اللہ نے ہماری اہلِ بیت کی ولایت کے ساتھ تمہاری گردنیں آگ سے آزاد کر دی ہیں) کافی ج ا ص 430

پس وہ لوگ جو اس گھاٹی پر چڑھے اور اس سے پھسلے نہیں، اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو زمین میں اللہ کے خلیفہ کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اور وہ سب جو کہ ان کے مددگار ہیں۔ اور یہ کہ امام مہدی اور مہدیین وہ ہماری گھاٹی ہیں۔ پس چاہیے کہ ہم اس گھاٹی سے آگاہ ہوں۔ اور جہاں تک باقی ائمہ کا تعلق ہے تو بے شک اب ان کے ذریعے ہمارا امتحان نہیں ہے۔ اس لیے کہ ہم میانہ رو ہیں- حالیہ طور پر اہلِ بیت سے محبت کرنے والے ہیں- سب ان کی امامت سے ملے ہوئے ہیں۔ پس آج ہماری گھاٹی وہ ہے جو امام ان میں سے باقی ہیں اور وہ امام مہدی (ع) اور ان کے بعد کے مہدیین ہیں۔ پس حجۃ اللہ کے اس کی مخلوق پر انتظار اور معرفت میں ناکامی سے بچیئے۔

پس جو اس گھاٹی پر چڑھتے ہیں تو اللہ نے مندرجہ ذیل آیات میں ان کی صفت بیان فرمائی ہے۔ پس اللہ تعالٰی نے فرمایا (پھر ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں ۔ یہ داہنی طرف والے ہیں۔اور جنہوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے ہیں ان پر آگ ہے جو کہ اوپر سے بند کر دی گئی۔) (البلد 17-20)

(پس اگر وہ مقرب بندوں میں سے ہوا ، تو راحت اور خوشبودار پھول اور نعمتوں کی جنت ہے۔اور اگر وہ دائیں جانب والوں میں سے ہو۔ تو(اے حبیب) تم پر دائیں جانب والوں کی طرف سے سلام ہو۔) (الواقعۃ : 91-77)

ابو بصیر سے روایت ہے وہ ابو عبداللہ (ع) سے روایت کرتے ہیں (اللہ عزوجل کے قول کے معنی میں (اللہ کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ ہم ضرور ان کو زمین میں خلافت دیں گے۔ جیسا کہ ان لوگوں کو خلافت دی گئی جو ان سے پہلے تھے۔ اور ضرور ضرور ان کے لیے ان کے اس دین کو جما دے گا، جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ضرور ان کے خوف کے بعد ان (کی حالت) کو امن سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے ، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔) فرمایا کہ یہ قائم اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل کی گئی ہے) الغیبۃ للنعمانی ص 240

ابو عبدا للہ (ع) سے روایت ہے (اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرماتے ہیں (اور اگر ہم ان سے کچھ گنتی کی جماعت تک عذاب کو موخر کریں تو ضرور کہیں گے: کس چیز نے روکا ہوا ہے۔) فرمایا عذاب قائم (ع) کا خروج اور گنتی کی جماعت ...) الغیبۃ للنعمانی ص 241

ابو بصیر سے روایت ہے وہ ابو عبداللہ (ع) سے اللہ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں (جن سے لڑائی کی جاتی ہے انھیں اجازت دے دی گئی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔) فرمایا یہ قائم (ع) اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں ہے) الغیبۃ للنعمانی ص **241**۔

قوی ترین ستون

سورہ ہود میں آخرالزمان میں قائم علیہ السلام کے اصحاب کا ذکر آیا ہے، جب نبی لوط علیہ السلام کی قوم نے ان کے مہمان فرشتوں پر زیادتی کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے اس وقت قائم آل محمد اور ان کے اصحاب کی تمنا کی، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے انبیاء کو کچھ غیب کی باتیں بتائیں۔ (وہ غیب کا جاننے والا ہے، اس کے غیب پر کوئی ظاہر نہیں ہوتا، مگر وہ جسے رسول پسند کرے، تو وہ اس کے آگے اور پیچھے نگہبان لگا دیتا ہے۔ (سورہ جن **26**)

حضرت لوط علیہ السلام نے ان لحات میں جس چیز کی تمنا کی وہ اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ ہیں۔ (لوطؑ نے کہا: کاش! میرا تم پر زور ہوتا یا میں کسی مضبوط رکن کا حامل ہوتا)

ابو عبداللہ نے فرمایا: (لوط علیہ السلام کس چیز کی طرف اشارہ کر رہے تھے جب انہوں نے کہا: کاش مجھے تم پر طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط ستون سے ٹیک لگاتا؟) مگر قائم علیہ السلام کی طاقت کی تمنا کرنے لگے اور ان کے ساتھیوں کی طاقت کا ذکر نہیں کیا کیونکہ ان میں سے ایک آدمی کو چالیس آدمیوں کی طاقت دی جائے گی اور ان کا دل لوہے کے ٹکڑے سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے اور اگر لوہے کے پہاڑوں کے پاس سے گزرتے تو انہیں کاٹ ڈالتے، اور جب تک خدا راضی نہ ہوگا وہ اپنی تلواریں تھامنے سے باز نہیں آئیں گے ۔ کمال الدین صفحہ: **673**

وہ قوت جو لوط علیہ السلام نے چاہی تھی وہ قائم علیہ السلام رکن شدید کے حامل ہیں، اور ناصبی اعتراض کرسکتا ہے، اور شاید جدید دور کے ناصبیوں میں سے جو اپنی قاصر عقل سے چیزوں کو سمجھتے ہیں، قدیم تاریخ کے ناصبیوں کی پیروی کرتے ہوئے امام صادق علیہ السلام کے قول پر کہیں گے کہ رکن ایک فرد ہے اور قائم کے اصحاب ایک مجموعہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: قائم علیہ السلام کے اصحاب ایک معروف اور متحد مجموعہ ہیں جن کا رہنما ایک فرد ہے اور وہ امام مہدی علیہ السلام کے لیے رکن شدید ہے، جیسا کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے دعائے عرفہ میں ذکر کیا ہے۔ (۔۔۔اور اپنے رکن اغر کے ساتھ ان کی مدد کر۔۔۔۔۔)

رکنِ یمانی

رکن یمانی اور جب یہ واضح ہوگیا کہ امام علیہ السلام ایک رکن ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیت سے واضح ہے (**ایک مضبوط رکن کی طرف پناہ لیتا**) پس ضروری ہے کہ دیگر ارکان بھی موجود ہوں اور سابقہ روایات سے جو کعبہ کے ارکان کے بارے میں حج میں بیان ہوئی ہیں، یہ

واضح ہوتا ہے کہ رکن یمانی ان تمام ارکان میں سب سے زیادہ ذکر ہونے والا رکن ہے اور یہ رکن الملک ہے جس سے عہد اور میثاق بیعت لیا جاتا ہے۔ اور یہ رکن آل محمد ہے اور وہ دروازہ ہے جنت کی طرف، باب المقربین، باب اصحاب الیمین، اور یہ ایک نہر ہے جس میں بندوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں جیسا کہ امام صادق علیہ السلام کی روایات میں بیان ہوا ہے۔ 1

1 - مرت الروایۃ صفحہ 94 من ھذا الکتاب (ایک روایت اس کتاب کے صفحہ 94 پر گزر چکی ہے۔

جیسا کہ امام علی علیہ السلام نے فرمایا: رکن یمانی ہمارا وہ دروازہ ہے جس سے جنت میں داخل ہوا جاتا ہے، اور اس میں جنت کی ایک نہر ہے جس میں بندوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں

طالوت کے اصحاب کی نہر:

حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

حضرت طالوت کے اصحاب کو اس ندی سے آزمایا گیا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (مبتليكم بنهر) "وہ تمہیں ایک نہر کے ساتھ آزمائے گا" اور حضرت قائم علیہ السلام کے اصحاب کو بھی اسی طرح آزمایا جائے گا۔ الغیبۃ للنعمانی صفحہ :316

یمانی وہ نہر ہے جس سے ان کے اصحاب کو آزمایا جائے گا جیسا کہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے، وہ نہر جس میں بندوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں، جو اس سے گزر جاتا ہے اس کا حساب نہیں لیا جاتا، یعنی جو اس رکاوٹ کو عبور کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ گناہ کا رہن رکھنے والا نہیں ہوتا، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے (ہر نفس اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی ہے، مگر دائیں ہاتھ والے) سورہ مدثر 38-39

۔اور حضرت قائم علیہ السلام کے اصحاب کا ذکر حضرت طالوت کی کہانی کے بیان میں گزر چکا ہے۔(تو جب طالوت لشکر کے ساتھ روانہ ہوا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نہر سے آزمائے گا پس جو اس سے پیئے گا وہ مجھ سے نہیں ہے اور جو اسے نہ چکھے گا وہ مجھ سے ہے، سوائے اس کے جو اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر کر پی لے۔ تو انہوں نے اس سے پی لیا، مگر ان میں سے تھوڑے ہی لوگوں نے اسے نہ چکھا، جب وہ اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اس سے گزر گئے ۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے تھے انہوں نے کہا کہ آج ہمارے لیے جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلے میں طاقت نہیں، جن لوگوں کو گمان تھا کہ وہ اللہ سے ملنے والے ہیں انہوں نے کہا کہ کتنی ہی کم جماعتیں ہیں جنھوں نے بڑی جماعتوں کو اللہ کی مدد سے مغلوب کیا ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔) (البقرۃ: 239)

حدیث الکساء الیمانی

اور اہل بیت علیہ السلام نے ان روایات میں اشارہ کیا ہے جو حدیث الکساء الیمانی کی قراءت کی استجابت پر تاکید کرتی ہیں، اور اس کے فضائل میں سے وہ ہیں جو گنے نہیں جاسکتے اور شمار نہیں کیے جاسکتے، اور ان کے پاس سے وارد ہونے والی بہت سی دعاوں کے باجود، حدیث الکساء الیمانی کو خاص فضلیت حاصل ہے ظاہری طور پر حدیث الکساء الیمانی بھی باقی روایات کی طرح ہے جو آل محمد علیہم السلام کے حق اور ان کی فضلیت کا ذکر کرتی ہیں، تو اس حدیث پر زور دینے کا راز کیا ہے؟ اور آخر الزماں میں اہل بیت علیہ السلام کے یمانی ہونے کی حدیث سے کیا تعلق ہے؟

الکساء الیمانی وجود کے راز کا ظاہری چہرہ ہے، اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلِ بیت تھے جو اس وقت موجود تھے، اللہ کی وحی کے علاوہ جو وہ آسمان سے پیغامات پہنچاتے تھے، وہ ان کے ساتھ چادر کے نیچے تھے، پس حدیث الکساء الیمانی اس امر باطن کی ظاہری علامت تھی، اور جامع وشامل تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے اور اللہ کافی گواہ ہے) الفتح: 28

اور وہ تمام دینوں پر غالب نہیں ہوگا مگر قائم علیہ السلام کے زمانے میں، قائم کا امر ظاہر ہوگا، اس کے آغاز میں یمانی سے جو اول ایمان لانے والوں میں سے ہوگا۔ وہ امام مہدی علیہ السلام کے وزیر، وصی، خلیفہ اور ان کے بعد پہلے انصار ہوں گے، اور ابو المہدیین ان کے بعد ہوں گے، پس یمانی تمام امتوں کے معاملے میں پہلے اور آخری ہوں گے (یعنی امام مہدی علیہ السلام کے بعد) پس وہ یمانی الکساء الیمانی ہوگا، وہ جس کے باطن میں الٰہی راز تھا، اور یہ عجیب نہیں ہے جب ہم جانتے ہیں کہ اہل بیت ہی کعبہ اور قبلہ ہیں اور وہ اللہ کے پاس سب سے اچھے اور پیارے نام ہیں، پس تاکید کا راز یہ نہیں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی تائید اس کے لیے ہے جو اللہ کا امر ظاہر کرتا ہے

ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: (ہم اللہ کے کعبہ ہیں اور ہم اللہ کا قبلہ ہیں) مناقب آل ابی طالب، ابن شہر آشوب جلد 2 صفحہ: 287

شیخ ابو جعفر طوسی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ذریعے فضل بن شاذان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے داود بن کثیر سے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا: کیا آپ لوگ اللہ کی کتاب میں نماز ہیں؟ اور کیا آپ لوگ زکوۃ ہیں؟ اور کیا آپ لوگ حج ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے دائود! ہم اللہ کی کتاب میں نماز ہیں، اور ہم زکوۃ ہیں، او رہم روزہ ہیں، اور ہم حج ہیں اور ہم حرمت والامہینہ ہیں، اور ہم حرم شہر ہیں، اور ہم اللہ کا کعبہ ہیں، اور ہم اللہ کا قبلہ ہیں اور ہم اللہ کا چہرہ ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (پس تم جہاں بھی منہ پھیرو تو جان لو کہ اللہ کا چہرہ ہی مقصود ہے) اور ہم آیات ہیں اور ہم نشانیاں ہیں

1 - جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت میں ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے دوستوں کا ذکر کیا ہے اور انہیں بہترین اور محبوب ترین ناموں سے پکارا ہے، اس نے اپنی کتاب میں اپنے دشمنوں اور مخالفین کا بھی ذکر کیا ہے اور ان کے ناموں کو چھپایا ہے اور ان کے لیے اپنی کتاب میں سب سے زیادہ مبغوض ناموں اور مثالوں کو استعمال کیا ہے

بحارالانوار العلامۃالمجلسی جلد 24 صفحہ : 303

علی بن ابراھیم نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن عمیر سے، انہوں نے ابن اذینہ سے، انہوں نے فضیل سے، انہوں نے ابو جعفر سے نقل کیاکہ آپ نے لوگوں کو کعبہ کے گرد طواف کرتے ہوئے دیکھا اور فرمایا: جاہلیت میں بھی لوگ اسی طرح طواف کرتے تھے، انہیں صرف اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ کعبہ کا طواف کریں اور پھر ہماری طرف آئیں تاکہ ہم سے اپنی ولایت اور محبت کا اظہار کریں اور اپنی مدد کی پیشکش کریں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی :

پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دیجئے) الکافی جلد 1 صفحہ :392

اور وہ شخص حق میں کعبہ یا بیت اللہ کی نمائندگی کرتا ہے وہ اللہ کا خلیفہ ہے اس کی زمین پر اور ہر زمانے میں جہاں وہ ہوتا ہے وہ لوگوں کا قبلہ ہے اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور جس نے اپنا چہرہ اس سے پھیر لیا گویا اس نے کعبہ سے اپنا چہرہ پھیر لیا کسی اور کو قبلہ بنا لیا یعنی اس نے کفر کیا، اس لیے امام باقر علیہ السلام نے یمانی کے ذکر میں فرمایا: مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ان پر التواء کرے، یعنی ان سے اپنا چہرہ پھیر لے، پس جس نے ایسا کیا وہ دوزخیوں میں سے ہے، اگر وہ اس عہد اور میثاق پر التواء کر رہا ہو جو اللہ کے پاس ہے۔ اگرچہ وہ اس قلعے (ولایت کے قلعے) میں ہو تو بھی وہ اہل دوزخ میں سے ہوگا۔

پس اہل بیت علیہم السلام کے یمانی کی مثال، کعبہ شریف میں یمنی حجر کی طرح ہے بلکہ وہ وہی ہے اور لوگوں میں کعبہ وہ امام مہدی علیہ السلام ہیں پس یمانی وہ ہے جو اللہ کے خلیفہ کے لیے زمین پر عہد اور بیعت لے گا۔(اور مولی کی روایت جو بیعت لے گا وہ ھمارے سامنے سے گزرچکی ھے)

بکیر بن اعین نے کہا: میں نے امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھاکہ اللہ تعالیٰ نے حجر اس رکن میں کیوں رکھا ہے جس میں وہ ہے، او راسے کسی اور رکن میں کیوں نہیں رکھا؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حجر اسود کو، جو جنت سے نکالا گیا ایک جوہر ہے، آدم علیہ السلام کو دیا اور اسے اس رکن میں اس لیے رکھا تاکہ میثاق کی یاد دہانی ہو، اور یہ اس لیے ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم ؑ کی پشت سے ان کی ذریت کو نکالا اور اس مقام پر ان سے میثاق لیا، تو اس مقام پرانہیں (یعنی ذریت کو) اللہ تعالیٰ نے دکھایا، اور اس مقام سے وہ پرندہ اترے گا جو قائم علیہ السلام پر بیعت کرے گا، اور وہ پرندہ، اللہ کی قسم، وہ جبرئیل علیہ السلام ہیں، اور اس مقام پر قائم علیہ السلام اپنی پیٹھ ٹیک دیں گے، اور وہ حجت اور قائم علیہ السلام کی دلیل ہے، اور وہ شخص کے لیے گواہ ہے جو اس مقام پر حاضر ہوتا ہے اور اس شخص کے لیے گواہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے جو میثاق اور عہد لیا تھا اسے پورا کیا) بحارالانوار جلد 52 صفحہ :299

ابو فضل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محمد بن عبداللہ بن المطلب الشیبانی نے کہا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی امارت میں حج کیا، چنانچہ جب طواف کا آغاز کیا تو حجرا سود کے پاس سے گزرتے ہوئے اور اس کا استقبال کیا، پھر اس کا بوسہ لیا اورکہا: میں تمہیں بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتاہوں کہ تم ایک پتھر ہو جو نہ تو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ، لیکن میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا، انہوں نے کہا: لوگوں میں چیخ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! یہ نقصان بھی دیتا ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ اس نے کہا، اے ابوالحسن تم نے ایسا کیوں کیا؟ آپؑ نے فرمایا: کتاب اللہ سے، اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم رکھتے ہیں یہ اللہ کی کتاب میں کہاں ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی ذریت کو نکالا اور انہیں اپنے اوپر گواہ بنایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں، ہم گواہ ہیں) ہم گواہی دیتے ہیں اور آپ کو خبر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو ان کی نسل کو ان کی صلب سے چیونٹیوں کی شکل میں نکالا، پھر ان پر عقل کو لازم کیا اور انہیں اقرار کرایا کہ وہ رب ہے اور وہ بندے ہیں، چنانچہ انہوں نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا اور اپنے بندے ہونے کی گواہی دی، اور اللہ عزوجل جانتا ہے کہ وہ اس میں مختلف منزلوں پر ہیں، اور اس نے اپنے بندوں کے نام ایک صحیفہ میں لکھے، اور اس دن اس پتھر کی دو آنکھیں، ایک زبان اور دو ہونٹ تھے، اللہ نے اس سے کہا کہ اپنا منہ کھول، اس نے اپنا منہ کھولا تو اللہ نے اسے وہ صحیفہ کھلا دیا، پھر اس سے کہا کہ جو تیرے پاس آئے قیامت(۱) کے دن اس کی گواہی دینا۔ جب آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو یہ پتھر بھی ان کے ساتھ اتارا گیا، اور اسے اس رکن میں اس کی جگہ پر رکھا گیا، یہ جنت کے پتھروں میں سے ہے اور جب اسے اتارا گیا تو یہ موتی کے رنگ، اس کی سفیدی، یاقوت کی چمک اور اس کی روشنی کی طرح تھا، کافروں اور شرک کرنے والوں کے ہاتھوں سے یہ سیاہ ہو گیا، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ایسی امت میں نہیں رہنا چاہتا جس میں آپ نہ ہوں، اے ابوالحسن علیہ السلام **مختصر الدرجات - الحسن بن سلیمان الحلی صفحہ 226:**

تو کیا تم اپنے آپ سے نہیں پوچھتے کہ یہ کون سا (حجر) پتھر ہے جس کی دو آنکھیں، ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں؟ کیا یہ باقی پتھروں کی طرح ایک عام پتھر ہے، یا یہ کسی ایسے شخص کی طرف اشارہ ہے جو تمہارے تصور سے بھی بڑا اور عظیم ہے؟ یہ ایک ایسے شخص کی طرف اشارہ ہے جو قیامت کے دن اس کی گواہی دے گا جس کا اللہ کے پاس ابتدائے آفرینش سے لے کر انتہا تک عہد ہے۔ (ہم یقینا مردوں کو زندہ کریں گے اور ان کے اعمال اور ان کے نشانات کو لکھیں گے، اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح امام میں جمع کر رکھا ہے) **سورہ یس :12**

1- اور شاید یہاں قیامت سے مراد قائم (قیامت صغریٰ) کا قیام ہے پھر اس کے بعد قیامت کبریٰ

اور اس کے بعد کہ یہ واضح ہو گیا کہ یمانی صاحب عہد اور میثاق ہے، تو گزشتہ روایات پر غور کرنا ضروری ہے جو موسیٰ کے کلام کرنے پر دلالت کرتی ہے اور ہم وہ قرآنی آیات پیش کریں گے جو کوہ طور کے ساتھ خاص ہیں، اور اسی طرف یہ روایت اشارہ کرتی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام کے ایک خطبہ سے جس میں ظہور کی علامات کا ذکر کیا گیا ہے (۔۔۔اور کرد عمالقہ کے ہاتھوں پرچم بلند ہو جائے گا اور عرب ارمن اور سقلاب کے ممالک پر غالب آجائیں گے اور قسطنطنیہ میں ہرقل طارقہ سینان کے سامنے سر تسلیم خم کر دے گا، لہٰذا انہوں موسیٰ سے کلام کرنے والے کے ظہور کی توقع طور پہاڑ کے درخت سے کی۔ تو یہ کھل کر ظاہر ہوا اور موصوف نظر آنے لگا۔۔۔) **معجم احادیث الامام المہدی (ع) شیخ علی الکورانی العاملی ج 3 صفحہ 27**

حافظ رجب البرسی نے اپنی کتاب مشارق انوار الیقین میں تبصرہ کیا ہے، اس پر جو موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے والے درخت سے مخصوص ہے:

(بہر حال اللہ کا فرمان (اور جب اللہ تعالیٰ نے طور سینا پر تجلی فرمائی تو اس پہاڑ کو رریزہ ریزہ کر دیا ، اور تجلی صرف اس چیز سے ہو تی ہے جس کی ہیئت اور جسم ہو ، اور معبود رب کا جسم نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نورانی صفات کی تجلی ہو ئی ، اور نور اول نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی ہے۔ جس کی تمام اطراف سے تجلی ہو ئی، اور اللہ تعالیٰ واحد حق ہے جو تمام اطراف سے تجلی فرمانے والا ہے۔پس وہ اپنی صفات کے نور سے چیزوں میں تجلی کر تا ہے اور اپنی ذات کے جلال سے جہات میں تجلی فرماتا ہے، اور اس قول کی طرف اشارہ ہے: میں موسیؑ سے درخت سے کلام کرنے والا ہوں: اے موسی ! میں وہ نور ہوں) مشارق انوار االیقین - الحافظ رجب البرسی صفحہ :304

جب موسیٰ (ع) سے کلام کرنے والی ذات اللہ کی ہے،تو وہ کیسے معاین،موصوف،ظاہر اور مکشوف ہوسکتا ہے؟

امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے موسیٰ سے جو باتیں کیں ان میں سے ایک یہ ہے آپؑ نے فرمایا!(۔۔۔۔۔۔اس طور پر آپ حکماء کے باپ ہیں۔) تفسیر العیاشی - جلد 2 صفحہ :29

کیا اللہ عزوجل کسی کا باپ ہوسکتا ہے۔اور وہ حکماء کون ہیں؟اور ان کے والد کون ہیں؟ اور وہ کون ہے جس نے طور پر درخت سے موسی سے بات کی؟اور وہ کون ہے جو معائن،موصوف ہے؟ اور کیا معائن،موصوف ایک مادی ٹھوس جسم ہے؟

یہاں قرآن کی ان آیات پر غور کرنا ضروری ہے جو طور اور طور ایمن کا ذکر کرتی ہیں،خاص طور پر ان کا عہد اور میثاق سے کیا تعلق ہے کیونکہ ایمن کی اصطلاح میں یمانی اور بیعت میثاق کی طرف اشارہ ہے جو آسمانوں میں زمین پر آنے سے پہلے اس پر امین ہے:

(اور جب ہم نے تم سے میثاق لیا اور تمہارے اوپر طور کو اٹھایا تو جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور اس کی یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بن جائو) ۔ سورہ البقرہ :63

(اور جب ہم نے تم سے میثاق لیا اور تمہارے اوپر طور کو اٹھایا تو جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور سنو، انہوں نے کہا: ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور ان کے دلوں میں کفر کی وجہ سے بچھڑے کی محبت رچ بس گئی ، کہہ دیجئے: تمہارے ایمان نے تمہیں کیا برا حکم دیا ہے اگر تم مومن ہو) سورہ البقرہ :93

(اور ہم نے ان کے اوپر ان کے میثاق کے ساتھ طور کو بلند کیا اور ان سے کہا کہ دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور ان سے کہا کہ ہفتے کے دن حد سے نہ بڑھو اور ہم نے ان سے ایک مضبوط میثاق لیا) سورہ النساء : 145

(اور ہم نے اسے طور کے دائیں جانب سے پکارا اور اسے اپنا راز کہنے کے لیے مقرب بنایا) سورہ مریم :25

(اے بنی اسرائیل ! یاد کرو جب ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دلائی اور تم سے طور کے دائیں جانب وعدہ لیا اور تم پر من وسلوی نازل کیا)

سورہ طہ :80

(اور جب موسیٰ نے اپنی مقررہ مدت پوری کی اور اپنے اہل و عیال کو لے کر چل پڑے تو انہیں طور کی طرف سے

میں وہاں سے تمہارے لیے کوئی چنگاری لاوں یا آگ پر راستہ پاوں ، جب وہ آگ کے پاس پہنچا تو اسے وادی کے دائیں جانب ایک درخت کے پاس سے ایک آواز سنائی دی کہ اے موسیٰ میں اللہ ہوں، تمام جہانوں کا رب) سورہ القصص 29 - 30

(اور تم طور کے پاس موجود نہیں تھے جب ہم نے وحی نازل کی ، لیکن یہ تمہارے رب کی رحمت ہے ان لوگوں کے لیے جن کے پاس پہلے سے کوئی ڈارنے والا نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کرے) سورہ القصص:46

(اور طور سینا سے ایک درخت نکلتا ہے ۔لے کر اگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن) سورہ المومنون :20

(اور طور سینا کی قسم !اور لکھی ہوئی کتاب کی، جو کھلے صحیفے میں ہے) سورہ الطور:1 - 3

دعائے النور

(شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے ، نور والے اللہ کے نام سے، نور پر نور والے اللہ کے نام سے ، شروع اللہ کے نام سے جو امور کا انتظام کرنے والا ہے ، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے نور کو نور سے پیدا کیا ، اور اس نے طور پر نور کو ایک لکھی ہوئی کتاب میں نازل کیا جو کھلے ہوئے صحیفے میں ہے،۔۔۔) مفاتیح الجنان صفحہ :159

یہ وہ نور ہے جس میں اندھیرا نہیں ہے، وہ اللہ ہے، سبحانہ وتعالیٰ، اور وہی ہے جس نے نور کو نور سے پیدا کیا، پس سبحانہ اس نے اپنی حجتوں کو مخلوق پر بھیجا جو اس کے خلفاء ہیں، پس وہ امام ایک دوسرے کی نسل سے تھے اور امام مہدی مخلوق پر اللہ کی حجتیں ہیں، وہ نور سے نور ہیں اور طور سے مراد طور سینا ء یا وادی السلام (نجف) ہے، اور کتاب مسطور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت ہے جس میں ان کے بعد کی حجتوں کا ذکر ہے، پس اس سے بارہ ائمہ کی دلیل دی جاتی ہے، اور نور اول، مہدیوں میں سے ہے، اور یہ مقدس ظہور کے وقت میں ہوگا، اور الٰہی عدل کی ریاست کا پہلا ظہور نجف اشرف کو فہ عالم کے دارالحکومت میں ہوگا۔

اور کچھ روایات میں وارد ہوا ہے کہ طور سیناء اور وادی مقدس طوی، آج امیر المومنین کا مرقد (نجف اشرف) ہے

امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام کی وصیت میں تھا کہ مجھے ظہر کی طرف لے جانا ، پھر تمہارے قدم ثابت ہو جائیں اور تمہیں ہوا کا سامنا ہو تو مجھے دفن کر دینا اور یہ پہلا طور سیناء ہے۔ بحار الانوار۔۔۔۔۔۔ العلامۃ الجلسی جلد 31 صفحہ :219

حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: غری پہاڑ یا ایک ٹکڑا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسی سے کلام کیا تھا۔ بحار الانوار - العلامۃ المجلسی جلد 31 صفحہ: 219

حضرت امام ابو عبدا للہ علیہ السلام نے فرمایا: اے فضل ! زمین کے مقامات ایک دوسرے پر فخر کر رہے تھے ، تو بیت الحرام نے کربلا کی بقعہ پر فخر کیا ، تو اللہ تعالیٰ نے بیت الحرام کی طرف وحی کی کہ خاموش رہ ! کربلا کی بقعہ سے بہتر کوئی بقعہ نہیں ہے۔ اور اے بیت الحرام! تو کربلا پر فخر نہ کر ، کیونکہ وہ ایک مبارک بقعہ ہے جہاں سے حضرت موسی کو درخت سے آواز دی گئی تھی ، اور وہ وہی ٹیلہ ہے جس میں حضرت مریم اور حضرت عیسی کو پناہ دی گئی تھی ، اور وہی وادی ہے جس میں امام حسین علیہ السلام کا سر دھویا گیا تھا اور اسی میں حضرت مریم نے حضرت عیسی کو غسل دیا تھا اور اپنی ولایت کے بعد غسل کیا تھا ، اور وہی بہترین بقعہ ہے جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غیبت کے وقت عروج فرماگئے تھے ۔ اور ہمارے شیعوں کے لیے اس میں کربلا کی بقعہ میں ہمارے قائم علیہ السلام کے ظہور تک خیر ہی خیر ہوگی ۔ بحار الانوار - العلامۃ المجلسی جلد 53 صفحہ 11

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: القائم ذوالطوا کے مضافات سے اترے ہیں جبکہ بدر والوں کی تعداد تین سو تیرہ میں ، یہاں تک کہ وہ پتھر سے اپنی پیٹھ ٹیک دیتا ہے اور غالب جھنڈا ٹھاتا ہے مناظرات فی العقائد جلد 1 الشیخ عبداللہ الحسن صفحہ : 471

اور امام قائم علیہ السلام ذی طوی سے اتریں گے اور حجر اسود سے اپنی پیٹھ ٹیک دیں گے جیسا کہ حدیث میں ہے تو سمجھ جاؤ اور اللہ تمہیں وہ جزا دے جس کے تم اہل ہو اور مت حیران ہو، تو شاید امیر المومنین علیہ السلام کا مرقد یمانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک حجر ہے، اور وہ یمانی حجر ہے جس سے وہ اپنی پیٹھ ٹیک دیں گے (اور وہ حجر عہد و میثاق والا ہے) اور اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے، اور شاید کچھ ایسے معاملات ہیں جو اپنے وقت میں واضح طور پر ہمیں واضح ہو جائیں گے، اور یہ سب اللہ کی طرف سے الٰہی دعوتوں کے مظہر اور فخر کی حفاظت کے لیے ہے۔

(اور ابن حماد کی مخطوطہ میں محمد بن علی (امام باقر علیہ السلام) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مکہ میں ایک پناہ گزین ہوگا جس کے پاس ستر ہزار آدمی بھیجے جائیں گے ، ان پر قیس کا ایک آدمی ہوگا یہاں تک کہ جب وہ ثنیہ تک پہنچیں گے تو ان میں سے آخری داخل ہو جائے گا اور ان میں سے پہلا نہیں نکلے گا ، اے بیداء ، اے بیداء مشرق اور مغرب سنو! انہیں لے لو ، کیونکہ ان میں کوئی خیر نہیں ہے ، ان کی تباہی پر کوئی ظاہر نہیں ہوگا ، سوائے پہاڑ میں بھیڑوں کے چرواہے کے ، جو ان کی طرف دیکھے گا جب وہ گر جائیں گے اور ان کے بارے میں خبر دے گا ، پھر جب ان کا پناہ گزین سنے گا ، تو وہ باہر نکلے گا) عصر الظهور الشیخ علی الکورانی صفحہ : 134

1 - کامل الزیارات جعفر بن محمد بن قولویہ صفحہ : 85 (۔۔جب آپ سفید قبروں اور اس کے سامنے تک پہنچ جائیں تو وہ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر ہے، اور اس موضوع کا تعلق اس موضوع سے ہے جو علماء پر آنے والے خسف اور مسخ کے بارے میں ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن مسعود کو اپنی وصیت میں ذکر کیا ہے، اس کتاب کے صفحہ نمبر 56 سے رجوع کریں

2 - پہاڑ وہ ہے جو وادی السلام کی وادی سے بلند ہے، اور یہ امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کا مقام ہے

اورمزید فائدے کے لیے ہم سید احمد الحسن کے اس سوال کے جواب کا ذکر کرتے ہیں

سوال / کیا علی ابن ابی طالب کی کعبہ میں پیدائش کی کوئی وجہ ہے؟

جواب: کعبہ یا بیت اللہ الحرام دراصل بیت المعمور کی تجلی اور ظہور ہے جو آسمان میں واقع ہے اور فرشتے اس کے گرد طواف کرتے ہیں اور آدم علیہ السلام کے بارے میں جب وہ اللہ سبحانہ وتعالی سے اپنے مجادلے کی معافی مانگتے ہیں اور جب آدم علیہ السلام نے آل محمد علیہ السلام کے علم کے درخت اور ولایت کے درخت سے تجاوز کیا، (اور ہم نے اسے پرعزم نہیں پایا)۔یعنی آلِ محمد کی ولایت پر تو انہیں زمین پر اتار گیا اور کعبہ کے گرد طواف کا حکم دیا گیا تاکہ اللہ ان کی کوتاہیوں کو معاف فرمادے؟ پھر اللہ نے اپنے گھر بیت الحرام کعبہ کی طرف حج فرض کیا تاکہ لوگ اپنے زمانے میں اللہ کی حجت اور ولایت کا اظہار کریں اور اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کریں اور اپنے حق میں اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگیں، جیسا کہ اللہ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ کعبہ کو اپنا قبلہ بنائیں، سابقہ امتوں کے علاوہ جن کا قبلہ بیت المقدس ہے، وہ اس کے حق میں تقصیر کے لیے استغفار کریں۔

وہ امور یہ ہیں:

1- کعبہ کا ولایت کے ساتھ پختہ جوڑ ہے۔ اس طور پر کہ حج مقرر کیا گیا حجت سے ملاقات کے لیے۔لوگوں پر ولایت پیش کی گئی اور لوگوں پر استغفار اس کے حق میں کوتاہی کی وجہ سے ہے۔

2 کعبہ اللہ تعالیٰ کے لیے نماز اور سجدہ کرنے کی جگہ ہے، اگرچہ اس سے پہلے کا سجدہ آدم خلیفہ اور اللہ کی دلیل تھا، بلکہ سجدہ اس نور کو کیا تھا جو ان کی کمر میں ہے اور وہ اللہ کا نور ہے امیر المومنین، پس فرشتے پہلی سمت جس کی طرف منہ کرتے ہیں اس کا نصف حصہ علی بن ابی طالب ہے لہذا حقیقی قبلہ کعبہ اور حجاز نہیں ہے بلکہ قبلہ وہ جوہر ہے جسے کعبہ نے جنم دیا اور وہ اللہ کا ولی اور اس کا تام حجت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں، اور اسی لیے حجر اسود کو کعبہ کے رکن میں رکھا گیا ہے کیونکہ یہ میثاق کی کتاب ہے جو اللہ نے لوگوں سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں لی۔

پس جو شخص کعبہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ اپنے عمل سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کا اقرار کرتا ہے اگرچہ وہ قولا اور قلبا اس کا کافر ہو (اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ خوشی سے یا ناخوشی سے اللہ کے آگے سجدہ کرتا ہے) سورہ الرعد: کی آیت 15

جو شخص ولایت کا اقرار کرتا ہے وہ خوشی سے سجدہ کرتا ہے اور جو شخص ولایت کا اقرار نہیں کرتا وہ ناخوشی سے سجدہ کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

(کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سورج اور چاند، ستارے ، پہاڑ، درخت اور جانور اور بہت اللہ کے آگے سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جن پر عذاب واجب ہو چکا ہے ، اور جسے اللہ ذلیل کردے اس کی کوئی عزت نہیں ہے اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے) سورۃ الحج :18

پس جو لوگ سجدہ کرتے ہیں اور ان پر عذاب واجب ہے، وہ وہ ہیں جو اپنے اقوال اور اپنے دلوں سے علی علیہ السلام کی ولایت کا اقرار نہیں کرتے ہیں، لیکن وہ اپنے اعمال اور وہ صدفہ کعبہ جس میں علی علیہ السلام پیدا ہوئے تھے کے سامنے سجدہ کرنے سے مجبور ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں سجدہ سے ذلیل کیا ہے اور یہ ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگا۔

(اور جسے اللہ ذلیل کردے اس کی کوئی عزت نہیں ہے) سورہ الحج کی آیت نمبر:18

اور باقی، قبلہ وہ چیز ہے جس کے توسط سے اللہ کی طرف متوجہ ہوا جاتا ہے اور اس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو پہچانا جاتا ہے، پس حقیقی قبلہ انسان کامل ہے کیونکہ اسکے ذریعے اللہ کو پہچانا جاتا ہے اور وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وہ چہرہ ہے جس کے ذریعے اس نے اپنی مخلوق کو مخاطب کیا، پس اس کی طرف متوجہ ہونا اللہ کی طرف متوجہ ہونا ہے اور انسان کامل علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں جو وصیوں اور اولیاء کے سردار ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے انہیں کعبہ سے اس لیے نکالا تا کہ لوگوں سے کہے کہ یہ انسان تمہارا قبلہ ہے اور تمہارا حج اس کی طرف ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے کعبہ کو صرف علی علیہ السلام کی خاطر پیدا کیا ہے اور علی علیہ السلام کعبہ میں پیدا ہوں گے اور اگر میرا کوئی بیٹا ہوتا تو وہ وہی ہوتا جو میرے گھر میں پیدا ہوتا (کہہ دو اگر رحمن کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا) الزخرف :81

پس کون زیادہ لائق ہے کہ اسے قبلہ بنایا جائے، پتھر یا وہ جس نے اپنی ولادت سے پتھروں کو پاک کیا؟

عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم برے علماء ہو، تم کہتے ہو کہ جو شخص ہیکل کی قسم کھاتا ہے وہ اپنی قسم کا پابند نہیں ہوتا ہے، لیکن جو شخص ہیکل کے سونے کی قسم کھاتا ہے، وہ اپنی قسم کا پابند ہوتا ہے اے جاہل اندھو! کونسا زیادہ عظیم ہے، سونا یا وہ ہیکل جس نے سونے کو پاک کیا؟ المتشابہات۔ سید یمانی احمد حسن: ج 3 صفحہ 58

دابۃ الارض:

جو قیامت سے پہلے مومن اور کافر کی نشان دہی کرتا ہے، میں کہتا ہوں: قیامت سے پہلے، اس کے بعد نہیں، (قائم سے پہلے) اور صغری قیامت سے پہلے، صغری قیامت امام مہدی علیہ السلام کا تلوار سے قیام ہے، اور دابۃ الارض امیر المومنین علیہ السلام ہیں جیسا کہ روایت میں ہے:

ابو عبداللہ جدلی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: میں تمہیں تین باتیں نہیں بتاؤں گا جب تک ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی داخل نہ ہو جائے، میں نے کہا، آپ نے فرمایا: میں عبداللہ ہوں اور دابۃ الارض ہوں، اس کی تصدیق اس کے عدل اور اسکے نبی کے بھائی نے کی، کیا میں تمہیں مہدی کی ناک اور آنکھوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ کہتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں! آپ نے اپنے سینے پہ ہاتھ مارا اور فرمایا: میں) آیات کی تاویل۔ شرف الدین الحسینی جلد1 صفحہ 404 بحار الانوار جلد39 صفحہ :243

کیا امیر المومنین علیہ السلام قائم کے زمانے میں ظاہر ہوں گے یا ان کی طرف سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو دابۃ الارض ہے جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرے گا اور لوگوں کو نشان زدہ کرے گا یہ قائم پر ایمان لانے والا ہے اور یہ کافر ہے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: حق اور باطل میں فرق اس وقت ہوگا جب زمین سے دابہ نکلے گی اور روم ساحل سمندر کے ایک گاؤں میں قبول کریں گے، جب وہ غار کے نوجوانوں کے پاس پہنچیں گے تو اللہ ان نوجوانوں کو ان کی طرف اٹھائے گا، بحار الانوار العلامۃ المجلسی جلد53 صفحہ 85

دابہ وہ راہ ہموار کرنے والے ہیں۔ جو ظہور کے وقت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعے مومن اور کافر میں فرق کریں گے اور روم کا ساحل سمندر پر قبضہ کرنا ان قبضہ کار افواج کی طرف اشارہ ہے جو کویت (ساحل سمندر) کی طرف سے داخل ہوئیں، اور اصحاب کہف کا غار بصرہ کی طرف اشارہ ہے جس کے بارے میں امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ قائم آل محمد کے پہلے انصار وہیں سے ہوں گے۔

ابو طفیل نے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کا ارشاد:
(اور جب ان پر عذاب کا فیصلہ ہو جائے گا تو ہم زمین سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے) وہ دابہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اے ابو طفیل، اس سے الگ رہو اور اس سے دور رہو۔
میں نے کہا : اے امیر المومنین، مجھے اس کے بارے میں بتائیں، میں آپ پر جان کو فدا کروں۔
آپ نے فرمایا: یہ ایک ایسا دابہ ہے جو کھانا کھاتا ہے، بازاروں میں چلتا ہے اور عورتوں سے نکاح کرتا ہے۔
میں نے کہا : اے امیر المومنین، وہ کون ہے؟
آپ نے فرمایا: یہ زمین کا خزانہ ہے جس کے پاس زمین سکون پاتی ہے۔
میں نے کہا : اے امیر المومنین، یہ کون ہے؟
آپ نے فرمایا: یہ اس امت کا صدیق، فاروق، رئیس اور ذوقرن ہے
میں نے کہا : اے امیر المومنین، یہ کون ہے؟
آپ نے فرمایا: یہ وہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اور اس کے پیچھے ایک گواہ اس کی طرف سے چلے گا) اور جس کے پاس کتاب کا علم ہے اور جو سچ لے کر آیا اور اور میں نے (اس کی تصدیق کی) اور لوگ سب کافر ہیں میرے اور اس کے علاوہ)

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی، لہذا وہ پہلے مومن ہیں، ان کا قول اپنے بارے میں (اور تمام لوگ کافر ہیں، سوائے میرے)، تاہم، حدیث میں مذکور دوسرا شخص (۔۔۔۔اور اس کے علاوہ) پہلا مہدی ہے کیونکہ وہ پہلا مومن ہے امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ جیسا کہ وصیت میں وارد ہوا ہے، اور یہ درست نہیں ہے کہ غیرہ سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کیونکہ غیرہ میں ضمیر دابۃ الارض کی طرف لوٹتی ہے۔ جس کے بارے میں ابو طفیل نے سوال کیا تھا،

1- کتاب سلیم بن قیس تحقیق محمد باقر الانصاری صفحہ 130
2 - رسول اللہ (ص) کی وصیت ان کی وفات کے وقت، ائمہ مہدیین کے بارے میں، اور اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

علی بن ابراہیم سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میرے والد نے مجھے ابن ابی عمیر سے روایت کی، انہوں نے ابی بصیر سے روایت کی، انہوں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علیہ السلام کے پاس تشریف لائے جب وہ مسجد میں سو رہے تھے اور انہوں نے ریت جمع کی ہوئی تھی اور اس پر اپنا سر رکھا ہوا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں اپنے پاؤں سے ہلایا اور فرمایا: اے زمین کی مخلوق اٹھ کھڑا

ہو، پھر آپ کے ایک ساتھی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کیا ہم ایک دوسرے کو اس نام سے پکاریں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! یہ دابۃ صرف اللہ کے لیے مخصوص ہے اور یہ وہی ہے اور یہ وہی دابۃ ہے جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے: (اور جب ان پر فیصلہ کا وقت آجائے تو ہم زمین سے ایک دابۃ نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا، یقینا لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے)، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! جب آخر الزمان ہوگا تو اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین صورت میں نکالے گا اور آپ کے پاس ایک میسم ہوگا جس سے آپ اپنے دشمنوں کو نشان دہی کریں گے۔

امیر المومنین علی علیہ السلام کا شخص اور شخصیت کے ساتھ موجود ہونا صرف دوسرے واقعہ، رجعت میں ہی معقول ہے، یہ حدیث پہلے واقعہ، قیامت صغری، قائم کے قیام کے بارے میں ہے، اور دابۃ الارض، ظہور کے وقت مومن اور کافر کو چھڑی اور میسم سے ممتاز کرے گا، اور یقیناً وہ امام مہدی علیہ السلام نہیں ہیں، کیونکہ زمین کی مخلوق ان سے پہلے آتی ہے اور ان کی علامات میں سے ایک ہے، اس لیے وہ صرف امیر المومنین کی اولاد میں سے کوئی شخص ہو سکتا ہے، جیسا کہ انہوں نے کہا: میرے خاندان کا ایک شخص ایسا کرے گا۔

امیر المومنین علیہ السلام کا قول ہے: مصر میں منبر نہیں بنایا جائے گا، اور دمشق کو پتھر پتھر توڑا جائے گا، امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: آخر کار یہودی اور نصرانی عرب کے ہر گوشے سے نکلیں گے، اور عربوں کو ان کی لاٹھیوں سے ہانکا جائے گا، راوی نے کہا اور یہ شیر کا عبایہ ہے، میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا: یا امیر المومنین! کیا آپ کو خبر ہے کہ آپ کے مرنے کے بعد آپ زندہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اے عبایہ! تم گمراہ ہو گئے ہو یہ کام میری اولاد میں سے ایک آدمی کرے گا، یعنی امام مہدی علیہ السلام البحار جلد: 53 صفحہ 60 / عصر الظہور صفحہ 67 :

زمین کی مخلوق: وہ مہدی ہے جس کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ (وہ تمہارے آقا اور سیدھے راستے کی طرف دعوت دے گا،) امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں فرمایا: (۔۔۔ اور جان لو کہ اگر تم نے مشرق کے طلوع کرنے والے کی پیروی کی تو وہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں پر چلائے گا اور تم اندھے پن، بہرے پن، اور گونگے پن سے شفا پا جاؤ گے اور تم پر تلاش اور تکلیف کا بوجھ نہیں ہوگا، اور تم نے اپنے کندھوں سے بھاری بوجھ اتار دیا ہوگا۔۔۔) الکافی جلد 7 صفحہ: 63

اور وہ مشرق کے پرچموں کا والی اور مہدی کا خلیفہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اس کی بیعت کرنے کا حکم دیا تھا چاہے آپ کو برف پر رینگنا پڑے، اور وہ ہے جو آپ کو امام کی طلب اور اس کی تلاش سے بچائے گا، مزید معلومات کے لیے، استاد احمد حطاب کی کتاب دابۃ الارض دیکھیں۔

وہی ہے جس نے آپ پر قرآن فرض کیا تاکہ آپ کو لوٹنے کی جگہ کی طرف واپس لے جائے۔۔۔۔

صالح بن میثم سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا: کیا آپ نے اپنے والد سے نہیں سنا؟ میں نے کہا: میرے والد میرے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے، انہوں نے کہا: تو پھر کیا آپ یہ کہتے ہیں کہ اگر میں نے صحیح کہا تو آپ خاموش رہیں گے اور اگر میں نے غلطی کی تو آپ مجھے درست کریں گے؟ میں نے کہا: ہاں یہ آسان ہے میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ علی علیہ السلام ہی دابۃ الارض ہیں، وہ خاموش ہو گئے پھر ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے لگتا ہے کہ آپ یہ بھی کہیں گے کہ علی علیہ السلام ہمارے پاس واپس آئیں گے، اور آپ نے پڑھا ہے کہ: وہی ہے جس نے

سوالات میں شامل کیا تھا جو میں آپ سے پوچھنا چاہتا تھا، لیکن میں اسے بھول گیا، ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں آپ کو اس سے بھی بڑی بات نہ بتاؤں؟ اور ہم نے آپ کو صرف لوگوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے، کوئی ایسی زمین نہیں رہے گی جس میں اللہ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دی جائے اور انہوں نے زمین کی وسعتوں کی طرف اشارہ کیا۔ بحار الانوار جلد 53 صفحہ : 113

اور یہ واضح ہے کہ زمین رجعت سے پہلے عدل سے بھر جائے گی، یعنی الٰہی عدل کی حکومت میں، جو یہاں مقصود معاد کا مصداق ہے، اور پوری زمین پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی پکار گونجے گی، اور رجعت اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ معاشرہ امام مہدی علیہ السلام 27 حرف علم الٰہی کو پھیلانے کے بعد توحید کے اعلیٰ ترین درجات تک نہ پہنچ جائے، اور اس وقت یقینی طور پر کوئی ایسی زمین نہیں رہے گی جس میں رجعت سے پہلے کلمہ توحید کی پکار نہ گونجے۔

امام ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت ہے (بے شک جس نے تم پر قرآن فرض کیا ہے وہ تمہیں معاد کی طرف لے جانے والا ہے) میں نے عرض کیا: یا ابا جعفر ! میرا خیال ہے کہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عن قریب آپ کے بارے میں اطلاع پائیں گے، بحار الانوار جلد53 صفحہ :113

میں کہتا ہوں: کیا کسی نے اپنے آپ سے یہ سوال نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح لوگوں پر نظر ڈالتے ہیں؟ کیا یہ اطلاع ظاہر ہوتی ہے اور پھر غائب ہو جاتی ہے یا کیا ہے؟ نہیں، بلکہ ایک شخص ظاہر ہوگا جو قائم ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو دوبارہ زندہ کرے گا جو مٹ گئی ہے اور بدل گئی ہے اور اس کے پاس ایک الٰہی دعوت ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت تھی، پھر گمراہی کے علماء اس پر کتاب جدہ کو تاویل کریں گے اور اس کے ساتھ اس پر بحث کریں گے، وہ مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سخت وقت سے گزرے گا جیسا کہ روایات نے اس پر نص کی ہے اگلی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وصیت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی رجعت سے پہلے موجودگی کی واضح نشاندہی ہے، اور ظہور مقدس کے وقت کوفہ میں ایک ہزار دروازوں والی مسجد تعمیر کی جائے گی، اور اہل بیت کے پیروکاروں کے درمیان اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ مسجد امام مہدی علیہ السلام تعمیر کریں گے جیسا کہ بعد میں واضح ہوگا۔

ابو مروان سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کے بارے میں سوال کیا: بیشک جس نے تم پر قرآن فرض کیا ہے وہ تمہیں ایک معاد کی طرف لوٹائے گا، امام علیہ السلام نے فرمایا: نہیں ، اللہ کی قسم دنیا ختم نہیں ہوگی ، اور نہ ہی جائے گی۔

1 اور انہیں کوئی آیت نہیں آتی مگر یہ کہ ہم اس سے بڑی آیت لاتے ہیں اور ہم نے انہیں عذاب میں مبتلا کیا تا کہ وہ رجوع کریں (الزخرف :48) پس دابۃ الارض ایک نشانی ہے اور جو کچھ اس میں سے عظیم ہے وہ بھیجنے کا حکم ہے جو اس آیت میں ہے جو اس کے بعد روایت میں ہے: اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر، تو یہ مرسل کون ہے؟

2 پچھلے موضوع میں روایات اس کتاب کے صفحہ 80-79 پر اس مضمون کے تحت گزر چکی ہیں۔ (پس جب ہم اپنے کسی آدمی کے بارے میں کہیں جو ہم سے ہے۔ پس وہ اس کے بیٹے یا بیٹے کے بیٹے کے بارے میں ہو تو اس کا انکار نہ کرنا)

جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام ثویہ میں جمع نہ ہوں، ایک دوسرے سے نہ ملیں اور ثویہ میں ایک مسجد نہ بنائیں جس میں بارہ ہزار دروازے ہوں ، یعنی یہ کوفہ میں ایک مقام ہے۔ بحار الانوار جلد53 صفحہ:113

اوراس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں،، پس یہ واضح اشارہ ہے اوراس سے مقصود جھگڑا قبول نہیں کیا جائے گا اور علی علیہ السلام سے مراد امام مہدی علیہ السلام کے وصی (یعنی اول المھدیین ہیں) اوران کا ظاہرا جتماع تمہید کے دور، سفیانی کی جنگ، اورکوفہ اور بہت سے ممالک پراس کے قبضے کے بعد ہوگا، پھر وہ تعمیر اور دیگر امور کی طرف توجہ دیں گے، اور یہ استقرار اور شخصی ظہور کے بعد ہوگا۔

مفضل بن عمر کی روایت ہے کہ انہوں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: جب آل محمد علیہ السلام کے قائم ظاہر ہوں گے تو وہ کوفہ کی پشت پر ایک مسجد بنائیں گے جس کے ایک ہزار دروازے ہوں گے، اور کوفہ کے لوگوں کے گھر کربلا کی نہروں سے مل جائیں گے۔)الارشاد الشیخ المفید جلد 2 صفحہ :380

امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب امام مہدی علیہ السلام کوفہ میں داخل ہوں گے تولوگ کہیں گے: اے رسول اللہ کے بیٹے! آپ کے ساتھ نماز پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کے برابر ہے اور اس مسجد میں ہماری گنجائش نہیں ہے تو وہ غری میں نکلیں گے اور ایک ہزار دروازوں والی مسجد بنائیں گے جس میں لوگ سما جائیں گے، بحار الانوار جلد 97 صفحہ:385

امام مہدی کے چار ارکان

اورامام مہدی علیہ السلام کے مضبوط ستون (رکن یمانی) کے علاوہ،، دیگر ستون علیہ السلام، خضر علیہ السلام اور ایلیا علیہما السلام ہیں۔

اور یہ سید احمد الحسن کے جواب کا ایک حصہ ہے جوانہوں نے ایک عیسائی خاتون کے سوال پر انٹرنیٹ کے ذریعے دیا تھا، جو کتاب الجواب المنیر عبرالاثیر سے لیا گیا ہے۔ 20- 19

سید احمد الحسن فرماتے ہیں: اور اب، ان کے رسول ہونے کی دلیل پر بحث کرنے سے پہلے، آئیے ان چار عظیم ہستیوں کے بارے میں بات کریں، یعنی الخضر، ایلیا، عیسی اور محمد بن الحسن المہدی۔ کیا وہ ایک ہی ہیں یا مختلف؟ یقینا ان کا معاملہ ایک ہے اور وہ متحد ہیں اور جدا نہیں ہیں اور ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے، ان کا رب ایک ہے اور ان کا دین ایک ہے اور وہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے سرِ تسلیم خم کرنا ہے اور وہ سب اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اس کے حکم سے کام کرتے ہیں اور حق جس کی طرف وہ دعوت دیتے ہیں وہ ایک ہے اور حق جس کی طرف وہ بلاتے ہیں وہ

ایک ہے۔ اور وہ قیامت صغریٰ ہے اور ان کا ھدف اور غرض ایک ہے ۔اور ان کا رب اور ان کا خدا ایک ہے تو یقینا ان سب کا رسول ایک ہی ہونا چاہیے اور وہ بھی اللہ کی طرف سے رسول ہے کیونکہ وہ اللہ کے حکم سے کام کرتے ہیں۔ پس جو ان کی نمائندگی کرے گا وہ اللہ کی نمائندگی کرے گا اور جو زمین میں ان کی مخالفت کرے گا وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مخالفت کرے گا کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ ہیں۔۔) آخر تک

(اس زمین پر مہدی کے جھنڈے پر ہلکی پیلی داڑھی والا نوجوان ابھرے گا اگر وہ پہاڑوں سے لڑتا تو ایلیاکے نزول تک انہیں ہلاتا رہتا۔ معجم احادیث الامام المھدی) الشخ الکورانی جلد 1 صفحہ:397

پھر ہدایت یافتہ اور ہادی مہدی کا ظہور ہوگا، جو عیسی بن مریم کے ہاتھ سے پرچم لے گا۔ الملاحم والفتن السید بن طاووس الحسنی صفحہ :134

کعب کی ایک حدیث میں ہے (اے کعب، کچھ لوگوں کو ان کے چہروں کے بل محشور کیا جائے گا، یہ ان کا حال ہو گا آپ نے فرمایاکعب: وہ گمراہی ، ارتداد اور عہد شکنی میں مبتلا تھے۔ تو ان کے لیے برا ہے جو انھوں نے اپنے لیے آگے بھیجا ہے جب وہ اللہ سے لڑیں گے اپنے خلیفہ ، اپنے نبی کے وصی ، اپنے کارکنوں ، اپنے عالم و فاضل اور علم بردار کے ساتھ ، حوض کے نگہبان ، امید اور اس سے بڑھ کر اس دنیاکے لیے رجاء اوروہ علم ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے ، وہ دلیل ہے جس سے جو ہٹ جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور جہنم میں گر جائے گا، یہ کعبہ کے رب کی قسم ان میں سب سے زیادہ علم والا ہے ، وہ سب سے زیادہ امن والا اور سب سے زیادہ حلم والا ہوگا، تعجب ہے کعب، اس شخص پر جو علی کودوسروں پر مقدم نہیں رکھتا، اور جو قائم مہدی میں شک کرتا ہے جو زمین کو غیرِ زمین سے بدل دے گا ، اس میں عیسی بن مریم رومیوں اور چین کے عیسائیوں کے خلاف احتجاج کریں گے ، قائم مہدی علی علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے ، وہ عیسی بن مریم سے شکل وصورت ، خلق وخو اور ہیئت میں سب سے زیادہ مشابہ ہوں گے ، اللہ تعالی اسے وہ عطا کرے گا جو اس نے انبیاء کو عطا فرمایااوراس کو بڑھائے گا بھی اور اس میں اضافہ بھی فرمائے گا۔ بے شک قائم حضرت علیؑ کی اولاد میں سے ہوں گے اور ان کے لیے حضرت یوسف کی غیبت کی طرح کی غیبت ہوگی او رعیسی بن مریم کی واپسی کی طرح واپسی ہوگا، پھر وہ اپنی غیبت کے بعد دوسرے ستارے کے طلوع ہونے اورزوراء کی تباہی کے ساتھ ظاہر ہوگا، الذوراء جو الری ہے اورگرہن المزوارہ جو کہ بغداد ہے اور سفیانی کا خروج ہوگا، اور عباس کے بیٹے کی آرمینیا اور آذربائیجان کے نوجوانوں کے ساتھ جنگ ہوگی اس جنگ میں ہزاروں لوگ مارے جائیں گے ، ہر شخص ایک چمکتی ہوئی تلوار پکڑے گا جس پر سیاہ پرچم لہرائیں گے ، اس جنگ میں سرخ موت اوربڑی طاعون کا اعلان ہوگا، بحار الانوار جلد 52 صفحہ : 225

امام ابوحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ خضر علیہ السلام نے آب حیات پیا ہے، اس لیے وہ زندہ ہیں اور نہیں مریں گے جب تک کہ صور پھونکا نہیں جائے گا، اور وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور سلام کرتے ہیں، لیکن ہم ان کی آواز سنتے ہیں اور ان کی شخصیت نہیں دیکھتے اور وہ ذکر کی گئی چیز میں موجود ہوتے

ہوتے ہیں اور مومنین کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے ہمارے امام کی غیبت میں ان کی تنہائی کو دور کرتے ہیں اور وہ اسے اپنی وحدت سے جوڑتا ہے) کمال الدین صفحہ :390

اور کوئی عمارت نہیں بنائی جاتی مگر اس کے ستون ہوتے ہیں اور ستونوں کی کم از کم تعداد تین ہوتی ہے اور فطری تعداد چار ہوتی ہے اور یہی امام مہدی کی ریاست کی تعمیر میں بھی معاملہ ہے۔ اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریاست ہی الٰہی عدل کی ریاست ہے، یہ آخری ریاست ہے جو زمین پر حکومت کرے گی اور اللہ کی مرضی تک پھیلی ہوگی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے الٰہی مذاہب کے لوگوں، خاص طور پر اہل کتاب کے باقی ماندوں کو ان شخصیات کے لیے بچا رکھا ہے جن کا ہم انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے پہلے ہی اللہ سے ان شخصیات کے تعلق اور اللہ کی طرف سے ان کے بھیجے جانے کو بغیر کسی اعتراض کے تسلیم کیا ہے، ان کے فیصلے، اور یہاں تک کہ اگر وہ ان لیے باہر آئے اور اپنی قوموں کے سامنے صاحب ھذا الامر کی حقانیت کو تسلیم کیا تو کوئی ان پر اعتراض نہیں کرے گا، اور ہر کوئی صاحب کی حقانیت پر یقین رکھتا ہے اور اس کا انتظار کرتا ہے۔

اور سب ادیان میں اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے جیسا کہ امام صادق کی حدیث میں گزرا ہے (پس آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم، اے مفضل، اللہ یقینا فرقوں اور مذاہب سے اختلافات کو دور کردے گا یہاں تک کہ تمام مذہب ایک ہو جائیں گے، جیساکہ اس نے فرمایا: بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ (آل عمران :19) (اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا) (آل عمران :75)

مفضل نے کہا: اے میرے سردار اور میرے آقا، کیا وہ دین جو میرے آبا ابراہیم، نوح ، موسی، عیسی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا اسلام ہے؟ فرمایا: ہاں اے مفضل وہ اسلام ہے اور کوئی نہیں ۔۔۔) ا

اور ان اقوام میں سے آج کے مسلمان ہیں، جو فرقوں میں بٹ چکے ہیں، ان کی حالت پچھلے مذاہب کی سی ہے اور وہ مہدی کا انتظار دو گروہوں میں کر رہے ہیں اہل سنت، اہل تشیع، اور میں اپنی بات میں ان فرقوں سے مراد نہیں لیتا جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مہدی پیدا ہو چکا ہے، قیام کر چکا ہے اور اس کا معاملہ ختم ہو چکا ہے، بلکہ میں ان لوگوں سے مراد لیتا ہوں جو اس کے منتظر ہیں، پس اہل سنت ایک ایسے مہدی کا انتظار کر رہے ہیں جو اس کے ظہور کے وقت پیدا ہوگا، اور اس کا نام نبی صلی اللہ علیہ السلام کا نام ہے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے، اس کا نام میرا نام ہے اور اس کے والد کا نام میرے والد کا نام ہے اور حدیث میں اس کا نام احمد ہے اور وہ علی اور فاطمہ کی اولاد میں سے ہے اور پکار اس کے نام سے ہوگی جیسا کہ حدیث میں ہے: نہ یہ نہ وہ، بلکہ ایک یمانی خلیفہ ہوگا اور ۔۔۔۔ اور وہ اس کی حقیقت اور اس کے انتظار پر یقین رکھتے ہیں، اور شیعہ امام مہدی علیہ السلام محمد بن الحسن العسکری علیہ السلام کا انتظار کر رہے ہیں، اور امام حسن العسکری علیہ السلام کی وفات سے پانچ سال پہلے، یعنی 255 ہجری ق میں پیدا ہوئے تھے، اور وہ اس کی حقیقت اور اس کے انتظار پر یقین رکھتے ہیں، اور اس طرح، وہ وہی نہیں ہے جس کا اہل سنت کچھ روایات کے مطابق انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

اور ہر سابق مذہب سے ملنے والی کتابوں میں اس کا ذکر کیا گیا ہے، لیکن ہر ایک احادیث اور روایات کی اپنی مرضی کے مطابق تفسیر کرتا ہے بغیر اس

اور روایات اور خبروں کا واحد غیبی ذریعہ وحی ہے، لہذا اختلاف کا مقام مخلوق کی تخلیق ہے، خالق کی تخلیق نہیں، لہذا، ہر کوئی کم از کم خبروں اور روایات کی بیشتر تفصیلات میں حق پر ہے، تاہم، یہ تحریف سے پاک نہیں ہے اور یہ اختلاف کا مقام ہے اور اسی وقت، یہ آسمانی روایات اور خبروں کے مفہوم کو ان کے اصل مقصد سے ہٹانے کا نبیادی سبب ہے اور اس کا فیصلہ اور اس کے صحیح معنی کی نشاندہی نہیں کر سکتا مگر وہ جسے اللہ کی طرف سے علم ہو، یعنی معصوم یا اس کا نائب۔

درحقیقت خالق نے اپنی حکمت کے ساتھ جب ان کی قوم کی طرف رسول بھیجے، تو وہ ان لوگوں کے لیے خوشخبری تھے جو ان کے بعد آنے والے رسولوں کی طرف سے ہوں گے اور اس عذاب سے خبردار کر رہے ہیں جو وقت کے آخر میں قائم کے ہاتھوں سے آنے والا ہے، اور اہل مذہب میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس میں اس کی خبر ہو اور اپنی کتابوں میں اس کا ذکر ہو۔

اور جو کوئی مزید جاننا چاہتا ہے وہ سید احمد الحسن کے جواب کا حوالہ دے جو ایک عیسائی خاتون نے انٹرنیٹ کے ذریعے پوچھا تھا کہ قرآن، تورات اور انجیل میں ان کے شخص کا ذکر ہے اور یہ کتاب وصی ورسول الامام المھدی فی التوراۃ والانجیل والقرآن میں موجود ہے۔

قرآن میں جو کچھ ذکر کیا گیا ہے اس کی ایک مثال کے طور پر

سید احمد الحسن کے ایک عیسائی خاتون کے سوال کے جواب میں کہا: (۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا(اور اس دن کا نتظار کرو جب آسمان ایک واضح دھواں لائے گا، جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا، یہ ایک تکلیف دہ عذاب ہے ، اے ہمارے رب، ہم سے عذاب دور کر، بے شک ہم ایمان والے ہیں، ان کے پاس نصیحت آچکی ہے اور ان کے پاس ایک واضح رسول آچکا ہے، پھر وہ اس سے منہ موڑ گئے اور کہا، ایک سکھایا ہوا مجنون، بے شک ہم عذاب کو تھوڑی دیر کے لیے دور کریں گے، بے شک تم واپس آوگے ، جس دن ہم بڑی ضرب لگائیں گے، ہم یقینا بدلہ لینے والے ہوں گے۔) (الدخان من 10_16)

اور یہ دھواں عذاب ہوگا اور عذاب رسالت سے پہلے آتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا(ہم اس وقت تک عذاب نہیں دیتے جب تک ہم کوئی رسول نہ بھیجیں) (الاسراء 15)

اور یہ دخان یا عذاب ان لوگوں کے لیے ایک سزا ہے جنہوں نے رسول کی تکذیب کی جو ان کے لیے بھیجا گیا تھا اور وہ ان کے درمیان ہے، جیسا کہ آیات سے واضح ہے، (پھر وہ اس سے منہ موڑ گئے اور کہا ایک سکھایا ہوا مجنون ہے۔)

اور یہ دھواں یا عذاب بھی اس رسول پر زمین کے لوگوں کے ایمان کو ظاہر کرتا ہے، اس کے بعد کہ وہ ڈھک گئے تھے، جیسا کہ عذاب نے یونس یا یونان کی قوم کو ڈھانپ لیا تھا۔

کبریٰ گرفت اور ظالموں سے بدلہ لینے کے۔

تو دھواں قائم کے قیام کی علامات میں سے ہے اور یہ ائمہ علیہ السلام سے مروی ہے اور یہ ایک رسول کے ساتھ مقترن ہے بلکہ یہ زمین کے لوگوں کے اس رسول کی تکذیب کی وجہ سے ہے تو ان کے لیے ایک عذاب ہے (میں ان کے لیے نصیحت ہوں اور ان کے پاس ایک واضح رسول آ چکا ہے)

یہ رسول کون ہے؟ یہ قاصد کس نے بھیجا ہے؟ انتہاء۔۔۔۔۔الجواب المنیر عبر الاثیر: صفحہ 20_21

میں کہتا ہوں: یہ رسول مہدی اول ہے اور وہ بارہ مہدیوں میں سے پہلے امام ہیں جو بارہ ائمہ کے بعد آئیں گے پس آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعداد چوبیس ہو جاتی ہے۔ (بارہ امام اور بارہ مہدی) جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت میں ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کی شب علی علیہ السلام سے فرمایا: اے ابو الحسن! ایک صحیفہ اور دوات لاؤ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وصیت لکھوائی۔ یہاں تک کہ اس مقام پر پہنچے تو فرمایا: اے علی! میرے بعد بارہ امام ہوں گے اور ان کے بعد بارہ مہدی ہوں گے، اور تم اے علی! بارہ اماموں میں سے پہلے ہو، حدیث جاری رہی یہاں تک کہ انہوں نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت حسن علیہ السلام کو سونپی اور انہوں نے اپنے بیٹے محمد مستحفظ کو سونپی، یہ بارہ امام ہوئے، پھر ان کے بعد بارہ مہدی ہوں گے، جب پہلے مہدی کی وفات کا وقت قریب آئے، تو وہ اپنے بیٹے، جو پہلے مہدیوں میں سے ہوں گے، کو وصیت سونپیں گے، ان کے تین نام ہوں گے: ایک میرا نام، ایک ان کے والد کا نام، جو عبداللہ اور احمد ہے اور تیسرا نام مہدی ہے اور وہ پہلے مومنین میں سے ہیں۔ بحار الانوار جلد 53 صفحہ 137 / جلد 36 صفحہ 260 الغیبۃ الطوسی صفحہ 150 غایۃ المرام جلد 2 صفحہ 241 مختصر بصائر الدرجات للحلی صفحہ 39 مکاتیب الرسول للمیانجی جلد 2 :صفحہ 96

اور رؤیا یوحنا لاہوتی میں ہے
انجیل میں یہ عبارت موجود ہے:-

1 اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آسمان میں ایک دروازہ کھلا تھا، اور میں نے وہ پہلی آواز سنی جو میں نے ایک بوق کی طرح سنی تھی، جو مجھ سے کہہ رہی تھی یہاں اوپر آؤ اور میں عن قریب تمہیں وہ چیزیں دکھاؤں گا جو اس کے بعد ہونے والی ہیں۔ 2 اسی وقت روح نے مجھے اٹھایا، اور میں نے دیکھا کہ آسمان میں ایک تخت قائم کیا گیا ہے اور ایک تخت پر بیٹھ گیا۔ 3 اور تخت پر بیٹھنے والے کا منظر حجر یشب اور سرخ یاقوت کے پتھر کی طرح تھا، اور تخت کے گرد ایک ہالہ تھا جس کا منظر زمرد کے پتھر کی طرح تھا۔ 4 اور تخت کے گرد چوبیس تخت تھے، اور ان تختوں پر چوبیس بزرگ بیٹھے ہوئے تھے۔ جنہوں نے سفید

کپڑے پہنے ہوئے تھے اوران کے سروں پر سونے کا تاج تھا، چوبیس بزرگ اس کے سامنے گھٹنے ٹیکتے ہیں جو تخت پر بیٹھا ہے اور وہ سب ہمیشہ الحی (ہمیشہ زندہ رہنے والے) کے لیے سجدہ کرتے ہیں۔۔۔) الکتاب المقدس جمع الکنائس الشرقیۃ صفحہ: 807

تو عرش کے گرد بیٹھے ہوئے چوبیس بزرگ امام اور مہدی ہیں اور اسطرح انجیل میں جو کچھ وارد ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہ السلام کی احادیث میں بیان کردہ باتوں کے درمیان جمع حاصل ہو جاتا ہے بلکہ قرآن سے بھی۔ اگر اللہ نے چاہا زندگی باقی رہی تو میں اس معاملے پر ایک مفصل بحث لکھوں گا

مہدی اول کے بارے میں روشنی اور
عیسی علیہ السلام کی مصلوبیت کی شبیہ

اہل بیت علیہ السلام سے بہت سی روایات نقل ہوئیں ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کا کلام مشکل اور گہرا ہے جسے صرف وہی برداشت اور قبول کرسکتا ہے جو حقیقی طور پر ان کا شیعہ ہو، لیکن جس کی فطرت خبیث ہو اور اس کے دل میں آل محمد علیہ السلام سے دشمنی ہو تو آپ دیکھیں گے کہ ان کا کلام اس پر گراں گزرتا ہے اور اس کا دل اس سے متنفر ہوتا ہے اور اس سے انکار کرتا ہے بلکہ ان میں سے کچھ لوگ صاف صاف کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے، پس جو لوگ آل محمد علیہ السلام کے کلام سے انکار کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں اس سے نفرت پیدا ہوتی ہے تو وہ ذرِا ول میں بھی آل محمد علیہ السلام کے دشمن ہیں چاہے وہ ان کی محبت کا دعوی کریں

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ایک دن حذیفہ بن الیمان سے فرمایا: اے حذیفہ ، لوگوں کو ان چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤ جن کے بارے میں وہ نہیں جانتے ورنہ وہ گمراہ ہو جائیں گے اور کافر ہو جائیں گے، کچھ علم بہت مشکل اور بھاری ہے، اگر پہاڑ اسے اٹھائیں تو وہ اسے اٹھانے سے قاصر رہیں گے، ہمارا، اہل بیت کا علم چھپایا جاتا ہے، اس کے راویوں کو قتل کیا جاتا ہے اور اسے پڑھنے والے کے ساتھ بغض اور حسد کی وجہ سے برا سلوک کیا جاتا ہے کیونکہ اللہ نے وصی النبی ﷺ کی عترت کو فضلیت دی ہے ، اے ابن الیمان ، وہ نبی ہے جس نے میرے منہ میں اپنا لعاب دیا اور اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور کہا: اے اللہ ، میرے خلیفہ، وصی ، میرے دین کے قاضی ، میرے وعدے کے پورے کرنے والے ، میری امانت ، میرے ولی اور میرے دشمن اوراپنے دشمن پر میری مدد کر، اور میرے چہرے سے غم دور کردے۔ جو علم تونے آدمؑ کو عطا کیا، اور جو حلم تونے نوحؑ کو عطا کیا اور ابراہیمؑ کو جو پاکیزہ اولاد اور سماحت دی اور جو صبر آزمائش کے وقت حضرت ایوبؑ کو عطا فرمایا اور جو شدت حضرت داود کو منازل ملنے کے وقت عطا کی اور سلیمان کی طرح فہم دے، اے اللہ ، علی سے دنیا کی کوئی چیز نہ چھپا تاکہ تو اسے اس کی آنکھوں کے سامنے چھوٹے سے دسترخوان کی طرح کر دے، اے اللہ اسے موسی کی طرح حلم دے اور اس کی نسل میں عیسی علیہ السلام کی شبیہ پیدا کردے (غیبت النعمانی صفحہ 144-145

پس رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا کہ اے اللہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی نسل میں عیسی علیہ السلام کی شبیہ پیدا کر اور اس کی نسل میں عیسی علیہ السلام کی مثال پیدا کر اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مصلوب کی مثال ائمہ یا مہدیوں میں سے ایک ہے۔

وہ شخص جو میرے بدلے میں مصلوب کیا گیا وہ ایک مشابہ تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو خداکے رسول کو قتل کیا ہے انہوں نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہی اسے سولی پر چڑھایا بلکہ یہ ان کے مشابہ تھا اور جن کا اس میں اختلاف ہے، اس کے بارے میں شکوک وشبہات سے بھرے ہوئے ہیں، میرے خیال میں پیروکاروں کے علاوہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں ہے ، اور انہوں نے یقینااسے قتل نہیں کیا ،(النساء 157) ۔ اہل بیت کی روایات میں تصریح کی گئی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام جیسا کوئی شخص امیر المومنین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے، لہذا وہ یا تو اماموں میں سے ہوسکتا ہے یا مہدیوں میں سے اور باقی ائمہ غیر امام مہدی علیہ السلام نے یہ تصریح نہیں کی کہ وہ ہیں یا ان سے پہلے والے یا ان کے بعد والے وہ ہیں جو عیسی علیہ السلام کی شبیہ تھے جنہیں ان کے بدلے میں صلیب دی گئی۔[1]

اور امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں، تو روایت نے حد بندی کی ہے۔ بے شک قائم مہدی علیہ السلام علی بن ابی طالب علیہ السلام کی نسل سے ہیں، لوگوں میں عیسی بن مریم علیہ السلام سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں، شکل وصورت، چال ڈھال اور ہیئت میں، اللہ تعالیٰ انہیں وہ سب کچھ عطا فرمائے گا جو انبیاء کو عطا فرمایا ہے اور اس میں اضافہ بھی فرمائے گا اور انہیں فضلیت دے گا۔

اور ہم نے پہلے کی بحث سے یہ واضح کیا ہے کہ قائم ایک مشترکہ صفت ہے، کئی دفعہ اس سے مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں اور کبھی اس سے مراد وہ شخص ہے جو ان کے امر کو قائم کرے گا۔ کیا وصی امام مہدی علیہ السلام ہی مہدی اول ہیں، یا یمانی ہیں، یا وہ مولی ہیں جنہوں نے بیعت لی؟ تو عیسی علیہ السلام کے مشابہ وہ شخص جو صلیب دیا گیا، وہ یا تو امام مہدی علیہ السلام ہیں یا مہدی اول یمانی ہیں جو امام مہدی علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔
اور جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ (عیسی ابن مریم علیہ السلام صبح[2] کے طلوع ہونے کے وقت نزول کریں گے، وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، دجال کو ہلاک کریں گے، اور قائم کی اموال قبضے میں لیں گے اور اہل کہف ان کے پیچھے چلیں گے، اور وہ قائم کے وزیر اعظم حاجب اور نائب ہوں گے، اور وہ مغرب اور مشرق مین امن وامان کو وسعت دیں گے، یہ سب حجت بن حسن کی کرامت سے ہوگا)۔[3]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسی علیہ السلام کے مشابہ وہ شخص جو صلیب دیا گیا وہ یمانی ہے ، کیونکہ روایت میں عیسی سے مراد ان کی شبیہ ہے نہ کہ نبی اللہ عیسی علیہ السلام اور وہ قائم کے وزیر اعظم، حاجب اوراس کے نائب ہوں گے۔
اور یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، اہل کہف ان کے پیچھے

اور امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے(۔۔۔ مہدی ، ھادی، ہدایت یافتہ ، خروج فرمائیں گے جو جھنڈے کو عیسی بن مریم کے ہاتھ سے لے لے گا۔۔)4۔

1- ایک روایت امام مہدی کے چار ارکان کے موضوع میں گزر چکی ہے۔
2- صبح طلوع ہونا یہ مقدس فجر کی طرف اشارہ ہے، امام مہدی (ع) کے ظہور کی فجر
3- غایۃ المرام سید ھاشم بحرانی ج7 ص92
4- الملاحم والفتن ۔سید بن طاووس الحسنی ص134

چونکہ امام مہدی وہ ہیں جو عیسی علیہ السلام سے پرچم لیں گ (یعنی وہ شبیہ، جو صلیب پر چڑھائے گئے)، اس لیے ان کا مطلب عیسی علیہ السلام کی شبیہ سے نہیں ہے، تو باقی نہیں رہے گا سوائے مہدی کے پہلے بیٹے کے، جو ولی عہد ہے، جو بیعت لے گا، اور پہلے مومنوں میں سے ہے، اور جو سفیانی کے خلاف جنگوں کی قیادت کرے گا اور جھنڈا امام مہدی کو سونپ دے گا، امام مہدی عیسی روح اللہ، الیاس اور خضر علھیم السلام سفیانی کے ساتھ جنگ کے بعد اور زمین کے ایک وسیع حصے میں عدل کی حکومت قائم کرنے کے بعد باقی زمین کو آزاد کرنے اور دیگر مذاہب کے لوگوں سے ان کے اپنے انبیاء کے ذریعے احتجاج کرنے اور دجال سے لڑنے کے لیے اقدام کریں گے

مزید فائدے کے لیے، سید احمد الحسن کی کتاب المتشابہات کے جواب کو پڑھیں جلد 4 صفحہ 143-150
عیسی علیہ السلام کی شبیہ کے بارے میں سوال، اور یہ سوال اور جواب کا متن ہے
عیسی علیہ السلام کی کہانی کیا ہے؟ اور ان کے بارے میں اللہ تعالی کے قول کی کیا تفسیر ہے؟

اور ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو اللہ کے رسول کو قتل کیا ہے، انہوں نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہی سولی پر چڑھایا بلکہ یہ ان کے مشابہ تھا اور جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں وہ شک میں مبتلا ہیں، ان کے پاس اس کا کوئی علم نہیں سوائے گمان کی پیروی کے، اور انہوں نے اسے یقینا قتل نہیں کیا (النساء 158) جلد/
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے
اور درود و سلام محمد ﷺ اور ان کی آل پر ہے جو ائمہ اور مہدی ہیں، عیسی علیہ السلام پر اس رات میں جس میں وہ اٹھائے گئے اور انہوں نے اپنے حواریوں کو وعدہ دیا، پس وہ ان کے پاس حاضر ہوئے، مگر یہود جو علما یہود کو عیسی علیہ السلام کی طرف لے گیا، وہ یہود کے سب سے بڑے مرجع کے پاس گیا اور ان سے عیسی علیہ السلام کو ان کے حوالے کرنے کا معاہدہ کیا۔
اور آدھی رات کے بعد حواری سو گئے، عیسی علیہ السلام باقی رہے، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اٹھا لیا اور وہ شبیہ اتاری جسے مصلوب اور قتل کیا جانا تھا
تو یہ ان کے لیے ڈھال اور فدیہ تھا، اور یہ مثال آل محمد ﷺ کے اوصیاء میں سے ایک کی تھی، جسے امام مہدی علیہ السلام کی خاطر مصلوب اور قتل کیا گیا اور اس نے عذاب برداشت کیا، اور عیسی علیہ السلام کو مصلوب نہیں کیا گیا اور نہ ہی قتل کیا گیا، بلکہ انہیں اٹھا لیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں یہود اور ان کے گمراہ

کرنے والے علماء کے ہاتھوں سے نجات دلائی، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مسیح ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کیا اور انہوں نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ سولی پر چڑھایا بلکہ یہ ان کے مشابہ تھا

اور علی بن ابراہیم کی تفسیر میں ابو جعفر کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے اس رات وعدہ کیا تھا جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس اٹھایا تو وہ شام کو جمع ہوئے، وہ بارہ آدمی تھے، اس نے انہیں ایک گھر میں داخل کیا، پھر وہ گھر کے ایک کونے سے ایک چشمے سے ان کے پاس آیا، اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، پھر اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وقت آسمان پر اٹھایا ہے اور مجھے یہودیوں سے بچایا ہے، تم میں سے کون ہے جو میری شکل اختیار کرے گا، اور اسے سولی پر چڑھا دیا جائے گا، اور وہ میرے درجے میں ساتھ ہوگا؟ ان میں ایک نوجوانوں نے کہا، میں اے روح اللہ! انہوں نے کہا تو وہی ہے۔۔۔۔

پھر اس نے کہا کہ یہودی اس رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تلاش میں آئے، انہوں نے اس نوجوان کو پکڑ لیا، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہمشکل تھا اور اسے قتل کر دیا اور اسے سولی پر چڑھا دیا۔

تو امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: بارہ آدمی جمع ہوئے جبکہ حواریوں میں سے جو آئے اور ایمان لائے وہ گیارہ تھے، یہوذا نہیں آیا، بلکہ وہ یہودیوں کے علماء پاس گیا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جاسوسی کرے، یہ متواتر روایتوں میں سے ایک ہے جس کی تردید نہیں کی جاسکتی، بارہواں جو آیا یا یوں کہہ لیجئیے کہ جو آسمان سے نازل ہوا، وہ آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ولی ہے، جسے آپ کے بعد سولی پر چڑھایا گیا اور قتل کر دیا گیا، اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت کی شبیہ دی گئی۔

اور اس وصی کے آخری کلمات صلیب پر یہ تھے، ایلیا لما شبقتنی اور انجیل متی میں ہے: یسوع نے بڑی آواز سے پکارا، ایلی، ایلی، لما شبقتنی؟ یعنی اے میرے اللہ، اے میرے اللہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ اے میرے اللہ، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ وہاں کھڑے لوگوں میں سے کچھ نے یہ سنا تو کہا: یہ ایلیا کو پکار رہا ہے، اور باقیوں نے کہا، چھوڑ دو، دیکھتے ہیں کہ ایلیا اسے بچانے کے لیے آتا ہے یا نہیں، یسوع نے پھر بڑی آواز سے پکارا اور اپنی جان دے دی۔

اور دیکھو، ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک دو حصوں میں پھٹ گیا، زمین لرز گئی اور چٹانیں پھٹ گئیں

اور حقیقت یہ ہے کہ ان کلمات کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے: اے علی اے علی، تو نے مجھے کیوں نیچے اتارا؟ اور عیسائی اس کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں: ~~اے میرے اللہ اے میرے اللہ~~ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ جیسا کہ آپ نے پچھلے انجیل کے متن سے دیکھا ہے

اور زمین پر آسمان سے اترنا یا پھینکنا ترک کرنے کے قریب ہے۔

اور اس وصی نے یہ کلمات جہالت یا اللہ تعالیٰ کے حکم پر اعتراض کرنے کی وجہ سے نہیں کہے، بلکہ یہ ایک سوال ہے جس میں جواب پوشیدہ ہے، اور یہ لوگوں کی طرف توجہ دلانے کے لیے ہے تو سمجھیں اور جانیں کہ میں کیوں اترا، اور کیوں مجھے صلیب دی گئی، اور کیوں مجھے مارا گیا، تاکہ آپ دوبارہ امتحان

لوگ ان کی چاپلوسی کر رہے ہیں

1 قصص الانبیاء للجزائری: صفحہ 483
2 انجیل متی اصحاح/28

تو اس زمین پر رہیں گے، یہ اللہ کی سنت ہے جو دہرائی جاتی ہے پس عبرت حاصل کرو اور جب میں آوں تو میری مدد کرو اور میرے صلیب اور قتل کے بارے میں دوسری بار شریک نہ ہونا۔

ان کا ارادہ تھا کہ اس سوال کے جواب میں یہ کہیں (ہر عاقل اور صاف فطرت شخص کے لیے یہ واضح ہے) کہ: میں نے صلیب پر چڑھ کر یہودی عالموں کی اذیتیں اور توہینیں برداشت کیں۔ اور قیامت صغری کے لیے قتل کیا گیا، امام مہدی کی قیامت اور زمین پر الہی حق اور عدل کی حکومت۔
اور یہ وصی جب یہودی عالموں اور رومی گورنر نے اس سے پوچھا، کہ تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟ تو وہ جواب دیتا تھا، کہ یہ وہ کہتے ہیں، یا تم کہتے ہو؟ اور وہ ہاں نہیں کہتا تھا، یہ اس شخص کے لیے ایک عجیب جواب ہے جو حقیقت نہیں جانتا، لیکن اب یہ واضح ہے

تو اس نے ہاں نہیں کہا کیونکہ وہ یہودیوں کا بادشاہ نہیں ہے، بلکہ عیسی علیہ السلام ہے جسے اللہ نے اٹھا لیا، اور وہی شبیہ (صورت) ہے جو عیسی علیہ السلام کی جگہ پر صلیب پر چڑھایا گیا اور قتل کیا گیا۔
اور یہ اس کے جواب کا متن ہے، انجیل میں ہے کہ اس کے بعد اسے گرفتار کر لیا گیا:
تو سردار کاہن آگے بڑھا اور اس سے کہا، میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تو ہمیں بتا کہ کیا تو مسیح ہے؟
(عیسی نے کہا، تم نے خود کہا ہے 1) (۔۔۔ پھر یسوع گورنر کے سامنے کھڑا ہوا، اور گورنر نے اس سے پوچھا، کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟ اور یسوع نے اس سے کہا، تم کہتے ہو؟ ۔۔۔2)، (پیلاطس نے اس سے پوچھا، کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟ تو اس نے جواب دیا اور اس سے کہا تم کہتے ہو 3) (تو سب نے کہا، تو کیا تم مسیح ہو؟ تو اس نے ان سے کہا، تم کہتے ہو کہ میں وہی ہوں 4)، (33 پھر پیلاطس بھی محل عدالت میں داخل ہوا اور یسوع کو بلایا اور اس سے کہا، کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟)، (34 یسوع نے جواب دیا، کیا تم یہ خود کہتے ہو، یا دوسروں نے تم سے میرے بارے میں یہ کہا ہے)، (35 پیلاطس نے جواب دیا، شاید میں یہودی ہوں؟)، (تمہاری قوم اور تمہارے سردار کاہنوں نے تمہیں میرے حوالے کیا ہے، تم نے کیا کیا ہے؟)، (36 یسوع نے جواب دیا، میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں ہے، اگر میری بادشاہی اس دنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑتے تا کہ مجھے یہودیوں کے حوالے نہ کیا جائے، لیکن اب میری بادشاہی یہاں سے نہیں ہے)، (37 تو پیلاطس نے اس سے کہا، تو کیا تم بادشاہ ہو؟ یسوع نے جواب دیا، تم کہتے ہو کہ میں بادشاہ ہوں، اس لیے میں پیدا ہوا ہوں، اور اسی لیے میں دنیا میں آیا ہوں تا کہ حق کی گواہی دوں)

اور اس آخری متن میں، وصی کے درمیان یہ واضح ہے کہ وہ اس وقت کی زمین کے لوگوں میں سے نہیں تھا، بلکہ وہ ایک مشن، یعنی یسوع عیسی کی فداکاری کو پورا کرنے کے لیے اس میں آیا تھا، جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ یہ وصی کہتا ہے

1 - انجیل متی اصحاح /26

2 - انجیل متی اصحاح/27

3 - انجیل مرقس اصحاح/15

4 - انجیل لوقا اصحاح/22

5 - انجیل یوحنا اصحاح/ 17

میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں ہے۔(لیکن اب میری بادشاہی یہاں سے نہیں ہے،اس لیے میں دنیا میں آیا ہوں تا کہ حق کی گواہی دوں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: عیسی بن مریم علیہ اسلام طلوع آفتاب کے وقت دو زرد کپڑے پہنے ہوئے، جسم سفید اور سر پھورا ہونے، مرودین کے درمیان نزول کریں گے، ان کے بال گھنگھریالے ہوں گے، ان کے سر سے پسینہ ٹپک رہا ہوگا، نیزہ اٹھانے والا ہوگا، وہ صلیب کو توڑدیں گے ،خنزیر کو قتل کر یں گے، دجال کو ہلاک کر دیینگے۔ قائم کے اموال قبضے میں لیں گے اور اہل کہف ان کے پیچھے چلیں گے، وہ قائم کے وزیرا عظم، حاجب اور نائب ہوں گے، اور حجتہ بن الحسن کی کرامت سے مغرب اور مشرق میں امن و امان پھیلائیں گے۔

امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ: (۔ ۔ ۔ دارالخلافت زوراکی طرف واپس آجائے گی اور معاملات مشورے سے چلیں گے، جس نے کسی چیز پر غلبہ حاصل کیا وہ اسے کرے گا، پھر اس کے بعد سفیانی کا خروج ہوگا، وہ زمین میں نو مہینے گھومے گا اور لوگوں کو سخت عذاب دے گا، مصر ،بغداد، کوفہ اور واسط پر ہلاکت ہے، گویا کہ میں واسط اور ا س میں موجود لوگوں کو دیکھ رہا ہوں، اس وقت سفیانی کا خروج ہوگا، خوراک کم ہو جائے گی، لوگ قحط کا شکار ہو جائیں گے، بارش کم ہو جائے گی، نہ تو زمین کچھ اگائے گی اور نہ ہی آسمان سے کچھ برسے گا، پھر ہدایت یافتہ مہدی کاظہور ہوگا، جو عیسی بن مریم کے ہاتھ سے جھنڈا لیں گے2) احادیث جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں، کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو نہ تو مصلوب کیاگیا اور نہ ہی قتل کیاگیا،بلکہ جسے مصلوب اور قتل کیاگیا وہ حضرت عیسی علیہ السلام کا شبیہ تھا۔

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: عیسی ابن مریم علیہ السلام کو اون کی بنی ہوئی بکتر کے ساتھ اٹھایاگیا تھا جسے مریم علیہا السلام نے کاتا تھا اور مریم کی سلائی سے، جب وہ آسمان پر پہنچے تو اسے پکار

اگیا اے عیسی ابن مریم، دنیاکی زینت کو دور کر دو 3)

الرضا سے روایت ہے (آپ نے فرمایا: خدا کے نبیوں میں سے کسی کے معاملات اور لوگوں کے لیے ان کی دلیلیں صرف عیسی بن مریم علیہ السلام کے معاملات کی طرح نہیں ہیں۔

کیونکہ انھیں زمین سے زندہ اٹھایا گیا تھا اور ان کی روح کو آسمان اور زمین کے درمیان قبض کیا گیا تھا، پھر انہیں آسمان پر اٹھایا گیا اور ان کی روح ان کی طرف لوٹا دی گئی، اور وہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: (جب اللہ نے عیسیٰ سے فرمایا میں تمہیں پورا لے لوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھاوں گا)

نبی کریم صلی اللہ علیہ السلام وسلم نے فرمایا: عیسی علیہ السلام نہیں مرے، اور وہ قیامت سے پہلے تمہارے پاس واپس آئیں گے۔

1 - غایۃ المرام السید ھاشم البحرانی جلد 7 صفحہ 92
2 - الملاحم والفتن السید بن طاووس الحسنی صفحہ 134
3 - قصص الانبیاء نعمۃ اللہ الجزائری
4 - قصص الانبیاء وعیون الاخبار
5 - قصص لانبیاء

اور میری طرف متوجہ ہوا:-

اور عیسی علیہ السلام ایک بھیجے ہوئے نبی ہیں اور انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کی کہ وہ انہیں معاف فرما دے صلیب عذاب اور قتل سے پھیر دے، اور اللہ سبحانہ وتعالی ایک بھیجے ہوئے نبی کی دعا کو رد نہیں کرتے، چنانچہ اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں اٹھالیا اور اس وصی کو نازل کیا جسے ان کی جگہ صلیب دی گئی اور قتل کیا گیا اور انجیل میں کئی نصوص ہیں جن میں حضرت عیسی علیہ السلام کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صلیب اور قتل سے بچا لے، وہ نصوص یہ ہیں:

(پھر وہ تھوڑا آگئے بڑھے اور اپنے چہرے کے بل گر گئے اور دعا کرنے لگے، تا کہ اگر ممکن ہو تو ان سے قیامت پار ہو جائے۔ فرمایا اے ابا الاب! ہر چیز تیری طاقت میں ہے پس یہ کاس مجھ سے گزر جائے 1)

(پھر وہ تھوڑا آگے بڑھے اور زمین پر گر گئے اور دعا کرنے لگے کہ اگر ممکن ہو تو یہ ساعت ان سے گزر جائے اور انہوں نے کہا، اے میرے خالق اے ابا الاب!! تیرے لیے سب کچھ ممکن ہے، اس کاس کو مجھ سے دور کر دے 2)

(وہ ان سے ایک پتھر پھینکنے کے فاصلے پر چلے گئے اور گھٹنوں کے بل گر گئے اور دعا کرنے لگے: اے ابا! اگر تو چاہے تو اس کاس کو مجھ سے دور کر

دے 3)

اور توریت کی کتاب اشعیا اور انجیل کی کتاب اعمال الرسل کے آٹھویں باب میں یہ نص موجود ہے: (انھیں بکری کی طرح ذبح ہونے کے لیے لے جایا گیا، اور جیسے بھیڑا اپنے کاٹنے والے کے سامنے خاموش رہتا ہے، اسی طرح اس نے اپنا منہ نہیں کھولا)

اور تمام انبیاء اور اوصیاء اور رسولوں نے بات کی، ان میں سے کوئی بھی خاموش ہو کر ذبح ہونے کے لیے نہیں گیا، بلکہ وہ لوگوں سے بات کرنے، رونے اور انہیں وعظ دینے کے لیے بھیجے گئے تھے، اور خاص طور پر حضرت عیسی علیہ السلام نے علماء اور لوگوں سے بہت زیادہ کلام کیا اور انہیں بہت زیادہ وعظ دیا، اس لیے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ وہ خاموش ہو کر ذبح ہونے کے لیے گئے تھے۔

بلکہ وہ جو ذبح ہونے کے لیے گیا وہ خاموش وصی تھا: عیسی کی شبیہ جسے مصلوب کیا گیا اور قتل کیا گیا اس کے بغیر کہ وہ بولے، یا اللہ سے دعا مانگے کہ وہ اس سے عذاب اور مصلوبیت اور قتل کو دور کرے، اور لوگوں سے بات کیے بغیر، بلکہ جب وہ اس پر زور دیتے اور اس سے اصرار سے پوچھتے کہ تم کون ہو، کیا تم مسیح ہو، تو وہ انہیں صرف حکمت سے جواب دیتے تھے، تم نے کہا

اور اس طرح وہ عذاب، صلیب اور قتل کی طرف خاموشی سے گیا، اللہ کے حکم پر راضی ہو کر، اس کے لیے جو اس پر نازل کیا گیا تھا اسے نافذ کرتے ہوئے، اور یہ تھا کہ اسے عیسی علیہ السلام کی جگہ مصلوب اور قتل کیا جائے۔

اور چونکہ اس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا کہ وہ بھیجا جائے اور لوگوں کو پہنچائے اور ان سے بات کرے، اس لیے وہ اس طرح چلا گیا: ذبح ہونے کے لیے لے جانے والے کی طرح، ذبح کرنے والے کے سامنے خاموش بھیڑ کی طرح، اس نے اپنا منہ نہیں کھولا۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہر مومن اس سے فائدہ اٹھائے گا: جو اس موقف کی حقیقت جاننا چاہتا ہے، تو یہ انسان زمین پر اترا، مصلوب کیا گیا، اور قتل کر دیا گیا اور کوئی اسے نہیں جانتا، اس نے یاد کیے جانا اور پہچانے جانا طلب نہیں کیا۔

1 _ متی 26
2 _ مرقس 14
3 _ لوقا 22

خاموشی سے، وہ مصلوب ہوا، خاموشی سے قتل ہوا، اور خاموشی سے اپنے رب کے پاس چلا گیا، اگر تم بننا چاہتے ہو تو بن جاو) سید احمد الحسن کے جواب کا اختتام

اہل سنت کی کتابوں میں پہلے مہدی کے بارے میں روشنی ڈالی گئی

عام لوگوں کی کتابوں میں امام مہدی کے بارے میں بہت سی روایات پائی جاتی ہیں، ان میں سے کچھ روایات ظاہری طور پر ان عقائد کے خلاف ہیں جو جعفری علماء نے سمجھے ہیں، اس لیے انہوں نے ان روایات کو قبول نہیں کیا، بہت سے فقہاء نے یہ روایت کو قبول نہیں کیا کہ امام مہدی کا نام میرا نام اور ان کے والد کا نام میرے والد کا نام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (موسیٰ کی الواح، سلیمان کا دسترخوان، ان کا منبر، اور موسیٰ کی عصا، ان کے ایک غار میں موجود ہے، مشرق سے مغرب سے، جنوب، سے اور شمال سے، آنے والا ہر بادل جب اس غار کے پاس سے گزرتا ہے تو اس میں اپنی برکتیں اس غار پر ڈالتا ہے کیونکہ اس میں وہ چیزیں موجود ہیں، لیکن دن اور راتیں اس وقت تک نہیں گزریں گی، جب تک کہ میرے خاندان اور میری عترت سے ایک شخص اس کی ذمہ داری نہ لے لے، اس کا نام میرا نام اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا، وہ لوگوں میں میرے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا، شکل میں میری خلق اور اخلاق میں میرے اخلاق جیسا) شرح الاخبار القاضی النعمان المغربی جلد 3 صفحہ386

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس کا نام میرا نام ہے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا، وہ میری بیٹی فاطمہ کے بیٹے سے ہوگا اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے حق کو ظاہر کرے گا، اور ان کی تلواروں سے باطل کو مٹائے گا، لوگ ان کی طرف راغب ہو کر اور ان سے ڈر کر ان کے پیچھے چلیں گے

راوی نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روتے ہوئے خاموش ہوگئے، لوگو! تمہیں فرج کی بشارت ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوتا اور اس کا فیصلہ کبھی نہیں رد ہوتا، وہ حکیم اور خبیر ہے ، اللہ کی فتح قریب ہے

اے اللہ ! یہ میرے اہل ہیں، اس لیے ان سے پلیدی دور کر اور انہیں پاک کر دے ، اے اللہ !

ان سب کو کھانا کھلا اور ان کی حفاظت فرما، ان کے لیے موجود رہ اور ان کی مدد کر اور ان کی عزت بڑھا انہیں ذلیل نہ کر اور میرے بعد ان کی حفاظت فرما تو ہر چیز پر قادر ہے) المناقب الموفق الخوارزمی صفحہ:26

عقیدہ اہل بیت علیہم السلام کے پیروکاروں میں یہ بات مشہور ہے کہ امام مہدی محمد بن الحسن ابن علی علیہ السلام ہیں، نہ کے والد کا نام عبداللہ یا احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کے نام پر نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں دو ذبیحوں (ذبیحین)، عبداللہ، اور اسماعیل کا بیٹا ہوں۔

1 عبداللہ، رسول اللہ (ص) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مثل وقت سے گزرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے دو پیٹوں سے آواز دی جائے گی: اے محمد ! نعم الاب (بہترین وال)، تیرے والد ابراہیم خلیل ہیں اور نعم الاخ، (بہترین بھائی) تیرے بھائی علی بن ابی طالب ہے ۔ الشیخ الصدوق جلد 1 صفحہ 34

تو یہ روایت امام علیہ السلام پر صادق نہیں آتی، بلکہ یہ مہدی اول پر صادق آ سکتی ہے، اگر ان کے والد کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء میں سے کسی نبی کا ہو تو ان پر ان کا نام اور ان کے والد کا نام صادق آتا ہے۔

پھر پہلے مہدی علیہ السلام امام کے ظہور کے وقت پہلے مومنین میں سے ہوں گے، یعنی وہ آخرالزمان میں پیدا ہوں گے اور یہ عام لوگوں کے عقیدے کے مطابق ہے، یعنی عام لوگ اپنے عقیدے میں پہلے مہدی کا انتظار کر رہے ہیں۔ مہدی وہ ہے جو آخرالزمان میں پیدا ہوگا اور اس کا نام رسول اللہ ﷺ کا نام ہے اور اس کے والد کا نام رسول اللہ ﷺ اباء میں سے ایک ہے، تو یہ امام مہدی علیہ السلام پر نہیں بلکہ امام مہدی علیہ السلام کے بیٹے پہلے مہدی پر لاگو ہوتا ہے۔

اورجیسا کہ عام لوگوں کی روایات میں صحیح ہے کہ یمانی کا نام ہے اور وہ خلیفہ ہے، تو ہمیں اپنے آپ سے اس خلیفہ کے بارے میں پوچھنا چاہیے، وہ کس کا خلیفہ ہے؟

ابن حماد نے روایت کی ہے ، صفحہ 103 پر کہا ہے کہ مہدی صرف قریش سے ہوگا اور خلافت صرف ان میں سے ہوگی سوائے اس کے اس کا اصل اور نسب یمن سے ہوگا انہوں نے اسے صفحہ 109 پر بھی مذکور سند کے ساتھ روایت کیا ہے،ر الفتن میں صفحہ 107 پر انس اور جان سے روایت ہے کہ وہ جمع ہوں گے اور دیکھیں گے کہ انہوں نے کس کی بیعت کی ہے، پھر جب وہ اسی طرح ہوں گے تو انہوں نے ایک آواز سنی، انس نے نہیں کہا اور جان نے نہیں کہا: فلاں کی بیعت کرو، اس کے نام سے، اور وہ ذی کا نہیں ہے اور نہ ہی ذو کا، لیکن وہ یمانی خلیفہ ہے)۔۔۔)۔ معجم احادیث امام لمہدی علیہ السلام ،
شیخ الکورانی جلد 1 صفحہ 299

تو یمانی مہدی علیہ السلام کا خلیفہ ہوگا، اور یہ بھی اہل بیت علیہ السلام سے مروی روایات کے مطابق ہے اور اس طرح سنت اور شیعہ کی روایات میں جمع حاصل ہوتا ہے۔

یمانی تحریک
عراق سے بیت المقدس تک

مختصر یہ کہ امام مہدی علیہ السلام کی قیادت میں مہدی کی تحریک یمانی کے بھیجے جانے سے شروع ہوگی، جو امام علیہ السلام کے تین سو تیرہ انصار میں سے پہلے ہیں اور امیر المومنین علیہ السلام کا وہ خطبہ جس میں آپ علیہ السلام نے قائم علیہ السلام کے اصحاب اور ان کے ممالک کا ذکر کیا ہے اس میں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان میں سے پہلے عراق اور خاص طور پر بصرہ سے ہوں گے اور بصرہ عراق کے شہروں میں سے ایک ہے، لہذا یہ ہمیں پہلی نظر میں واضح ہو جاتا ہے کہ یمانی تحریک کا آغاز عراق سے ہوگا۔

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: خبردار رہو! ان میں سے پہلا بصری ہے اور آخری ابدال میں سے ہے۔
بشارة الاسلام صفحہ :147

الیمانی، امام مہدی علیہ السلام پر اول ایمان لانے والے، ان کے دائیں ہاتھ، وزیر، خلیفہ اور وہ مولی ہیں، جو بیعت کے ولی ہیں، وہ لوگوں سے امام مہدی علیہ السلام کے لیے بیعت طلب کرنے سے شروع کریں گے، ان کے ساتھ اپنے تعلق اور ان کی طرف سے بھیجے جانے کا اعلان کرتے ہوئے، امام باقر علیہ السلام کی روایت میں ان کے قول کا ذکر گزر را ہے کہ انہیں پرچم دیے جائیں گے تاکہ وہ آپ کے صاحب کی طرف دعوت دیں اس بات سے آگاہ ہونا ضروری ہے کہ ظہور مقدس کے وقت گمراہی کے پرچم کثرت سے ہوں گے جو امام مہدی علیہ السلام اور دیگر کی طرف دعوت دیں گے۔ اور اس سے پہلے جو کچھ گزر چکا ہے اس سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ بارہ پرچم ہیں جو اہل بیت علیہ السلام کی طرف دعوت دیتے ہیں خود بخود، امام علیہ السلام کے حکم کے بغیر، سب جہنم میں ہے سوائے ایک کے جو.ان کا حقیقی اور ان کی طرف سے بھیجا گیا پرچم ہے اور وہ یمانی کا پرچم ہے کیونکہ وہ ظہور کے وقت کے لیے بنیادی مہدی ہیں اور ان پر دیر کرنے والا اہل جہنم میں سے ہے۔

اور امام مہدی علیہ السلام کے قیام سے پہلے یمنی کی تحریک جو امام مہدی علیہ السلام کے لیے تلوار کی اتنی تیاری کرے گی، امام مہدی علیہ السلام

کے قیام سے تقریباً چھ سال پہلے ہوگی

ابن حنیفہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ خراسان سے سیاہ پرچم کے نکلنے اور شعیب بن صالح ، مہدی کے ظہور اور معاملہ مہدی کے سپرد ہونے کے درمیان بہتر مہینے ہیں۔کتاب الفتن نعیم بن حماد صفحہ 165 / معجم احادیث الامام المھدی علیہ السلام جلد1 صفحہ :398

اور سیاہ پرچم سے مراد یہاں کھویا ہوا پرچم ہے۔ جو امام کی دعوت کے ظہور کے اول میں ظاہر ہوں گے اور مشرقی ہدایت کے پرچم وہ چھوٹے سیاہ پرچم ہیں جن کی روایات میں ضاحت کی گئی ہے اور جو اس کے بعد ہوں گے کہ پہلے یمانی مہدی اپنی فوج جمع کریں گے اور ان کے پیروکار بڑھ جائیں گے اور معاملہ پہلے لوگوں کو ان کی بیعت کی دعوت دینے اور یمانی ان کے امام مہدی علیہ السلام سے تعلق کو واضح کرنے تک ہوگا، اس سے ان کے لیے ثابت ہوتا ہے کہ وہ امام کی طرف سے رسمی رسول ہیں امام کی طرف سے دیے گئے دلائل کے ذریعے جن سے وہ تجاوز نہیں کرتے، اور وہ لوگوں کو بہترین چیز کی دعوت دیتا ہے اور ان کے پاس آنے والے سب سے اہم دلائل میں سے یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے قرآنی دلیل نسبت کے ساتھ یقینی طور پر ہونی چاہیے اور یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے تورات اور انجیل کے مطابق ہونی چاہیے جیسا کہ روایت میں آیا ہے۔

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہتے ہوئے سنا کہ اس امر کے صاحب کے لیے دو غیبتیں ہیں، ایک میں وہ اپنے اہل وعیال کے پاس واپس آتے ہیں اور دوسری میں یہ کہا جائے گا کہ وہ کسی وادی میں ہلاک ہو گئے ہیں، میں نے کہا اگر ایسا ہو تو ہم کیا کریں گے؟ انہوں نے فرمایا اگر کوئی دعوی کرے تو اس سے ان عظیم باتوں کے بارے میں پوچھیں جن کے جواب میں اس جیسے شخص کو جواب دینا چاہیے)الغیبۃ للنعمانی ص:173

1 وہی پرچم جو صدام کی طاقت کے خاتمے کے آغاز میں داخل ہونے تھے (بنی العباس کے پرچم)

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق سے سیاہ پرچم بنی العباس کے نکلیں گے پھر وہ اللہ کی مرضی کے مطابق رہیں گے پھر چھوٹے سیاہ پرچم نکلیں گے جو مشرق کی طرف سے ابوسفیان کی اولاد اور ان کے ساتھیوں سے لڑیں گے اور مہدی کی اطاعت کی خواہش کریں گے کتاب الفتن نعیم بن حماد المروزی صفحہ :190 معجم احادیث الامام لامہدی علیہ السلام الشیخ الکورانی جلد1 صفحہ :396 عصر الظھور صفحہ :227

اور (عظائم) عظیم باتوں سے مراد آسمانی کتابیں ہیں، لہٰذا تحریف کے باوجود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ان سے پہلے کی آسمانی کتابوں میں تھا اور انہوں نے اپنی کتابوں میں موجود چیزوں سے ان پر احتجاج کیا تو اللہ کے خلیفہ کے معاملے کی تصدیق کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر کتاب میں محفوظ ہوا اور اگر وہ اسے پہلے سے جانتے تو باطل کے لوگ اسے اس میں تحریف کر دیتے، اس لیے وہ اسے نہیں جانتے جب تک کہ اس کا مالک نہ آ جائے

اور یقیناً وہ اپنے زمانے میں دین کے لوگوں اور مذہبی اور دنیاوی عہدوں کے حاملین سے جو کچھ ملے گا اس سے وہ ضرور دوچار ہوگا۔

ان کی حالت شان والی ہوگی۔ یعنی دعوت الٰہیہ، تو امام انبیاء علیہم السلام کی دعوتوں کو مذہبی اور دنیاوی عہدوں کے حاملین سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، اس لیے معاملہ بالکل مختلف نہیں ہے۔ اور نجات یافتہ گروہ کی حدیث سے واضح ہے کہ وہ ہر فرقے سے منفرد اور مخالف ہوگی، باقی فرقے، اگرچہ ظاہری طور پر، اپنے درمیان متفق ہوں گے، کیونکہ ان کا مقصد دنیاوی ہے۔ لہٰذا ان کے درمیان مشترکہ عوامل کا کثرت ہونا ضروری ہے، اس لیے انہوں نے کہا کہ بہتر جہنم میں ہوں گے اور ایک جنت میں ہوگا، یا ان کا قول ہے کہ بارہ پرچم ہیں اور وہ بہتر جہنم میں سے ہیں، ایک جنت میں، اس بات پر توجہ دینا ضروری ہے ۔کیونکہ یہ حق کے پرچم کو جاننے میں ایک بنیادی رکن ہے۔

پھر بہترین دعوت کے بعد اور اس کے آخری مہینوں میں، وہ فوجی مقابلے کے لیے اور اپنے بنیادی حریف سفیانی کے خلاف نکلے گا جو رجب کے مہینے میں نکلے گا۔

معلی بن خنیس سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ معاملات حتمی ہیں اور کچھ نہیں ہیں، حتمی معاملات میں سے ایک سفیانی کا رجب میں نکلنا ہے الغیبۃ للنعمانی صفحہ :300

علماء کا کہنا ہے کہ سفیانی کا خروج یمانی شیعہ آل محمد علیہ السلام کے لیے ایک خوشخبری ہے، کیونکہ سفیانی کا وجود یمانی مہدی اول کے وجود کے ساتھ ساتھ ہے اور سفیانی سب سے پہلے ان لوگوں سے جنگ شروع کرے گا جو دنیا میں اس کے حریف ہیں، بنی فلاں، جو اہل بیت کے دشمن اور ان کے حقوق کے غاصب ہیں۔ اور اگرچہ وہ ظاہری طور پر اپنے آپ کو شیعہ کہتے ہیں، یعنی گمراہ کن بارہ پرچموں کے حاملین، تو ان میں سے کچھ اس کی بیعت کریں گے اور کچھ اس سے لڑیں گے، اور جب وہ ان میں مصروف ہوگا، تو سب سے زیادہ تکلیف دہ عذاب کے بعد کئی جہتیں ہوں گی، اور آپ نے ملعون سفیانی کے حرج (لڑائی) کو محسوس کیا، تو آپ یمانی پرچم کی طرف منظّم ہونے لگیں گے، جسے دنیا کے طلبگاروں اور بشری بتوں کے پجاروں (غیر عامل علماء) نے ہمیشہ مسترد کیا ہے، اور حدیث میں بشارت واضح ہے۔

امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا(۔۔۔ تو خوشخبری ہو تمہیں، خوشخبری ہو تمہیں اس چیز کی جو تم چاہتے ہو، کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمہارے دشمن اللہ کی نافرمانیوں میں ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور دنیاکے لیے ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں جبکہ تم اپنے گھروں میں محفوظ ہو اور ان سے الگ تھلگ ہو اور تمہارے لیے تمہارے دشمن سے سفیانی کافی ہے اور یہ تمہارے لیے نشانیوں میں سے ایک ہے حالانکہ اگر فاسق سفیانی نکل آئے تو تم اس کے نکلنے کے بعد ایک یا دو مہینے تک محفوظ رہوگے، تم پر کوئی خطرہ نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ تمہارے علاوہ بہت سی مخلوق کو قتل کر دے گا۔ تو ان کے بعض اصحاب نے کہا جب ایسا ہو تو ہم عیال کا کیا کریں گے اگر تم میں سے مرد اس سے غائب رہیں گے تو اس کا غیظ و غصہ اور بڑھ جائے گا۔ یہ صرف ہمارے شیعوں پر ہے، جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے، ان پر کوئی حرج نہیں ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ پوچھا گیا کہ پھر مرد کہاں جائیں گے اور اس سے کیسے بچیں گے؟ کہا گیا کہ جو مرد چاہے وہ نکل جائے۔ وہ مدینہ، یا مکہ یا کسی ملک کی طرف نکلتا ہے، پھر آپ نے فرمایا: تم مدینہ میں کیا کرتے ہو بلکہ اس کی طرف نافرمان لشکر لے کر جا رہے ہو، لیکن تمہیں مکہ جانا ہے بلکہ اس کا فتنہ ایک عورت کے حمل یعنی نو ماہ تک رہے گا اور اس سے تجاوز نہیں کرے گا انشاءاللہ الغیبۃللنعمانی صفحہ :301

یہاں ان کی ہجرت کا معاملہ واضح ہو جاتا ہے، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت ان کی دعوت کے آغاز میں۔

حضرت امام ابو عبد اللہ (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: سفیانی کا ظہور ناگزیر ہے اور وہ رجب کے مہینے میں ہی ظاہر ہوگا ، ایک شخص نے عرض کیا: یا ابا عبداللہ ! اگر وہ ظاہر ہو جائے تو ہمارا کیا حال ہوگا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا جب ایسا ہو تو ہماری طرف آنا)۔ الغیبۃ للنعمانی صفحہ 302

یہ معاملہ (یعنی ہجرت اور سفیانی کا سامنا نہ کرنا) سفیانی کے ظہور کے پہلے چھ مہینوں کے شروع میں یعنی رجب اور ذوالحجہ کے مہینوں کے درمیان محدود اور پھر محرم میں قیام ہے۔

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: القائم عاشوراکے دن اٹھیں گے ۔ بحار الانوار جلد 52 صفحہ :297

ہی ظاہر ہوگا ، اس کے ظہور سے لے کر اس کی موت تک پندرہ مہینے اور چھ دن ہوں گے ، اس دوران وہ جنگ کرتا رہے گا، جب وہ پانچ شہروں پر قابض ہو جائے گا تو اس کی حکومت نو ماہ تک رہے گی اور اس سے ایک دن بھی زیادہ نہیں ہوگی ۔ الغیبۃ للنعمانی صفحہ :300

پہلے چھ مہنوں میں یمانی کے اصحاب اور خاص طور پر یمانی خود مشرقی ممالک کی طرف ہجرت کریں گے، روایات میں یہ بھی ذکر ہے کہ یمانی کا پہلا خروج مشرق سے ہوگا، اہل بیت علیہ السلام نے مشرق پرچم والے کے ساتھ بیعت کرنے کی تاکید کی ہے، چاہے اس کے لیے برف پر چلنا ہی کیوں نہ پڑے، اور معاملہ کے آغاز میں مہدی کے سفیانی سے چھپنے سے متعلق روایات ذکر کی گئی ہیں ۔ یہاں مراد یمانی مہدی اول ہے جو ظاہری طور پر سفیانی کا دشمن ہوگا، لیکن امام مہدی (ع) سفیانی کے ظاہری دشمن نہیں ہیں، کہ وہ چھپے رہیں اور ان کا خروج سفیانی اور یمانی کے قتال کے بعد ہوگا، اور یہ دونوں حتمی علامات ہیں جو اس سے پہلے ہوں گی ۔

حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ (۔ ۔ ۔ ۔ ملعون سفیانی وادی یابس سے نکلے گا، وہ عتبہ بن ابی سفیان کی نسل سے ہے ،جب سفیانی ظاہر ہوگا تو مہدی چھپ جائیں گے اور پھر اس کے بعد ظاہر ہوں گے ۔) الغیبۃ الشیخ الطوسی صفحہ :444

اور جب پہلے مہدی غائب ہو جائیں گے، جو قیامت سے پہلے کا دور ہے، تو سفیانی ایک لشکر بھیجے گا تا کہ اسے پکڑ لیں، لیکن اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رکن اور مقام کے درمیان ایک شخص کے لیے بیعت کی جائے گی اس کے بیعت کرنے والوں کی تعداد بدر والوں کی تعداد کے برابر ہوگی تو عراق کے نوجوان اور شام کے نیک لوگ ان کے پاس آئیں گے ، پھر شام کے لوگوں کا ایک لشکر ان سے جنگ کرے گا، جب وہ بیداء کے قریب ہوں گے تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر قریش کا ایک شخص جس کے بھائی کلب قبیلے سے ہوں گے، ان سے جنگ کریں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں شکست دے گا، اس وقت کہا جائے گا کہ وہ جو شخص کلب کی غنیمت سے محروم رہ گیا وہ واقعی محروم رہ گیا معجم احادیث الامام المھدی علیہ السلام الشیخ الکورانی جلد 1 صفحہ :442

یہ کون ہے جو جنگ کرتا ہے، اور قریش کا وہ شخص کون ہے؟ حسنی ہے یا حسینی؟ علما کا کہنا ہے کہ قریش کا وہ شخص زمین میں دھنسنے والے سے مختلف ہے اور وہ اس کے بعد ہوگا، اس لیے فرمایا کہ (انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر قریش کا ایک شخص ان سے جنگ کریگا۔ 1) (وہ ان کے ساتھ دھنس جائے گا تو ان سے نجات نہیں پائیں گے مگر دو آدمی کلب قبیلے سے وبر اور وبیر، ان کے چہرے ان کی گدیوں میں پھر جائیں گے ۔) معجم احادیث الامام المھدی علیہ السلام الشیخ الکورانی جلد 3 صفحہ :277 ابن حماد: صفحہ :90

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: سفیانی سبز پرچم اور سونے کے صلیب کے ساتھ ظاہر ہوگا، اس کا امیر کلب

بھیجے گا جس کی طرف مکہ کے کمزور لوگ جمع ہوں گے ، ان کا امیر غطفان قبیلے سے ایک شخص ہوگا ، جب وہ بیداء3 میں سفید ریت2 کے ٹیلوں کے درمیان ہوں گے تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اس دن آیت کی تفسیر ہو گی : (اور اگر آپ دیکھیں جب وہ خوفزدہ ہوئے تو ان کے لیے کوئی بچاؤ نہیں ہوگا اور وہ قریب کی جگہ سے پکڑے جائیں گے)

معجم احادیث الامام الھدی علیہ السلام الشیخ الکورانی جلد5 صفحہ :356

1 - جس لشکر کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دے گا، وہ شاید علماء آخرالزمان کا لشکر ہو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن مسعود کو وصیت کرتے ہوئے علماء کو سختی سے ڈانٹا اور فرمایا کہ یہ اس آیت کی تفسیر ہے: اور اگر آپ دیکھیں جب وہ خوفزدہ ہوئے تو ان کے لیے کوئی بچاؤ نہیں ہوگا اور قریب کی جگہ سے پکڑے جائیں گے یہی وہ آیت ہے جسے اہل بیت علیہم السلام نے سفیانی کے لشکر کے بارے میں ذکر کیا ہے جسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا آیت ایک ہے اور وقت بھی ایک ہے، یعنی ظہور کا وقت لہذا تفسیر بھی ایک ہے

2 - اصفاح البیض سے مراد شاید سفید ریت کے ٹیلے ہیں، اور امام صادق علیہ السلام نے انہیں الذکوات البیض سے تعبیر کیا ہے مفضل بن عمر نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: یا سیدی! مہدی کی حکومت کہاں ہوگی اور مومنین کہاں جمع ہوں گے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ان کی حکومت کا دارالحکومت کوفہ ہوگا، ان کی عدالت کا مجمع جامع کوفہ ہوگا، بیت المال اور مسلمانوں کے غنائم کی تقسیم کا مقام مسجد سہلہ ہوگا، اور ان کی خلوت کا مقام غریین میں سفید ریت کے ٹیلے ہوں گے

3 - بیداء: گویا کہ اباده سے ہے اس کا مطلب ہے ہلاکت، اس حدیث میں، اس سے مراد یہ ہے کہ سفیانی اور اس کے لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا یہ وہ آیت ہے جو ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے: کیا یہ لوگ جو بری سازشیں کرتے ہیں، اس بات سے محفوظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے؟ مستدرک سفینۃ البحار۔ شیخ علی النمازی ج اص 454

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسے فتنے کا ذکر کیا جو مشرق اور مغرب کے لوگوں کے درمیان ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ لوگ اس حالت میں ہوں گے تو اچانک سفیانی نامی ایک شخص وادی یابس سے اپنی فوج کے ساتھ نکلے گا اور دمشق میں اترے گا، وہ دو لشکر بھیجے گا، ایک لشکر مشرق کی طرف اور دوسرا لشکر مدینہ کی طرف، یہاں تک کہ وہ ملعون شہر بغداد سے بابل کی سرزمین میں اتریں گے، وہ تین ہزار سے زیادہ لوگوں کو قتل کریں گے اور ایک سو سے زیادہ عورتوں کو اغوا کریں گے وہ بنی فلان العباس کے تین سو مینڈھے ذبح کریں گے پھر وہ کوفہ کی طرف چلیں گے اور اس کے آس پاس کے علاقے کو تباہ کردیں گے ، پھر وہ شام کی طرف روانہ ہوں گے ، تو ہدایت کا پرچم بلند ہوگا اور وہ اس لشکر کا پیچھا کرے گا اور انہیں قتل کردے گا اور ان میں سے کوئی بھی خبر دینے کے لیے نہیں بچے گا، اور وہ اپنے ہاتھوں سے قیدیوں اور مال غنیمت کو چھڑا لیں گے ، اور دوسرا لشکر مدینہ میں داخل ہوگا اور تین دن اور تین راتیں اسے لوٹے گا، پھر وہ مکہ کی طرف روانہ ہوں گے ، یہاں تک کہ جب وہ بیداء میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو بھیجے گا اور فرمائے گا: اے جبرئیل ! جائو اور انہیں زمین میں دھنسا دو، تو جبرئیل علیہ السلام اپنے پائو سے ایک ضرب لگائیں گے جس سے وہ زمین میں دھنس جائیں گے اور ان میں سے صرف دو آدمی بچیں گے جو جہینہ قبیلے سے ہوں گے۔ عصر الظھور الشیخ الکورانی 133 بحار الانوار جلد 52 صفحہ :186

امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: (۔۔۔ اے معاویہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی ۔۔۔۔ کہ تمہاری اولاد میں سے ایک شخص بدقسمت اور ملعون ہوگا ،۔۔۔ ،۔۔۔ وہ ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجے گا جو مدینہ میں داخل ہوگا اور وہاں قتل وغارت اور فحاشی پھیلائے گا ، اور میرے بیٹوں میں سے ایک نیک اور پاکیزہ شخص ان سے بھاگ جائے گا ، جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی ، اور میں اس کا نام جانتا ہوں اور اس وقت اس کی عمر کیا ہوگی اور اس کی علامت کیا ہوگی ، وہ میرے بیٹے حسین کی اولاد سے ہے جسے تمہارا بیٹا یزید قتل کرے گا ، وہ اپنے والد کے خون کا بدلہ لینے کے لیے مکہ کی طرف فرار ہو جائے گا ، اور اس لشکر کا سردار میرے بیٹوں میں سے ایک نیک اور پاکیزہ شخص کو زیتون کے پتھروں کے پاس قتل کر دے گا ، پھر وہ لشکر مکہ کی طرف روانہ ہوگا اور میں ان کے امیر کا نام ان کے نام اور ان کے گھوڑوں کے نشانات جانتا ہوں ، جب وہ بیداء میں داخل ہوں گے اور زمین ان کے لیے ہموار ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اور اگر آپ دیکھیں جب وہ گھبرائیں گے تو کوئی بچنے کی جگہ نہیں ہوگی اور وہ قریب کے مقام سے پکڑے جائیں گے) ان کے قدموں کے نیچے سے زمین پھٹ جائے گی اور اس لشکر میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا سوائے ایک شخص کے ، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو اس کی پیٹھ کی طرف پلٹ دیں گے ، اور اللہ تعالیٰ مہدی کے لیے ایسے لوگوں کو بھیجے گا جو زمین سے خزاں کے پتوں کی طرح قزع سونے کے سکے جمع کریں گے ، اور اللہ کی قسم! میں ان کے نام ، ان کے امیر کا نام اور ان کے گھوڑوں کے رکاب کے نشانات جانتا ہوں ، پھر مہدی کعبہ میں داخل ہوں گے اور روئیں گے اور التجاء کریں گے) **معجم احادیث الامام المھدی علیہ السلام الشیخ الکورانی جلد 5 صفحہ 358: المصادر**

1- کتاب سلیمان بن قیس: صفحہ 198 ابان۔ سلیم سے ایک طویل حدیث میں حضرت علی علیہ السلام کی معاویہ کی طرف کتاب میں آیا ہے: : ا/بحار الانوار: جلد 8 صفحہ 516 قدیمہ طباعت کتاب سلیم بن قیس

یہ حدیث اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ پاکیزہ جان کا قتل سفیانی کے لشکر کے خسف سے پہلے ہوگا ، جو کہ ذی الحجہ کی 25 ویں تاریخ اور محرم کی 10 ویں تاریخ کے درمیان ہوگا ، جس دن تلوار سے قیام ہوگا ، اور یہ بھی ممکن ہے ۔ اور شاید خسف 25 ذی الحجہ 10 محرم یا رمضان تک ہو ، یعنی قیام ثمانیہ کی اس آٹھ ماہ کی مدت میں جس میں سفیانی اور یمانی کی لڑائی ہوگی ، پھر رمضان میں صیحہ (چیخ) ہوگی ، اور اس وقت تک سفیانی کا حکم ختم ہو جائے گا اور حتمی علامات مکمل ہو جائیں گی ، اور وہ نظام موتیوں کے نظام کی طرح ہوگا ، جو یکے بعد دیگرے (ایک کے بعد ایک) ہوگا۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی فلاں کا آخری بادشاہ ایک ایسا شخص ہوگا جو ایک حرمت والی جان کو قتل کرے گا ، ایک حرمت والے دن میں ، ایک حرمت والے ملک میں ، قریش کے ایک ایسے گروہ کے بارے میں جس نے دانے کو پھاڑ دیا اور جان کو ضائع کر دیا ، اس کے بعد ان کے لیے پندرہ راتوں کے سوا کوئی بادشاہت نہیں رہی ، ہم نے کہا: کیا اس سے پہلے یا بعد میں کوئی چیز؟ آپ نے فرمایا رمضان المبارک کے مہینے میں ایک چیخ ہوگی ، جو جاگنے والے کو خوفزدہ کر دے گی ، سونے والے کو بیدار کر دے گی ، اور نو جوان لڑکی کو اس کے پردے سے نکال دے گی ۔ **بحار الانوار جلد 52 صفحہ 234:**

تو اگر رمضان المبارک کے مہینے کی چیخ ذی الحجہ میں قتل ہونے والی پاکیزہ جان کے قتل کے بعد ہو ، تو چیخ پاکیزہ جان کے قتل کے آٹھ ماہ بعد ہوگی ، اور یہ ماہ محرم ، صفر ، ربیع الاول ، ربیع الثانی ، جمادی الاول ، جمادی الثانی ، رجب اور شعبان ہیں ، اور قیام جو محرم سے شروع ہوتا ہے ، اس سے پہلے سفیانی کا

رجب سے ذی الحجہ تک چھ ماہ کا خروج ہوگا، تو سفیانی کے پورے دورانیے (پندرہ ماہ) کو کم کریں اور یہ رمضان میں بالکل مطابق آتا ہے، اور ایک اور قرینہ اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ چیخ قیام کے بعد ہوگی، وہ یہ ہے کہ چیخ قتل اور جنگ کے بعد ہی ہوتی ہے، جیسا کہ اگلی روایت میں ہے:

امام ابو عبدا للہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ(لوگوں کو موت اور قتل اس حد تک گھیر لے گا کہ لوگ اس وقت حرم کی طرف پناہ لیں گے، پھر شدید جنگ کی وجہ سے ایک سچا منادی پکارے گا، قتل او رقتال کس بارے میں؟ تمہارے صاحب فلاں ہیں!) معجم احادیث الامام المہدی علیہ السلام الشیخ الکورانی : جلد 3 صفحہ : 445 المصادر

ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: دمشق کی طرف سے اچانک آنے والی آواز کی توقع رکھیں، جس میں آپ کے لیے عظیم نجات ہے ابحار الانوار العلامۃ المجلسی جلد 25 صفحہ :298

عبداللہ بن سنان نے ابو عبدا للہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ندا ناگزیر ہے، سفیانی ناگزیر ہے، یمانی نفس زکیہ کا قتل ناگزیر ہے اور آسمان سے ہاتھ کا نمودار ہونا ناگزیر ہے، اور رمضان المبارک کے مہینے میں ایک ایسی خوفناک آواز آئے گی جو سونے والے کو جگا دے گی، جاگنے والے کو خوفزدہ کر دے گی، اور لڑکی کو اس کو خدرِ سے نکال دے گی) الغیبۃ اللنعمانی صفحہ :252

1 - المصادر:النعمانی: صفحہ 268 14 جلد35 / البحار : جلد52 صفحہ 296 - 298 باب26 حوالہ53 /بشارۃ الاسلام:صفحہ 139 باب8

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ(ـ ـ ـ ـ ـ ـ میں نے ایک آواز سنی جو ایسی تھی جیسے اسے دور اور قریب دونوں جگہوں کے لوگ سن رہے ہوں، جو مومنوں پر رحمت ہوگی اور کافروں پر عذاب ہوگی تو میں نے کہا آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ یہ آواز کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ تین آواز یں ہیں جو رجب کے مہینے میں سنی جائیں گی پہلی آواز ظالموں پر اللہ کی لعنت ہوگی، دوسری آواز مومنین کو قیامت کے قریب ہونے کی خبر دے گی تیسر ی آواز میں لوگ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ ایک ہاتھ نمودار ہوتے دیکھیں گے اور وہ آواز دے گا کہ اللہ نے فلان شخص کو ظالموں کی ہلاکت کے لیے بھیجا ہے، اس وقت مومنین کو فتح اور نجات حاصل ہوگی، اللہ ان کے سینوں کو شفا دے گا اور ان کے دلوں سے غصہ دور کردے گا۔ الغیبۃ للنعمانی صفحہ :181

امام ابو عبدا للہ علیہ السلام نے فرمایا: کہ جس سال قیامت کی آواز (صیحہ) آئے گی، اس سے پہلے رجب کے مہینے میں ایک نشانی ظاہر ہوگی میں نے پوچھا کہ وہ نشانی کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ چاند میں ایک چہرہ اور ایک ہاتھ نمودار ہوگا۔ الغیبۃ للنعمانی صفحہ :252

علماء نے اس حدیث کے بارے میں مختلف آراء پیش کی ہیں، بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ ندائیں ایک ہی واقعہ کے مختلف پہلوؤں کی طرف اشارہ کرتی

ہیں، دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ یہ ندائیں مختلف واقعات کی طرف اشارہ کرتی ہیں
اس کے لیے مستقل تحقیق کی ضرورت ہے:

ان روایات میں سے کچھ رجب میں، کچھ رمضان میں، اور کچھ عالم ملک، (موجودہ دنیا) میں واقع ہوں گی، جیسے لوگوں کا خبر کے ذریعے ذبح ہونا اوراس کا ان کے درمیان پھیل جانا، ان روایات میں سے کچھ بادشاہوں اور حکمرانوں کے بارے میں ہیں، جیسے کہ خواب اور دیگر، اوران میں سے کچھ معجزاتی ہیں، جیسے رمضان کی چیخ، غربلہ، اور آزمائش اور ۔۔۔اور ۔۔۔

اگر یہ نداء ہے، جیسا کہ اس روایت میں ہے، حق علی اوراس کے شیعوں کے ساتھ ہے، تو مختلف شیعہ پرچموں میں سے حق کے پرچم کو کیسے پہچانا جائے؟ تو ان میں سے ہر ایک کا کہنا ہوگا کہ میں حق کا حامل ہوں، اور ہم سب جانتے ہیں، یہاں تک کہ نعرے سے پہلے بھی، کہ حق علی اوراس کے شیعوں کے ساتھ ہے، لیکن کون ہیں اس کے شیعے درحقیقت؟؟؟

اور عراق میں جنگیں اور عراق میں اختلافات اوراس میں شیعہ ایک بہت بڑی اکثریت ہیں، تو پھر اگر صیحہ ان کے امام کی واضح نشاندہی کرتی ہے تو انہوں نے اپنے امام پر اتحاد کیوں نہیں کیا، اوراس کی بیعت کیوں نہیں کی؟ اور لڑائی سے پہلے، اور وہ اسے کیوں کہتے ہیں، واپس جاؤ اے فاطمہ کے بیٹے اور ۔۔۔اور ۔۔۔؟

اوراگر یہ نداء جیسا کہ روایت میں ہے (حق علی اوراس کے شیعوں کے ساتھ ہے ۔۔۔) حق کے حامل کے لیے ایک کنایہ ہے، جیسا کہ حق سفیانی اوراس کے شیعوں کے ساتھ ہے کا جملہ گمراہ کرنے والوں کے ذریعہ کی جانے والی باطل کی پیروی کی طرف کنایہ ہے۔ اور کوئی بھی یہ تصور نہیں کرسکتا کہ تمام طبقات اور عقائد کے لوگ باطل کی پیروی کریں گے یا حق کو چھوڑ دیں گے اگر نداء روایت میں حرف بہ حرف نص کے مطابق ہو، اور خاص طور پر رسول اللہ اور اہل بیت کی طرف خبردار کرنے کے بعد لیکن آزمائش اور مصیبت میں سب سے بڑا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اور اگر ہم اسے فرشتہ بناتے تو ہم اسے مرد بناتے اور ان پر وہی کپڑے پہناتے جو وہ پہنتے ہیں) (الانعام:9)

اور یہی وجہ ہے کہ اکثر روایات مجمل نداء کے بارے میں بات کرتی ہیں، اس کے نص کے بارے میں نہیں، پہلی وجہ تاویل ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یا۔۔۔یا۔۔۔اس لیے میں نے کہا کہ اس معاملے پر مفصل بحث کی ضرورت ہے۔ علماء کا کہنا ہے کہ علامہ احمد کی کتاب فصل الخطاب فی حجتہ رویا اولی الالباب میں صحت حدیث کے مختلف پہلوؤں پر ایک اہم بحث موجود ہے، قارئین اس بحث کا مطالعہ کرسکتے ہیں، تاہم یہاں ایک روایت پیش کی جاتی ہے۔

فضل بن شاذان نے امام ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: نفس زکیہ کا قتل حتمی ہے، اور قائم علیہ السلام کا خروج بھی حتمی ہے میں نے عرض کیا: یہ اعلان کیسے ہوگا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: دن کے آغاز میں آسمان سے ایک منادی آواز دے گا: خبردار! حق علی اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے پھر دن کے آخر میں لعین شیطان آواز دے گا: خبردار! حق سفیانی اور اس کے شیعوں کے ساتھ ہے اس پر باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے۔ معجم احادیث الامام المہدی علیہ السلام الشیخ الکورانی جلد 3 صفحہ 277 حوالہ 811 المصادر

سکتے ہیں کہ ہم ابلیس کے نعرے کو دیکھیں (حق سفیانی اوراس کے پیروکاروں کے ساتھ ہے) سفیانی کا واحد بڑا مخالف وعدہ کیا گیا یمانی (صاحب رایہ المہدی) ہے جو حق کی طرف نمائندگی کرتا ہے، باطل کی طرف، جو سفیانی اوراس کے پیروکاروں کے خلاف، تو یہ واضح ہوتا ہے کہ حق علی اوراس کے پیروکاروں کے ساتھ ہے، یعنی یمانی اوراس کے پیروکاروں کے ساتھ، امام مہدی علیہ السلام کے لیے وہی مقام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تھا، پس سمجھ لو اور معاندین میں سے نہ ہو جاو۔

حسین بن مختار بن ابی یعفور سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن ابی نے بات کی۔ یعفور کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے ہاتھ میں تھام لو فلاں کی ہلاکت (جو بنی عباس میں سے ایک شخص کا نام ہے) اور سفیانی کا خروج اور نفس کا قتل اور لشکر کا دھنسنا اور آواز میں نے کہا: آواز کیا ہے؟ کیا وہ منادی ہے امام نے فرمایا: ہاں، اور اس کے ذریعے اس امر کے صاحب کو پہچانا جائے گا، پھر امام نے فرمایا: تمام فرج فلاں کی ہلاکت (جو بنی عباس میں سے ایک شخص کا نام ہے سے ہے) الغیبۃ للنعمانی صفحہ 258:

میں کہتا ہوں: کیا کسی نے اپنے آپ سے سوال کیا کہ امام علیہ السلام فلاں کیوں فرماتے ہیں؟ شاید کوئی شخص تقیہ (احتیاط) کے لیے کہہ سکتا ہے، لیکن اگر تقیہ ہے تو پھر اس کے بعد بنی عباس سے کیوں فرماتے ہیں، تو اگر امام علیہ السلام نے بنی عباس کی طرف صراحتاً اشارہ کیا ہے تو تقیہ کس سے ہے؟!!، لیکن فلاں: یہ بنی عباس کے بڑے بتوں کے نام کا وزن ہے ظہور کے زمانے میں (حنا نیا العصر)

1- المصادر: غیبۃ الطوسی صفحہ 278: / کمال الدین: جلد 2 صفحہ 252: 57 جلد 14 / الارشاد: صفحہ 357:

اور وہ عائشہ کے اونٹ کے برابر ہے۔ جس کے پاس جنگ کی آگ زرہوں پر تھی، اور قوم، اللہ ان پر لعنت کرے اپنے دفاع میں لاشعوری طور پر اپنی پوری کوشش کر رہی تھی۔ لیکن جب اسے (اونٹ) کو زخمی کیا گیا، تو فتنہ ختم ہو گیا اور تلواریں نیام میں چلی گئیں، جنگ ختم ہو گئی، اور فلانی کا وجود فتنہ تھا اور اس کی ہلاکت بھی فتنہ تھی، پھر فتنہ پروروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ظہور کے زمانے میں حضرت علی علیہ السلام سے عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ طلب کریں (ظہور کے وقت) بھی۔

امیر المومنین علیہ السلام نے قائم کے اصحاب کو شمار کرتے ہوئے فرمایا: ۔۔۔(یاد رکھو کہ ان میں سے پہلے لوگ بصرہ سے ہوں گے اور آخری لوگ ابدال میں سے ہوں گے، بصرہ والے محارب اور طلیق کے پاس ہوں گے اور قاشان والے عبداللہ اور عبید کے پاس ہوں گے۔۔) مجمع النورین _ الشیخ ابو الحسن المرندی صفحہ 331:

اور جو روایات صیحہ کا ذکر کرتی ہیں وہ بھی اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہیں، پس شیطان کی مایوس کن آواز ان صحابہ کے لیے ہے جن کے دلوں میں مرض ہے، اور مرض یہ ہے کہ اہل بیت علیہ السلام سے دشمنی ہے، اور میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ عثمان یا علی ایک کنایہ ہے، واضح نام نہیں، جیسا کہ روایت میں ہے

امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ: میں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، وہ اللہ کی قسم کھا کر فرماتے تھے کہ یہ اللہ عزوجل کی کتاب میں ایک واضح حدیث ہے، جس میں فرمایا گیا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایک نشانی اتاریں تو ان کی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں گی۔ اس دن زمین پر کوئی ایسا نہیں

سنیں گے تو وہ یقین کر لیں گے کہ حق علی بن ابی طالب علیہ السلام اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: پھر جب صبح ہوگی تو شیطان ہوا میں بلند ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ زمین والوں سے چھپ جائے گا۔ پھر وہ پکارے گا: خبردار! حق عثمان بن عفان اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ ہے۔ اسے مظلومانہ طور قتل کیا گیا، اس کے خون کا بدلہ لو، امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ ان لوگوں کو ثابت قدم رکھے گا جو قول ثابت پر ایمان لائے ہیں، اور وہ پہلی پکار ہے اس دن ان لوگوں کے دلوں میں شک پیدا ہو جائے گا جن کے دلوں میں مرض ہے، اور مرض اللہ کی قسم، ہم سے دشمنی ہے، اس وقت وہ ہم سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور ہمیں گالیاں دیں گے اور کہیں گے کہ پہلی پکار اس گھر والوں کا جادو ہے، پھر امام علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی اس آیت کی تلاوت کی: اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھیں تو اعراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک مستمر جادو ہے لغیبۃ للنعمانی صفحہ :261

امام مہدی علیہ السلام کے ارسال اوران کے قیام کی ابتدا

رسول ﷺ کی مکہ والوں کی طرف رسالت کی ابتدا، اور میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ شاید اس سے مراد نجف ہے

1- پہلے مہدی کا مقصد: یمانی ہونا اور امام مہدی علیہ السلام کا وصی ہونا: جیسا کہ علی ابن ابی طالب یمانی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی تھے وصی ہمیشہ ابتلاء کا نشانہ ہوتا ہے: تو کیا کوئی عبرت حاصل کرنے والا ہے؟

پس جس قبلہ میں حجۃ اللہ کی ولادت ہوئی وہ کعبہ ہے، اور وہ صدفہ ہے جس نے اس جوہر کو نکالا، اور وہ جوہر علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اور صدفہ آج ان کا مرقد نجف میں ہے اور وہ ذی طوی اور ذکوات بیض (روشن یادیں) ہیں۔

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ : پس ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوگا اور پکارے گا: اے لوگو! یہ وہی ہے جس کی تمہیں تلاش تھی۔ وہ تمہارے پاس آچکا ہے اور تمہیں اس کی طرف دعوت دے رہا ہے جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں دعوت دی تھی، وہ فرماتے ہیں، تو وہ کھڑے ہوں گے، پھر فرماتے ہیں تو وہ خود کھڑے ہوں گے اور کہیں گے : اے لوگو! میں فلاں بن فلاں ہوں، میں رسول اللہ کا بیٹا ہوں، میں تمہیں اس کی طرف دعوت دیتا ہوں جس کی طرف اللہ کے رسول نے تمہیں دعوت دی تھی، تو وہ اسے قتل کرنے کے لیے کھڑے ہو جائیں گے، تو تین سو یا تین سو سے زیادہ لوگ کھڑے ہوں گے پس وہ انھیں روکیں گے ور کوفہ کے پچاس لوگ اور باقی لوگ مختلف لوگوں سے ہوں گے، وہ ایک دوسرے کو نہیں جانتے ہوں گے، بغیر کسی وعدے کے جمع ہو جائیں گے۔

اوراس میں ہے: امام علیہ السلام سے روایت ہے: قائم اپنے اصحاب سے فرماتے ہیں، اے قوم! مکہ والے مجھے نہیں چاہتے، لیکن میں ان کے پاس بھیجا گیا ہوں تا کہ ان پر اس طرح حجت قائم کروں جیسا کہ میرے جیسے شخص کو ان پر احتجاج کرنا چاہیے، پھر وہ اپنے ایک ساتھی کو بلائیں گے اور کہیں گے ، مکہ والوں کے پاس جاؤ اور کہو: اے مکہ والو! میں فلاں کا رسول ہوں اور وہ تم سے کہتا ہے: ہم نبوت کے گھر والے، رسالت اور خلافت کا معدن ہیں اور ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت اور انبیاء کی نسل ہیں، ہم پر ظلم کیا گیا، ہمیں ستایا گیا اور ہم پر قہر ڈھایا گیا، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے

لے کر آج تک ہمارا حق ہم سے چھین لیا گیا ہے، اور ہم آپ کی فتح کے خواہاں ہیں، لہذا ہماری مدد فرما، جب یہ نوجوان یہ کلمات کہے گا تو وہ اس کے پاس آئیں گے اور اسے ستون اور مقام کے درمیان ذبح کر دیں گے اور وہ پاک روح ہے، پس جب امام کو یہ خبر پہنچے گی تو وہ اپنے اصحاب سے کہیں گے: کیا میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا کہ مکہ والے ہمیں نہیں چاہتے؟ تو وہ اسے اس وقت نہیں چھوڑیں گے جب تک کہ وہ عقبہ طوی سے نہ اترے گا، پھر تین سو اور تیرہ آدمیوں کے ساتھ، بدر والوں کی تعداد کے برابر، یہاں تک کہ وہ مسجد حرام میں آئے گا اور مقام ابراہیم کے پاس چار رکعات نماز پڑھے گا اور اپنی پیٹھ کو حجر اسود سے ٹیک دے گا، پھر وہ اللہ کی حمد و ثنا کریں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کریں گے اور ان پر درود بھیجیں گے اور ایسی باتیں کریں گے جو کسی نے بھی نہیں کیں، تو وہ پہلا شخص ہوگا جس کے ہاتھوں پر جبرئیل اور میکائیل بیعت کریں گے، رسول اللہ اور امیر المومنین ان کے ساتھ کھڑے ہوں گے اور انہیں ایک نئی کتاب دیں گے جو عربوں کے لیے سخت ہے، وہ ایک کھجور کے پتے سے نکالیں گے اور کہیں گے: اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرو، اور تین سو اور مکہ کے چند لوگ اس کی بیعت کریں گے پھر وہ مکہ سے نکلے گا یہاں تک کہ وہ ایک حلقے کی طرح ہو جائے گا میں نے کہا: حلقہ کیا ہے؟ فرمایا: دس ہزار آدمی، جبرئیل اس کے دائیں جانب اور میکائیل اس کے بائیں جانب ہوں گے، پھر وہ جھنڈا بلند کریں گے اور اسے پھیلائیں گے، اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زرہ ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذو الفقار تلوار سے لٹکائیں گے) الزام الناصب فی اثبات الحجۃ الغائب جلد 2 الشیخ علی الیزدی الحائری صفحہ: 256

ان سے بیعت طلب کی گئی ہے کیونکہ مہدی اول وہ آقا ہے جو بیعت لے گا۔

1 - ذی طوی، اور شاید اس سے مراد نجف ہو

2 - مقام ابراہیم علیہ السلام نجف میں بھی موجود ہے، خاص طور پر مسجد السہلہ میں

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مہدی علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: وہ ستون اور مقام کے درمیان بیعت کر رہے ہیں، ان کے نام ،احمد، عبداللہ اور المہدی ہیں تو یہ تین نام ہیں ۔ الغیبۃ الشیخ الطوسی صفحہ: 454

وہ پہلے مہدی الیمانی ہیں جو امام مہدی علیہ السلام کے فرزند ہیں

اور لوگوں کا ان کے پاس جمع ہونا اس کے بعد ہوگا جب وہ امر کی ابتدا میں اسے رسوا کریں گے اور بصرہ اور کوفہ میں علی علیہ السلام 1 سے براءت کے دو خطوط پڑھے جائیں گے اور یہ ہجرت کے عوامل میں سے ہے، السفیانی کے اعمال ایک دوسرے کو کیسے پورا کرتے ہیں، حالانکہ ان کی شخصیات مختلف ہیں؟ علماء کا یہ خیال ہے کہ السفیانی ایک ہی شخص نہیں بلکہ متعدد افراد کا ایک سلسلہ ہے، کتاب البراءۃ کو ان علاقوں میں ظاہری صورت پر پڑھا اور پھیلایا جائے گا جہاں زیادہ تر شیعہ ہیں اور اس وقت کے حکمران کے لیے زیادہ وفاداری ہے، خاص طور پر جنوبی علاقوں میں بالذات۔ پس سمجھ لیجیے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے

امام مہدی علیہ السلام اس وقت تک ظاہر نہیں ہوں گے جب تک کہ بصرہ اور کوفہ میں کتاب البراءۃ نہ پڑھی جائے، معجم احادیث الامام المہدی علیہ السلام الشیخ الکورانی جلد 3 صفحہ 376 حوالہ 940 المصادر/ 2

اور یہ اس شخص کی طرف اشارہ ہے جس کے نام کے ساتھ صیحہ (ندا کی جائے گی) اور وہ وصی ہے وہ جس کے پاس لوگ اس کے عراق 3 اور خاص طور پر اس کے جنوبی علاقوں میں خون بہانے کے بعد جمع ہوں گے، اور یہ اس کے لیے ایک پیغام کے برابر ہے (واپس آ جاؤ اے ابن فاطمہ) اور اس کے بعد موسیٰ کی سنت پر خوفزدہ اور منتظر ہو کر ہجرت کرنے والے ہوں گے۔ آخرالزمان کے علماء میں سے اور محنت اور۔۔۔اور۔۔
اس کے بعد اس کی واپسی تقریباً ذی الحجہ کے مہینے میں ہوگی اور وہ اپنے اہل بیت میں سے اپنے رسول کو بھیجے گا، وہ امام مہدی علیہ السلام کی نسل میں سے ایک نوجوان ہے جیسا کہ روایات میں آیا ہے، اس کا نام محمد بن الحسن ہے۔ بنی فلان اسے قتل کر دیں گے 4 اور یہ گمراہ علماء کے فتوی کے مطابق ہوگا۔

محمد بن خلف الحماد نے اسماعیل بن ابان الازدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سفیان بن ابراہیم الجریری سے سنا کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ : النفس الزکیۃ آل محمد میں سے ایک غلام کا نام ہے، جس کا نام محمد بن الحسن تھا، اسے بغیر کسی جرم اور گناہ کے قتل کر دیا جائے گا

1- ظہور کے وقت وصی (سرپرست)

2- المصادر: غیبۃ النعمانی: صفحہ 307 -308 19 حوالہ 2/ اثبات الھداۃ: جلد 3 صفحہ 545 32 ف 27 حوالہ 533 / حلیۃ الابرار: جلد 2 صفحہ 233 39/ البحار: جلد 52 صفحہ 367 - 27 حوالہ 152 / بشارۃ الاسلام: صفحہ 190 - 191 -1

3- اور یہ وہ کام ہے جو حائری نامی ایک مرجع نے کیا ہے، اور یہ ان کے نجف میں واقع مکتبہ کے ذریعے کیا گیا ہے یہ نفس ذکیہ کے قتل کے جواز کے لیے ایک فتوی کے مترادف ہے، انشاءاللہ کتاب کے آخر میں مکتبہ کے فتوی کا ایک عکس شامل کیا جائے گا

4- جن روایات میں ان کی صفت بیان کی گئی ہے ان میں سے بعض روایات میں انہیں جیش السفیانی بھی کہا گیا ہے

اگر انہوں نے اسے قتل کر دیا تو ان کے لیے آسمان میں کوئی عذر باقی نہیں رہے گا اور نہ ہی زمین میں کوئی مددگار پھر اللہ تعالیٰ آل محمد کے قائم کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجے گا جو لوگوں کی آنکھوں میں سرمہ سے بھی زیادہ باریک ہوں گے، جب وہ ظاہر ہوں گے تو لوگ ان کے لیے رونے لگیں گے، وہ یہ نہیں سمجھیں گے کہ انہیں کیسے غائب کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ ان کے لیے زمین کے مشرق و مغرب کے دروازے کھول دے گا اور وہی سچے مومن ہوں گے اور یقینا آخر الزمان میں سے بہتر عمل جہاد ہے، بحار الانوار جلد 52 صفحہ :217

پھر جب وہ اسے قتل کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ مغرب سے سفیانی اور مشرق سے خراسانی کو ان پر مسلط کرے گا اور خراسانی جیش الیمانی کے ایک قائد ہیں جوان سے ملیں گے، وہ وہی ہے جو یمانی کے لشکر اور اس کے طریقہ کار میں شامل ہونے اور اسکے احکامات کی اطاعت کرنے کے بعد، ان سے تاخیر اور ان سے دست کش ہونے سے تائب ہو کر اس سے ملے گا، اسی طرح گمراہی کے علماء سفیانیہ ہیں، اس کے بعد انہوں نے وہ طریقہ اختیار کیا جو ابوسفیان کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے ایک طویل حدیث میں فرمایا:(۔۔۔ اور زمین کے مشرق سے بغیر نشان کے پرچم آئیں گے، وہ نہ تو کپاس کے ہوں گے اور نہ ہی کتان کے اور نہ ہی ریشم کے ان کے سرے پر سب سے بڑے سید کی مہر

ہوگی ، اسے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ایک شخص چلائے گا، وہ مشرق میں ظاہر ہوگی اور اسکی خوشبو مغرب میں مشک ازفر کی طرح محسوس ہوگی ، خوف اس کے آگے آگے چلے گا یہاں تک کہ وہ کوفہ میں اتریں گے اپنے آباء کے خون کا بدلہ لینے کے لیے ، پھر جب وہ اس حالت میں ہوں گے تو اچانک یمانی اور خراسانی کے گھڑ سوار آئیں گے ، ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کریں گے جیسے دو دوڑتے ہوئے گھوڑے ہوں ، ان کے بال بکھرے ہوئے اور داڑھیوں والے ، کمر کے نیچے کپڑے باندھے ہوئے اور نیزے لیے ہوئے ہوں گے ۔ جب ان میں سے کوئی اپنے اندرونی پائوں کی طرف نظر کرے گا تو وہ کہے گا : آج کے دن کے بعد ہماری مجلس میں کوئی بھلائی نہیں ہے ، اے اللہ ! ہم توبہ کرنے والے ہیں ، اور ہم وہ ابدال ہیں ، جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنی عزیز کتاب میں وضاحت کی ہے : (بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے) الزام الناصب فی اثبات الحجۃ الغائب جلد 2 صفحہ: 103

اور یمانی کا گھوڑا بلند ہوگا ۔ جو پہلے خراسانی کی اطاعت میں نہیں تھے ، خراسانی کے کوفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اس یمانی کی مدد کے لیے جو اس سے پہلے وہاں پہنچ چکا تھا ، اور اسی وقت سفیانی بھی اس طرف متوجہ ہوگا ،

اور اس روایت میں ان کے قول وہ ابدال ہیں کی تشریح یہ ہے کہ وہ ابدال ہیں جن کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(اور اگر تم منہ موڑ لو تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم کو لے آئے گا پھر جو تمہاری طرح نہیں ہوگی) (سورہ محمد 38)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (اور اگر تم منہ موڑ لو تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم کو لے کر آئے گا جو تمہاری طرح نہیں ہوگی ، اپنے ہاتھ سے سلمان کی پشت پر ضرب لگائی اور کہا: یہ لوگ یعنی عجم الفرس (فارس کے عجمی) ہیں) جامع البیان ۔ الطبری ج 5 ص 431

امام ابو عبداللہ (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: (یمانی اور سفیانی دو گھوڑوں کی شرط کی طرح ہیں ۔) الغیبۃ للنعمانی صفحہ :318

صادق (ع) سے روایت ہے: (سفیانی ، خراسانی اور یمانی ایک ہی دن میں ظاہر ہوں گے ان میں سے یمانی سے زیادہ ہدایت یا فتہ کوئی نہیں ہوگا کیونکہ وہ حق کی طرف دعوت دینے والے ہیں ۔) الصراط المستقیم جلد 2 النباطی العاملی صفحہ :250

(شک ان میں غور کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں)

حضرت ابو جعفر باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: (بنی عباس کے لیے حکومت کرنا ناگزیر ہے ، پھر جب وہ حکومت کریں گے اور ان میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور ان کا معاملہ منتشر ہو جائے گا تو ان پر خراسانی اور سفیانی نکل کھڑے ہوں گے ، یہ مشرق سے اور یہ مغرب سے ، گھوڑوں کی دوڑ کی طرف دوڑیں گے یہ ادھر سے اور یہ ادھر سے

یہاں تک کہ ان دونوں کے ہاتھوں ان کی ہلاکت ہو جائے گی دونوں میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا) الغیبۃ للنعمانی صفحہ :259

حق کے جھنڈے کی روایات میں صرف نظر کرنا جو اس کے مشرق سے ظاہر ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہیں، یہ آیت ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جو حق کے طلوع اور اس کی قبولیت اور الٰہی عدل کی حکومت کے طلوع کے منتظر ہیں جیسا کہ سفیانی کے مغرب سے ظاہر ہونے اور سفیانی کے باطل کا مجسم ہونے میں ظالموں کی حکومت کے غروب اس کے زوال اور اس کے خاتمے کی طرف اشارہ ہے۔

اور مہدی اول (یمانی امام) امام مہدی علیہ السلام کے بیٹے ہیں، اور مشرق کے پرچموں کے رہنما ہیں، وہ وہی ہیں جو سفیانی کے ساتھ ہونے والی جنگوں کی قیادت کریں گے اس کے بعد جب وہ بیعت لیں گے اس لیے ایسی روایات وارد ہوئی ہیں جو اس بات پر نص کرتی ہیں کہ اہل بیت علیہ السلام میں سے ایک شخص سفیانی سے لڑے گا اس کی حکومت کے آخری حصے میں (یعنی پندرہ مہینوں میں سے باقی آٹھ مہینے) جو محرم سے رمضان تک ہے۔

اور لعین سفیانی کی حکومت کے خاتمے کے بعد (یعنی اس کے قتل تک) وہ چیخ ہوگی جس کا آج بہت سے لوگ انتظار کر رہے ہیں اور وہ سفیانی کے قتل اور مہدی اول کے بیت المقدس کی طرف توجہ دینے کے بعد ہوگی، اور چیخ قتل اور قتال کے بعد ہوگی، اور شام کے لوگ اپنے خلیفہ کے قتل اور اس کی حکومت کے خاتمے کے بعد اس سے فائدہ اٹھائیں گے، لہذا وہ اگلے خلیفہ کو قائم کی بیعت پر مجبور کریں گے، تو اس کا وقت وہ ہوگا جب معاملات ٹھیک ہو جائیں گے اور لوگ بغیر کسی لڑائی کے قائم کی بیعت میں داخل ہونا شروع ہو جائیں گے اور اس وقت وہ بیت المقدس اور پھر زمین کے باقی حصوں کی آزادی کی طرف توجہ دیں گے۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب سفیانی مہدی علیہ السلام کے پاس لشکر بھیجے گا وہ وہ بیداء کے مقام پر زمین میں دھنس جائے گا، اور جب یہ خبر شام کے لوگوں تک پہنچے گی تو لوگ اپنے خلیفہ سے کہیں گے کہ امام مہدی کا خروج ہو گیا ہے۔ لہذا اسکی بیعت کرو اور اس کی اطاعت میں داخل ہو جاؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے، پس وہ اس کے پاس بیعت کے ساتھ بھیجیں گے اور مہدی علیہ السلام چلیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس اتریں گے۔ اور خزانے اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور عرب، عجم، اہل جنگ، روم اور دیگر لوگ بغیر کسی جنگ کے اس کی اطاعت میں داخل ہو جائیں گے یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ اور اسکے مضافات میں مساجد تعمیر کرے گا، اس سے پہلے اہل بیت میں سے ایک شخص مشرق کے لوگوں کے ساتھ ظاہر ہوگا، اپنی گردن پر تلوار لے کر آٹھ مہینے تک قتل کرتا رہے گا اور بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا) الملاحم والفتن- السید بن طاووس الحسنی صفحہ :66

اور جس شخص نے سفیانی سے آٹھ مہینے تک جنگ کی، اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ امام مہدی علیہ السلام کے اہل بیت میں سے ہے مگر یہ کہ وہ صرف ان کی ذریت میں ہو، اور امام حسن عسکری علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کی ذریت میں سے ہیں پس ناگریز ہے کہ وہ شخص اہل بیت میں سے ہو، وہ امام مہدی علیہ السلام کی ذریت میں سے ہو، اور وہ پہلے مہدی اور اپنے والد کے امر کے قائم کرنے والے ہوں۔

حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم علیہ السلام اس وقت تک ظاہر نہیں ہوں گے جب تک کہ حلقہ مکمل نہ ہو جائے، میں نے عرض کیا: حلقہ کی تکمیل کیا ہے؟ پھر فرمایا: اے ابو محمد! وہ غصے میں اور اللہ کے غضب سے افسوس کرتے ہوئے نکلیں گے۔ وہ اپنی گردن پر تلوار لے کر آٹھ مہینے تک قتال کریں گے ،سب سے پہلے وہ بنی شیبہ سے شروع کریں گے، ان کے ہاتھ کاٹ کر کعبہ میں لٹکا دے گا اور اس کا منادی ندا دے گا، یہ

تلوار کے کچھ نہیں دیں گے) معجم احادیث الامام لامہدی علیہ السلام - ا لشیخ الکورانی جلد 3 صفحہ 386: حوالہ 940: /
غیبۃ النعمانی صفحہ 307 - 308 باب 19 حوالہ 2

اور کچھ روایات میں اس بات پر نص صریح ہے کہ **سفیانی اور حکمہ کی جنگیں** پندرہ مہینے کی ہیں، ان میں سے چھ مہینے اس وقت سے پہلے ہیں جب یمانی پہلے مہدی کے لیے مستقر ہوں گے، جس وقت وہ غائب ہو جائیں گے اور حکمہ کا دور اور اس کی حکمرانی نو یا اس کے کم ہوگا، اور اگر ہم رجب سے چھ مہینے تک کی مدت کا حساب لگائیں تو یہ ذوالحجہ کا مہینہ ہوگا، وہ جس میں نفس زکیہ قتل ہوگا اور قتل قیامت سے تقریبا پندرہ دن پہلے ہوگا پھر سفیانی کی فوج میں خسف ہوگا پھر محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو قائم کا قیام ہوگا، وہ آٹھ مہینے تک اپنی گردن پر تلوار لے کر چلے گا، یہ محرم سے رمضان کے مہینے تک ہے، یہاں سفیانی کا دور قتل و غارت گری ختم ہو جائے گا اور اس وقت یمانی حجاز عراق اور فارس کے علاقوں پر قابض ہو جائے گا، اور یہ ضروری ہے کہ وہاں ایسے لوگوں کی طرف سے اضطرابات ہوں جو اہل بیت کے مذہب کے خلاف ہوں، چاہے مہدی ان پر قابض ہو چکے ہوں، لیکن ان میں سے اکثر کم از کم، اس بات پر مطمئن نہیں ہوں گے کہ وہ مہدی ہیں، اور سفیانی کے قتل کے بعد **رمضان کے مہینے میں چیخ ہوگی** تا کہ اللہ کی طرف سے تمام مذاہب اور مذاہب کے لیے حتمی دلیل ہو،، اور اس وقت مہدی بیت المقدس کو آزاد کرانے کے لیے اپنے معاملے کو جمع کریں گے ، اور یہاں ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ پانچ حتمی نشانیاں موتیوں کے نظام کی طرح ہیں

تو ظہور کی تحریک مندرجہ ذیل پر مشتمل ہے: امام کے نائب یعنی یمانی: اور امام کا دشمن ، یعنی سفیانی : امام کی مظلومیت، یعنی نفس زکیہ (پاکیزہ جان) کا قتل: اللہ کی طرف سے امام کا دشمن سے انتقام ، یعنی خسف: اللہ کی طرف سے امام کی تائید ، یعنی چیخ (یہ ظہور کا آغاز اور اختتام ہے)

تحقیق کا خلاصہ

روایات اور ہماری موجودہ حقیقت کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ ہم ظہور کے زمانے میں جی رہے ہیں اور اس حقیقت سے انکار صرف وہی کر سکتے ہیں جن کی روحوں نے یقین کرلیا ہے کہ وہ امام مہدی کے دشمن ہیں، وہ اس کے ظہور کا اقرار نہیں کریں گے یہاں تک کہ پھپھوندی ان کے سروں کو کاٹ نہ لے اور زمین ان سے اور ان جیسوں سے پاک نہ ہو جائے۔

اور یقیناً مقدس ظہور کا زمانہ فتنوں کے طوفان سے گھرا ہوا ہوگا کیونکہ باطل کی کثرت ہوگی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خبر دی ہے اور گمراہی سے امان کی طرف دلالت کی ہے اور فرمایا ہے کہ (قرآن اور عترت) یہ ہیں کہ اگر تم ان دونوں کو تھامے رہو گے تو تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے، اور وہ ان فتنوں کی شدت کی وجہ سے گمراہی سے امان پر زور دیتے تھے، فتن تاریک رات کی طرح ہوں گے جس میں ہوشیار آدمی بھی الجھن میں پڑ جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام سے ان فتنوں سے نکلنے کا راستہ پوچھا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تو جب فتنے تم پر تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح چھا جائیں تو تم پر لازم ہے کہ قرآن کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ شافع ہے اور شفاعت قبول کی جاتی ہے، اور وہ مصدق ہے اور تصدیق کی جاتی ہے، اور جس نے اسے سامنے رکھا وہ اسے جنت کی طرف لے جاتا ہے اور جس نے اسے پیچھے رکھا وہ اسے جہنم کی طرف لے جاتا ہے، اور وہ دلیل ہے جو بہترین راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے، اور یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں تفصیل اور بیان اور حصول ہے اور یہ فیصلہ ہے جو کھیل نہیں ہے، اور اس کا ظاہر اور باطن ہے، اس کا ظاہر حکم ہے اور باطن علم ہے، اس کا ظاہر واضح ہے اور باطن گہرا ہے، اس کے ستارے ہیں اور اسکے ستاروں پر بے شمار ستارے ہیں، اس کی عجائبات کو شمار نہیں کیا جا سکتا اور اس کے غرائب بیان نہیں کیے جا سکتے، اس میں ہدایت کے چراغ ہیں اور حکمت کے مینار ہیں اور معرفت کی دلیل ہے اس کے لیے جو صفت کو جانتا ہے، تو اس کی بصیرت کی آنکھ روشن ہو جائے گی اور اس کی نظر صفت تک پہنچ جائے گی، وہ تباہی سے بچ جائے گا اور پھندے سے نکل جائے گا، کیونکہ تفکر بصیرت والے دل کی زندگی ہے جیسا کہ روشن کرنے والا تاریکیوں میں نور کے ساتھ چلتا ہے، تو تم پر لازم ہے کہ اچھی طرح سے نکلنے کی کوشش کرو اور انتظار کم کرو

الکافی جلد:2 صفحہ :599

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: (۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن گمراہی سے ہدایت، اندھیرے سے روشنی، اندھے پن سے نجات، ظلمت سے نور، حادثات سے ضیاء ہلاکت سے عصمت، گمراہی سے ہدایت، فتنوں سے بیان اور دنیا سے آخرت تک بلاغ ہے اور اس میں تمہارے دین کا کمال ہے اور جس نے قرآن سے اعراض کیا وہ جہنم کی طرف ہے) الکافی جلد: 2 صفحہ :601 تفسیر البرہان جلد 1 صفحہ :8

اور ثقلین سے ہمیں ایسی روایات ملی ہیں جو اس بات کی دلیل دیتی ہیں کہ سابقہ امتیں کئی فرقوں میں تقسیم ہو گئیں اور وہ سب جہنم میں تھیں سوائے ایک کے جو وہ فرقہ تھا جس نے وصی اور امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی، امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، وہ سب جہنم میں ہوں گے سوائے ایک کے جو جنت میں ہوگا اور وہ وہ ہے جو ہر زمانے میں وصی کی پیروی کرتا ہے، اور ظہور کے زمانے میں بارہ مشتبہ پرچم ہوں گے

وہ سب جہنم میں ہوں گے سوائے ایک کے جو وصی کی پیروی کرتا ہے اور اس طرح تہتر پورے ہو جائیں گے۔

اور روایت سے معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ ہدایت یافتہ پرچم یمانی کا پرچم ہوگا، یعنی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم جس کی طرف انہوں نے اشارہ کیا تھا، تو اس کے علاوہ باقی سب باطل ہو جائیں گے۔

اور چونکہ مشتبہ پرچم نکلنے والے ہیں اور ان کا منبع دینی قیادتیں ہیں، اس لیے میں نے ان روایات میں بحث کی جو آخرالزمان میں علماء کا ذکر کرتی ہیں تو میں نے پایا کہ وہ علماء کا ذکر اس طرح نہیں کرتیں جس سے ان کی خاطر خوش ہو، روایات میں ذکر ہے کہ ظہور مقدس کے وقت علماء کے موقف منفی ہوں گے اور مجھے کوئی ایسی روایت نہیں ملی جس میں امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ علماء کے کسی مشرف موقف کی طرف اشارہ ہو، اور یہ وہ چیز ہے جس نے مجھے یمانی کی شخصیت، علماء کی صفوں میں ہدایت کے پرچم کے حامل شخص کے بارے میں دقیق تحقیق کے بارے میں غنی کر دیا۔

پھر روایات میں اس کی شخصیت کو جاننے، اور اس کی صفات اور علامات اور اس کی طرف اشارہ کرنے والے دلائل کو واضح کرنے کے لیے تحقیق کے بعد، تاکہ اس معاملے کو جتنا ممکن ہو محدود کیا جا سکے، اور ان صفات کو جاننے کے بعد، ہم موجودہ علماء اور پرچموں کے حامل لوگوں کا جائزہ لے سکتے ہیں، تو اگر ان پر اہل بیت علیہ السلام کے کلام کا اطلاق ہوتا ہے تو وہی ہے اور ہم دوسروں کی تلاش نہیں کریں گے یہاں تک کہ ہم دیکھیں کہ اہل بیت علیہ السلام کی روایات کس پر صادق آتیں ہیں، اور میرے قارئین جان لیں کہ اہل بیت علیہ السلام نے یہ تمام روایات فضول میں نہیں بیان کیں بلکہ انہوں نے اندھے پن سے ہدایت کی طرف ایک دلیل اور ایک راستہ بیان کیا تاکہ ان کے شیعہ اور محبین اور ہر پاکیزہ شخص جو ائمہ طاہرین علیہ السلام کے کلام کا اقرار کرتا ہے اور انبیاء مرسلین، ائمہ اور مہدیوں کی زبان پر ہر ملعون کا انکار کرتا ہے اس سے فائدہ اٹھائے، اور ہماری تحقیق کا مقصد اہل بیت علیہ السلام کی روایات میں بیان کردہ حق کے پرچم کے حامل شخص کو جاننا ہے اور تحقیق سے مجھے جو نتیجہ اور اہم صفات ملی ہیں وہ یہ ہیں

1 یمانی حسین کی نسل سے ہے

امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ (۔۔۔ اور آل محمد علیہ السلام کے شذاذ سے بچو کیونکہ آل محمد اور علی علیہ السلام کا ایک پرچم ہے اور دوسروں کے پرچم (بھی) ہیں، لہذا زمین سے چمٹے رہو، اور ان میں سے کسی آدمی کی کبھی پیروی نہ کرو جب تک کہ تم حسین کی نسل سے ایک آدمی کو نہ دیکھو، جس کے پاس اللہ کے نبی ﷺ کا عہد، اس کا پرچم اور اس کے ہتھیار ہوں، کیونکہ اللہ کے نبی کا عہد علی بن حسین کے پاس تھا پھر محمد بن علی کے پاس ہو

یہ حدیث علی بن الحسین سے مروی ہے، اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے روایت کی ہے، اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے، لہذا ہمیشہ ان اہل بیت کی پیروی کرو، اور تم اور وہ جن کا میں نے تم سے ذکر کیا ہے، پھر جب ان میں سے ایک شخص تین سو اور کچھ دس لوگوں کے ساتھ خروج فرمائے گا اور ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم ہوگا اور وہ مدینہ کا ارادہ کرنے والے ہوں گے ۔۔۔)، بحار الانوار جلد 52 صفحہ 223، ان روایت میں تین میراثیں ہیں: عہد، پرچم اور ہتھیار

ا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد وہ وصیت ہے جس میں ابن مہدی کا نام احمد آیا ہے اور وہ صاحب الوصیات کا بیٹا ہے

[illegible]

ہے(صاحب عہد)اور یہ جمہوریت اور انتخابات کے تصور کے برعکس ہے اور لوگوں کی تنصیب کے اعتراف کے برعکس ہے، جیسا کہ عمر اور ابوبکر نے ماضی میں تسلیم کیا تھا، اور امت نے سقیفہ کے دن ان کی پیروی کی تھی اور انہوں نے کہا کہ معاملہ شوریٰ ہے، اور حال ہی میں تمام شیعہ علماء نے اسے تسلیم کیا اور امت نے ان کی پیروی کی۔

پ: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہتھیار قرآن ہے، یعنی اس کا علم اور اس کی معرفت، لہذا جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہتھیار اٹھاتا ہے اسے لازمی طور پر محکم اور متشابہ، ناسخ اور منسوخ کو جاننا چاہیے اور میں آپ سے اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ عقلمندی کی بات ہے کہ ایک بچہ جو جاہل ہے ہتھیاروں سے کھیلے؟ اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟!!! وہ خود کو نقصان پہنچائے گا اور دوسروں کو بھی نقصان پہنچائے گا، اور جب اسے وہ شخص اٹھائے جو اس کا اہل ہو، تو وہ اپنی جان کو اور دوسروں کو ہلاکت سے محفوظ رکھے گا لہذا، قرآن کو صرف اہل بیت نبوت ہی اٹھاتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اس میں کیا ہے

2: روایات میں نوجوان کا ذکر آیا ہے، اور لفظ بوڑھا نہیں فرمایا۔

3: امام مہدی علیہ السلام کے بعد پہلے مومن ان کی اولاد سے ہوں گے، یعنی ان کے بیٹے، اور وہ ان کے بعد خلیفہ ہوں گے اور ان کا نام احمد ہوگا اور وہ امام مہدی علیہ السلام کے بعد بارہویں امام ہوں گے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت میں نص ہے۔ [1]

4: اور امام مہدی علیہ السلام کے انصار بصرہ سے ہوں گے، اور ان کا نام احمد ہوگا اور ایک روایت میں ان کا نام علی محارب بیان کیا گیا ہے تو علی کے بارے میں، وہ ظہور کے وقت وصی ہوں گے، جیسا کہ علی ابن ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی تھے، تو علی کا نام مشابہت کی وجہ سے رکھا گیا اور محارب یعنی مقاتل۔ امام (ع) کے عقائدی اور فوجی لشکر کی قیادت کی وجہ سے۔

5: امام ع کی جگہ کو صرف وہ ولی جانتا ہے جو ان کے کاموں کا نگہبان ہے، یعنی ان کا خلیفہ

1 بحارالانوار جلد:53 صفحہ:148، جلد36 صفحہ:260 / والغیبۃ للطوسی صفحہ 150، غایۃ المرام جلد2 صفحہ 241 مختصر بصارالدرجات- للحلی صفحہ 39 مکاتیب الرسول: للمیانجی جلد2: صفحہ 9-96 النجم الثاقب للمیرزا النوری

6: وہ شخص جو آٹھ ماہ تک اپنی گردن پر تلوار رکھے گا اور سفیانی سے لڑے گا وہ اہل بیت علیہ السلام سے ہوگا (یعنی امام کی اولاد سے) اور وہ خود یمانی ہوگا۔

7: یمانی ایک حجت ہے جسے بیعت کے لیے مقرر کیا گیا ہے، وہ معصوم ہے اور اہل بیت علیہ السلام کے علاوہ باقی لوگ اس سے بغاوت کریں گے اور ہر روایت جو بیعت کی طرف اشارہ کرتی ہے وہ ایک ہی شخص کی طرف اشارہ کرتی ہے کیونکہ اہل بیت علیہ السلام ایک ہی گھڑی میں دو لوگوں سے بیعت نہیں لیتے

8: اور یمانی کا نام احمد ہے۔ جیسا کہ کنوز الطلقان والی روایت میں مذکور ہے۔ اور وہ ان کا شعار ہے، اس کا امام مہدی (ع) کا خلیفہ ہونا مشرق کے پرچموں کا حامل ہونا ہے

9: روایات میں ذکر کردہ یمانی کی صفات: مہدی، صاحب الامر اور قائم وہ القاب ہیں جو امام مہدی علیہ السلام پر لاگو نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ روایات میں امام مہدی علیہ السلام کی آخری صفت کے ساتھ متصادم ہیں، ان صفات میں سے کچھ یہ ہیں: وہ سیاہ فام ہوں گے، جبکہ امام علیہ السلام گندمی رنگ کے ہیں، ان کی بھنویں ہلکی ہوں گی، جبکہ امام علیہ السلام کی بھنویں گھنی ہیں، ان کی آنکھیں بڑی ہوں گے، جبکہ امام علیہ السلام کی آنکھیں سرمگیں ہیں، ان کی رانوں کے نیچے حصے پتلے ہیں، اور ایک روایت میں کہا گیا ہے کہ ان کی پنڈلیاں سرخ ہیں، یعنی وہ پتلے ہیں، جبکہ امام علیہ السلام کی رانوں کے نیچے والے حصے چوڑے ہیں، ان کا جسم اسرائیلی ہے اور بنی اسرائیلی اپنی لمبی قامت کے لیے مشہور ہیں۔

10: یمانی آپ کے آقا کی طرف دعوت دیتا ہے، یعنی وہ امام مہدی علیہ السلام کی طرف براہ راست دعوت دیتا ہے بغیر کسی لف ولفانے کے جیسے مرجعیت یا حزب یا کسی سیاسی ادارے کے نام سے دعوت دینا، یقیناً اسے لوگوں کے سامنے واضح کرنا ہوگا کہ وہ وہی یمنی ہے جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور جس سے لوگ ظہور کے وقت آزمائے جائیں گے، وہ اہل بیت کی روایات سے اس کی دلیل پیش کرے گا، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کرے، اگر وہ ایمان لے آئیں تو ٹھیک ہے، اور اگر نہیں تو وہ جہنمیوں میں سے ہوگا، اور یہ ایسا نہیں ہے جیسا کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ یمانی خاموش رہے گا۔ میں کہتا ہوں کہ کیا آپ خاموشی سے جہنم میں جانے پر راضی ہیں؟ انہوں نے یہ جواز صرف اس لیے کیا تاکہ جب لوگ حق کی آواز سنیں اور ان کے لیے واحد ہدایت کے پرچم والے صاحب کا معاملہ واضح ہو جائے۔ اور یقیناً انہیں صرف وہی چھوڑے گا جو اپنے دین کے بارے میں خوفزدہ ہوگا، جہاں تک بت پرستوں کا تعلق ہے، تو وہ اپنے بتوں کی پرستش میں لگے رہیں گے۔ (انہوں نے کہا کہ ہم اس پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ موسیٰ ہمارے پاس واپس نہ آجائیں، طٰہٰ: 91) موسیٰ علیہ السلام انشاءاللہ واپس آئیں گے اور کچھ لوگوں کے سر قلم کریں گے، اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے۔

11: معصومین علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب کوئی مدعی دعویٰ کرے تو اس سے عظائم کے بارے میں پوچھو، اور عظائم آسمانی کتابیں ہیں اور چونکہ قرآن ایک کتاب ہے، اس لیے ضروری ہے کہ مدعی ہمیں واضح اور مبہم آیات کے درمیان فرق بتائے اور اسے اللہ کے کلام سب سے بڑے وزن والی کتاب، قرآن کے اسرار کا علم ہونا چاہیے۔

12: ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص بھی اس امر (امامت) کا دعویٰ خفیہ طور پر کرتا ہے، اسے واضح طور پر دلیل پیش کرنی چاہیے۔ میں نے پوچھا: وہ دلیل کیا ہے جو وہ واضح طور رپر پیش کرے گا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: وہ اللہ کی حلال چیزوں کو حلال اور حرام چیزوں کو حرام قرار دے گا اور اس کا ظاہر اس کے باطن کے ساتھ مطابقت رکھتا ہوگا۔ (الغیبۃ النعمانی، صفحہ: 114

میں کہتا ہوں: یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اللہ کی حلال چیزوں کو حلال قرار دیں جبکہ وہ ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں؟ ہر ایک جو چاہتا ہے حلال قرار دیتا ہے اور دوسرا اسے حرام قرار دیتا ہے جو پہلے نے حلال قرار دیا تھا، اور یہ سب کچھ قرآن یا سنت سے کسی دلیل کے بغیر ہے، میں خاص طور پر اتنی باتوں کا حوالہ دے رہا ہوں کیونکہ ان کے پاس کوئی شرعی دلیل نہیں ہے، اس لیے وہ اپنی رائے کے مطابق فتوی دیتے ہیں، اور جو چیز وہ حلال قرار دیتا ہے وہ اللہ کی حلال کردہ نہیں ہے اور جو چیز وہ حرام قرار دیتا ہے وہ اللہ کی حرام کردہ نہیں اور اس کے باوجود، اہل بیت علیہ السلام کی بہت سے روایات ہیں جو رائے سے قانون سازی کرنے سے منع کرتی ہیں، کیا آج موجود تمام رائے کے حامل لوگوں کا ظاہر ان کے باطن کے مطابق ہے؟ نہیں اگر آپ آج کے مذہبی رہنماؤں کے فیصلوں پر غور کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ بدلتے رہتے ہیں، ان کے پاس کوئی مستقل فیصلہ نہیں ہے کیونکہ وہ معصوم نہیں ہیں۔

اور اس پر معاملہ طے ہو گیا اور اس میں اختلاف نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم اہل بیت علیہ السلام کی روایات کو رد نہ کر دو اور ان کو جھوٹا نہ ٹھہرا دو، پس تم ان کا انکار کرنے والے ہو جاؤ گے۔

ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص ہم پر رد کرتا ہے وہ اللہ پر رد کرتا ہے، اور یہ شرک باللہ کی انتہا ہے الکافی جلد ۱ صفحہ :67

چونکہ یمانی شخص یا امام مہدی علیہ السلام کا خلیفہ حق کے واحد پرچم کا حامل ہے اور وہ امام مہدی علیہ السلام کی نسل سے ہے پس اگر اس امر کا دعوی کسی معروف النسب شخص نے کیا جو امام حسن علیہ السلام یا امام حسین علیہ السلام کی نسل سے ہو تو وہ جھوٹا ہے، اور اگر اس امر کا دعوی کسی عام آدمی نے کیا جو کسی بھی معروف النسب قبیلے سے ہو تو بھی جھوٹا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی نسل غیر معروف النسب ہے، لہذا یہ ضروری ہے کہ دعویدار کا نسب تمام لوگوں کے پاس مقطوع ہوتا کہ یہ احتمال باقی رہے کہ وہ امام مہدی علیہ السلام کی نسل سے ہو، جب تک کہ اس کے پاس کوئی ایسا نسبی سلسلہ نہ ہو جو اس احتمال کو رد کر دے

اور یہاں سے اگر ہم آج میدان میں موجود تمام لوگوں کو ان سابقہ نکات پر پیش کریں

1: غیر ہاشمی جھنڈے اور حسنی جھنڈے اس احتمال سے گر جاتے ہیں کہ یمانی امام حسین علیہ السلام کی نسل سے ہے یعنی یہ امر امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں ہے۔

امام جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ فرج کب ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: پس تم انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں پھر آپ نے فرمایا: آل جعفر بن ابی طالب کے لیے گمراہی کا جھنڈا بلند کیا جائے گا، پھر آل عباس کے لیے اس سے بھی زیادہ گمراہ اور شر کا جھنڈا بلند کیا جائے گا، پھر امام حسن علیہ السلام کی اولاد کے لیے کچھ رایات (پرچم) بلند کیے جائیں گے جو کچھ بھی نہیں ہوں گی، پھر امام حسین علیہ السلام کی اولاد کے لیے ایک رایت (پرچم) بلند کیا جائے گا جس میں امر ہوگا) شرح الاخبار- القاضی النعمان المغربی جلد 3 صفحہ :356

2: بزرگ لوگ گر جائیں گے اور امر نوجوانوں کے درمیان رہ جائے گا

3: [illegible]

ہیں سوائے سید احمد الحسن کے چونکہ موجود تمام لوگوں کا نسب آدم علیہ السلام سے معروف ہے، اس لیے ان میں سے کسی کے لیے بھی یہ امر امامت مخصوص نہیں ہے اوران میں سے اکثر معروف دینی خاندانوں سے ہیں، اور سید احمد الحسن کے بارے میں، جب مومن بھائیوں کا ایک وفد، جن میں سے کچھ مذہبی رہنما (عمامہ والے) بھی تھے، ان کے قبیلے کے شیخ کے پاس گئے اوران سے ان کے نسب کے بارے میں پوچھا کہ وہ کس سے تعلق رکھتے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ وہ بنی ہاشم کے ہیں اوران کا نسب امام علی علیہ السلام سے ملتا ہے، تو انہوں نے کہا: ہمارا نسب چوتھے باپ کے بعد منقطع ہوجاتا ہے اور ہمیں نہیں معلوم کہ ہم کس سے تعلق رکھتے ہیں، پھر ایک گروہ ان کے قبیلے کے ایک نسابہ کے پاس گیا جس سے ان کی دیرینہ دوستی ہے، تو انہوں نے اس شیخ سے پوچھا کہ ان لوگوں کا نسب کس سے ملتا ہے اور کیا وہ آپ کے ساتھ ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ہم ان کے ساتھ ان کے آباء واجداد کے زمانے سے ہی حلیف ہیں لیکن وہ ہماری قوم سے نہیں ہیں اور ہمیں نہیں معلوم کہ ان کا نسب کس سے ملتا ہے اور ہم نے ان سے کچھ بھی برا نہیں دیکھا، اور جو اس بات کی تصدیق کرنا چاہتا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور زمین پر موجود ہیں، چاند پر نہیں گئے ہیں تو وہ ان سے مل سکتا ہے اوران سے بات کرسکتا ہے پس ان کے پاس جاؤ اوران سے پوچھو اور اگر چاہو تو نسب کی کتابوں میں تحقیق کرو، اپنے امام کے بارے میں ہر چیز کے بارے میں پوچھو، یا (اس میں غور کرو اور باتیں نہ بناو۔) (المومنون: 107)

4: اور جہاں تک صفات اور دیگر معاملات کا تعلق ہے، تو میں کہتا ہوں

السید احمد الحسن: اس کا نام احمد ہے اور وہ مقطوع النسب ہیں، بھورے رنگ کے، ان کے دائیں گال پر ایک نشان (تل) ہے اوراس کے بالوں میں لکین پیشانی چوڑی، آنکھیں گہری سرمگیں، ایک روایت میں کہا گیا ہے کہ پنڈلیاں سرخ ہیں (یعنی پتلی) قد لمبا یہ صفات سید احمد الحسن کی ذات میں موجود ہیں اور وہی وہ شخص ہیں جن کے بارے میں یہ صفات بیان کی گئی ہیں

علی نے ایک شخص پر جھوٹا دعوی کیا، اور یہ سب کچھ اتفاق تھا (کیا جو حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے وہ اس کے برابر ہے جو خود راہ نہیں پاتا جب تک کہ اسے رہنمائی نہ کی جائے؟ تو تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم کیسے فیصلے کرتے ہو) سورة یونس 3

5: ان کے قول پر یہ صادق آتا ہے کہ (تمہارے ساتھی کی طرف دعوت دے گا)، تو وہ اس بات سے مطمئن ہے کہ علماء اسے جھٹلائیں گے، لیکن وہ ان کے پاس گیا اور انہیں خبر دی کہ وہ امام مہدی کی طرف سے بھیجا گیا ہے اوران کے سامنے کئی دلائل پیش کیے، جن میں سے ایک یہ تھا کہ وہ قرآن سے ان سے مناظرہ کرنے کے لیے تیار ہیں، انہوں نے کہا کہ چلو علماء اوران کے طلبا ایک طرف ہوجائیں اور میں ایک طرف، یا میں ان سے قرآن سے ایک سوال کروں جو انبیاء کے معجزات میں سے ہو۔ پس اگر وہ اس کا جواب دے دیں تو ان کے لیے مدد ہے۔ پھر وہ ان کو مباہلہ کی طرف بلائیں اس کے بعد کہ وہ مناظرہ قبول نہ کریں۔ اور انہیں براءت کی قسم کھانے کی دعوت دی، اور انہوں نے انہیں حضرت ابوالفضل عباس رضی اللہ عنہ کی قبر پر قسم کھانے کی دعوت دی اوران سے کہا کہ وہ انہیں اس طرف بلائیں کہ وہ ان سے ایک ایسا معجزہ طلب کریں جو انبیاء کے معجزات میں سے ہو۔ تا کہ ان کی تکذیب انبیاء کی تکذیب ہو۔ اور۔۔۔ اور۔۔۔ اسے قبول نہیں کیا تو انہوں نے عام لوگوں کی طرف توجہ دی اور لوگوں کو اسی طرح دعوت دی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہترین طریقے سے دعوت دی، اور انہوں نے ان پر اس بات سے احتجاج کیا کہ ان کا نام اہل بیت علیہ السلام کی روایات میں مذکور ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل کتاب پر اس بات سے احتجاج کیا کہ ان کا نام ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے، پھر سید نے لوگوں کو بتایا کہ ان اور علماء کے درمیان کیا ہوا، اوراس طرح انہوں نے اپنے آپ کو ظاہر کیا تا کہ اللہ کی حجت لوگوں پر پوری ہوجائے کہ وہ حق کے پرچم کی پیروی نہیں کرتے جس

کرتے ہیں اورعوام الناس ان سے نیابت کا واضح طور پر اعلان کرتے ہیں

6: پھر جب انہوں نے علماء کو چیلنج کیا کہ وہ ان سے عظائم کے بارے میں سوالات پوچھیں لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ انہیں ڈر تھا کہ ان کا معاملہ واضح ہوجائے گا، توانہوں نے سورۃ فاتحہ کی ایک مختصر تفسیر جاری کی اور علماء کواس پر علمی ردعمل دینے کا چیلنج کیا، عشوائی تکذیب نہیں، اس کے بعد انہوں نے قرآن سے ان سے پوچھے گئے سوالات کے جواب میں چار جلدیں جاری کیں اوران کا جواب متشابہ کی تشریح اور وضاحت کے طور پر تھا، اور یہ معاملہ معصومین علیہ السلام کی شان ہے اورانہوں نے علماء کواعتراض کرنے کا چیلنج کیا اوران کی کتابوں کا کسی عالم نے جواب نہیں دیا چاہے وہ صرف ایک سوال ہی کیوں نہ ہو

اور امام ابو عبداللہ علیہ السلام کا یہ قول ہے: جس نے بھی اس امر کا دعوی کیا ہے اسے عوام میں ایک دلیل پیش کرنی چاہیے، میں نے کہا: وہ دلیل کیا ہے جو عوام میں پیش کی جاتی ہے؟ انہوں نے کہا: وہ اللہ کی حلال چیزوں کو حلال اور حرام چیزوں کو حرام قرار دے گا اور اس کا ظاہر اس کے باطن کی تصدیق کرے گا

اورسید احمد الحسن نے اپنی دعوت کے آغاز میں اوراس سے پہلے کہ وہ امام مہدی علیہ السلام کے مرسل ہونے کا اعلان کریں طالب علم الحوزہ العلمیہ نجف اشرف سے مالی عدالت کا مطالبہ کررہا ہے جوکہ ماضی میں بھی مفقود تھی اوراب بھی مفقود ہے، یہ بات قابل ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے قیام نجف کے دوران کسی بھی مرجع سے کوئی تنخواہ نہیں لی، اوراس کے بارے میں ہروہ شخص جواسے جانتا تھا اس کی وثاقت، تدین اور تقوی کی گواہی دیتا ہے، لیکن آج اس پر جھوٹ، بہتان اورطرح طرح کے الزامات لگائے جارہے ہیں، جوکہ بنی امیہ اور بنی عباس کا طریقہ کار ہے اورنہیں ہے قوت اور طاقت مگر اللہ کی مدد سے جو اعلیٰ اورعظیم ہے۔

اورانہوں نے اس پر ایسے الزامات لگائے جوعقل قبول نہیں کرتی، جیسے یہ کہ انہوں نے شادی کوحرام قرار دیا، یاان کا کہنا (کہ انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی امام سے کردی) اوراس طرح کے دوسرے الزامات جوصرف سادہ لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں، یہ لوگوں کی ذہنی سطح کو کم سمجھنا اوران کا لوگوں کے لیے استحمار کرنا ہے، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے پاس اس شخص کی شخصیت، قول یا فعل میں آل محمد کی تعلیمات کے خلاف کوئی نقص نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس پر بہتان لگایا اگر کوئی نقص ملتا تو وہ خاموش نہ رہتے اورجھوٹ کا سہارا نہ لیتے۔

اورسید احمد الحسن نے اپنی دعوت کے پہلے دن سے لے کر آج تک دعوت کے سالوں میں موجودہ واقعات کے مطابق کئی بیانات جاری کیے ہیں اور ان کے بیانات درست اور حکمت سے بھرے ہوئے تھے اور یہ وہ ظاہر تھا جواس شخص کے باطن کا اظہار کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سے تضادات پائے جاتے (النساء :82)

اور یہ امران کے خلاف ہے جودوسرے جھنڈوں کے حامل ہیں، کیونکہ جب بھی وہ کوئی بیان دیتے ہیں تو اسے دوسرے بیان سے توڑ دیتے ہیں، پھر انہوں نے قرآن اور تمام انبیاء اور رسولوں کی تعلیمات سے نقض کردیا، چاہے وہ پہلے زمانے کے بعد کے، اور وہ یہ ہے کہ اللہ کی حاکمیت ہے، لوگوں کی نہیں اوراس میں ان صرف سید احمد حسن نے اختلاف کیا ہے۔

اور کچھ علماء دین ایسے بھی ہیں جنہوں نے جب قابض باہر نکل گیا تو لوگوں کی حاکمیت اوران کے اختیار کو تسلیم کیا، پھر وہ تضادات کے ایک طوفان

،اخلاقی ،تاریخی اورادبی طور پرواجب ہے،اور یہ واجبیت ان لوگوں پر بھی عائد ہوتی ہے جو کسی مذہب،فرقے یا دین کو نہیں مانتے ہیں،تو اللہ کی قسم ،یہ تو ایک مزاحیہ ڈرامے کی طرح ہے،اگر کوئی شراب بیچنے والے کو شراب پینے پر مجبور کرے ،یا کسی کو۔۔۔۔۔تو یہ اس کے لیے اس سے زیادہ آسان ہوگا کہ وہ دوسرے مذاہب اور فرقوں کو ایسا کرنے پر مجبور کرے

اور سید احمد حسن کے بارے میں ،انہوں نے موضوع کو واضح کیا اور کہا کہ حکم اللہ کا ہے اور خلیفہ کو اللہ تعالیٰ مقرر کرتا ہے، یہ وہی بات ہے جس پر فرشتوں نے پہلے اعتراض کیا تھا،اور آپ لوگوں نے انتخابات کو قبول کر کے ابو بکر اور ان کے ساتھیوں کی تقرری کو تسلیم کرلیا ہے

اس لیے کہ بے شک امام علی علیہ السلام لوگوں کی طرف سے منتخب نہیں کیے گئے تھے، بلکہ انھیں صرف چار آوازیں حاصل ہوئیں، پس کیا تمہارا خیال ہے کہ لوگوں کا اختیار حق ہے۔اور۔۔۔،اوران کے لیے اس سلسلے میں لوگوں کی حاکمیت کے بجائے اللہ کی حاکمیت لکھی ہے۔اس نے علماء کو چیلنج کیا کہ وہ جواب دیں اس کتاب کے اشکال کا کہ یہ کتاب ہر اس شخص کے خلاف ہے جو انتخابات کا فتویٰ دے۔پس وہ اپنے فتووں کا دفاع کیوں نہیں کریں گے جن سے انہوں نے حرام کو حلال ثابت کیا، میں کہتا ہوں کہ انہوں نے اسے حلال نہیں کیا، بلکہ ان میں سے کچھ نے اسے روزہ اور نماز سے بھی افضل قرار دیا،آہ۔۔۔پھر آہ اللہ کی لعنت ہو اس گروہ پر جس نے تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کیا، لجام ڈالی اور آپ کے قتال کے لیے نقب لگایا۔۔۔

اے میرے آقا ، اے اللہ ! لعنت ہو اس پہلے ظالم پر جس نے محمد ﷺ اور آل محمد علیہ السلام کے حق پر ظلم کیا، اوراس آخری تابع پر جو اس پر عمل کرتا ہے اے اللہ ! لعنت ہو اس گروہ پر جس نے حسین سے جنگ کی ، اس کی حمائت کی ، اس کی بیعت کی اور اسکے قتل میں شامل ہوا ، ۔۔۔ اے اللہ ! ان سب پر لعنت فرما

12 آراء میں سے مرکزی رہنما کی وضاحتوں پر پورا اترنے والے لوگوں کے تناسب کا جائزہ لینا اور صحیح رائے جاننا

اگر ہم فرض کریں کہ کچھ ایسے لوگ ہیں جو مقطوع النسب ہوں۔ اور ان سب کا نام احمد ہے، تو آپ کے خیال میں ان میں سے کتنے بصرہ کے رہائشی ہیں؟

فرض کریں کہ 100 لوگ ہیں جو مقطوع النسب ہیں۔ اور ان کا تعلق امام مہدی علیہ السلام سے ہوسکتا ہے اور ان سب کا نام احمد ہے ان 100 میں سے کتنے لوگ حاجبین کے مشرف ہیں (یعنی غیر مزوج الحاجبین ہیں)

فرض کریں کہ 70 لوگ ہیں، ان میں سے کتنے لوگوں کا رنگ عربی بھورا ہے؟

فرض کریں کہ 60 لوگ ہیں جن میں سے زیادہ تر کا رنگ عربی بھورا ہے کیونکہ بصرہ میں گہرا عربی رنگ عام ہے، تو ان 60 میں سے کتنے لوگ لمبے قد کے مالک ہیں؟

فرض کریں کہ 30 لوگ ہیں اور وہ سب لمبے قد کے ہیں، تو ان 30 میں سے کتنے لوگوں کی بالوں میں (حزاز) خشکی ہے؟

فرض کریں کہ 20 لوگ ہیں، تو ان 20 میں سے کتنے لوگ 32 سال کے قریب ہیں؟

فرض کریں کہ 10 لوگ ہیں جن میں سے کچھ نوجوان ہیں، تو ان 10 میں سے کتنے لوگوں کے دائیں ہاتھ پر نشان ہے؟

ان تین میں سے، کتنے لوگ اپنے دین اور اخلاقی استقامت کے لیے ہر ایک کے ذریعے جانے جاتے ہیں، کتنے امام مہدی علیہ السلام کے نمائندے ہیں، اور کتنے قرآن سے مسلمانوں سے اور تورات اور انجیل سے یہودیوں اور عیسائیوں سے بحث کرنے کے لیے تیار ہیں؟

ان تین میں سے، کتنے لوگ اپنے دعوے کی سچائی کے لیے مباحثہ کرنے کے لیے تیار ہیں، اور کتنے لوگ براءت کی قسم کھانے اور حضرت ابوفضل عباس علیہ السلام کی قبر پر قسم کھانے اور استقامت کے لیے تیار ہیں؟ ان تین میں سے، کتنے لوگوں نے مختلف صوبوں اور ممالک سے سینکڑوں لوگوں کو دیکھا، اہل بیت علیہ السلام کی روایات بیان کرتے ہیں جو اس کی گواہی دیتے ہیں کہ وہ حق ہے، اور وہ امام مہدی علیہ السلام کی نسل سے ہے اور وہ ایک رسول ہے؟

کیا حق کی رائے تلاش کرنے والے کے لیے یہ جاننا مشکل ہے کہ وہ سچائی تلاش کر رہا ہے، بغیر کسی جذبے یا قابل احترام بت کے پابند ہونے؟ یا

اس میں مشکل نہیں ہے۔۔۔ کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے، تو کوئی مشکل نہیں ہے لیکن اگر وہ فساد کا اظہار کرتا ہے تو یہ ایک بت ہے جو اس کے سینے پر بیٹھا ہے جو اسے سوچنے سے روکتا ہے اور اس کے خیالات پر ظلم کرتا ہے!

آخر میں، قریش کے بتوں پر لعنت بھیجیں جنہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی نے توڑ دیا تھا
اور آخر الزمان میں قریش کے بتوں پر لعنت ہو، جنہیں محمد عسکری علیہ السلام کے وصی توڑ دیں گے

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ایمان کے مکمل ہونے پر خوش ہو اسے یہ کہنا چاہیے: تمام چیزوں کے بارے میں میری طرف سے بیان یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کا بیان ہے کہ انہوں نے کیا راز رکھا ہے اور کیا انہوں نے ظاہر کیا ہے، اور جو ان کے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے اور جو مجھے نہیں بتایا گیا ہے۔

الکافی جلد نمبر 1 صفحہ:391

کہاں ہیں وہ لوگ جو اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت کا انکار کرتے ہیں؟

الفہرست

تقدیم للشیخ ناظم العقیلی ------------------------------------ 3
الاہداء ------------------------------------ 7
مقدمہ ------------------------------------ 6
ظہور کے وقت کی علامات ------------------------------------ 9
ظہور کے اہم اسباب / شیعوں کے اختلافات ------------------------------------ 36
اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے ------------------------------------ 39
علماء کا موقف ظہور مقدس کے وقت ------------------------------------ 34
خطباء کے بارے میں انکے اقوال ------------------------------------ 40
ا- ظہور کے زمانے کے لیے راہ ہموار کرنے والے ------------------------------------ 43
ب) اوصیاء جن کے لیے بیعت منصوص ہے ------------------------------------ 75
صفات میں فرق کرنے والی علامتیں ------------------------------------ 80
یمانی لغت اور شریعت میں ------------------------------------ 55
تعداد الیمانی ------------------------------------ 63
یمن کے یمانی ------------------------------------ 65
یمانی امام مہدی (ع) ------------------------------------ 68
اول المہدیین یمانی ------------------------------------ 73
نام کی مطابقت ------------------------------------ 75
حجۃ اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی بیعت کا حکم دیا ------------------------------------ 77
امام کے امر کا ولی امام کے سوا کوئی اور نہیں ہوتا ------------------------------------ 79
ان کی عصمت ------------------------------------ 83
امام کے قریب ہونے میں ترتیب ------------------------------------ 128
اور سب کے لیے ایمانی ------------------------------------ 86
قرآن میں اصحاب یمانی ------------------------------------ 90
شدید رکن ------------------------------------ 95
رکن یمانی ------------------------------------ 96
96

یمانی کساء کی حدیث ---------------------------------- 97
طوراور دعا کا نور ---------------------------------- 101
دابۃ الارض ---------------------------------- 103
آپ پر قرآن فرض کیا تا کہ آپ کو لوٹنے کی جگہ کی طرف واپس لے جائے ------------- 106
امام مہدی کے چار ارکان ---------------------------------- 108
یوحنا لاہوتی کے خواب کے بارے میں ------------------------------- 112
پہلے مہدی اور عیسی علیہ السلام کی مشابہت کے بارے میں روشنی ----------------- 113
اہل سنت کی کتابوں میں پہلے مہدی کے بارے میں رشنی ڈالی گئی ----------------- 120
یمانی کی تحریک اعراق سے بیت المقدس تک کا ---------------------- 121
روانگی اور قیام کا آغاز ------------------- 130
تحقیق کا خلاصہ ---------------------------- 136
ان لوگوں کی تعداد کا جائزہ لینا جن پر مواصفات پورے اترتے ہیں ---------------- 144
الفہرست -- 147

نسخة من فتوى الحائري : التي أنكرها مكتبه في قم فيما بعد

الحائری کے فتوی کی ایک نقل: جسے بعد میں قم میں ان کے دفتر نے مسترد کردیا

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

عزت مآب مذہبی مرجع آیت اللہ العظمی سید کاظم الحسینی الحائری :

آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اوراس کی برکتیں نازل ہوں:

عراق میں احمد الحسن نامی ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو بصرہ کا رہائشی ہے اوردعوی کرتا ہے کہ وہ امام مہدی علیہ السلام کا بیٹا اورتمام لوگوں کے لیے رسول ہے اور امام زمانہ کے لیے بیعت لیتا ہے، اوراس کے دعوے مردوں کو زندہ کرنے ۔ چاند کو چیرنے، سمندراور دریا کو پھاڑنے، اندھوں کو بینا کرنے، قرآن مجید میں متشابہ آیات کے احکام اوران کی تاویل کے بارے میں اس کے دلائل اورعظیم الشان باتوں کا جواب دینا اورقرآن مجید سے سورہ فاتحہ کی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ب سے لے کر سورہ الناس کے آخری حرف سین تک مناظرہ کرنا اوراس کا ثبوت بھی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ حاکمیت اللہ کی ہے لوگوں کی نہیں، یہاں تک کہ غیبت کبری میں بھی، اس لیے اس کے نزدیک انتخابات باطل ہیں اوران میں حصہ لینے والا اور خاموش رہنے والا باطل اور گمراہ لوگوں میں سے ہے اوراگر وہ عالم دین ہے تو اس کا حال یہودیوں اور عیسائیوں کے علماء کا حال ہے اوراگر عام آدمی ہے تو وہ ان گمراہوں کی تقلید کرنے والا ہے، اوروہ دعوی کرتا ہے کہ اس کا ذکراور بشارت قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوراہل بیت علیہم السلام کی زبان پر ہے اوروہ امام مہدی علیہ السلام کے وصی اورخلیفہ اورموعود یمانی ہے اوروہ غیبت کبری کے زمانے میں ظاہر ہوگا اور جہنمیوں میں سے وہی اس کی پیروی کرے گا جیسا کہ ائمہ کی روایات میں آیا ہے اوراس کا شعار ستارہ داوودی ہے اوروہ کہتا ہے کہ یہ نبی داوود علیہ السلام کا ستارہ ہے اورعراق اوراس کے باہر لوگوں کا ایک گروہ اس کی پیروی کرتا ہے جس میں روایات، کشف، دلوں میں نقر، کانوں میں ڈاٹ اوراستخارہ شامل ہیں اوراس پر کہ وہ انہیں کتاب اورحکمت سکھاتا ہے جیسا کہ معصومین علیہم السلام چاہتے ہیں اوراس کی دلیلوں میں مباہلہ اوراپنے دعوے اورحکم کو نہ ماننے والے کے ساتھ اپنی براءت کی قسم کھائی اوراس کی دلیلوں میں علماء سے مناظرہ کرنا اوران کا اس کی بات نہ ماننا اورخاموش رہنا اس کے دعوے کی صداقت پر دلیل سمجھتا ہے

تمہارے مقلدین کا ایک گروہ

عراق میں

اللہ تعالیٰ کے نام سے

جو شخص امام مہدی علیہ السلام کی نیابت کا دعوی کرتا ہے وہ گمراہ اور بدعتی ہے اوراس کا خون مباح ہے۔

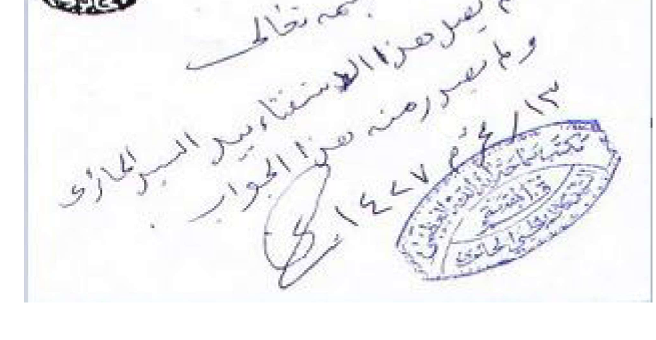

کاظم الحسینی الحائری
مقدس شہر قم
1 /رجب 1426ھ